تاریخ ظفرہ

گردھاری لال احقر

فہرست مضامین

دیباچہ

از مصحح تاریخ ظفرہ جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے
رکن دار الترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

اما بعد۔ واضح ہو کہ علم تاریخ جس قدر بصیرت افزا و خرد افروز علم ہے، وہ بجاے خود عیاں ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی مخفی نہیں ہے کہ اس علم سے ہدایت اور ضلالت دونوں کا کام لیا جاسکتا ہے۔ تاریخ کیونکر باعث گمراہی بن جاتی ہے؟ اہالی **یورپ** نے کس طرح تاریخ سے اپنی اپنی قوموں کے عُلو و رفعت اور دیگر اقوام کی پستی و ذلت کے دلنشین کرنے کا کام لیا؟ **ہندوستان** کے مکاتب و مدارس کے لئے جو تاریخیں لکھی گئیں اُنھیں کیوں ایک خاص مقصد کے سانچے میں ڈھالا گیا؟ اور کیوں اکثر و بیشتر انگریزی تاریخیں اپنے مضامین کی ترتیب، اور اپنے مباحث کے حذف و اخذ کے اعتبار سے **ہندوستان** کے قومی نقطۂ نظر کے مغائر ہوجاتی ہیں؟ یہ وہ سوالات ہیں جو ہر اُس شخص کے دل میں گزریں گے جو **ہندوستان** کی مروجہ تاریخوں پر اصولی حیثیت سے نظر ڈالے گا۔ مگر یہاں موقع نہیں ہے کہ اس کیفیت کے پیدا ہونے اور اس کے

قائم رہنے کے جملہ اسباب وعلل پر بحث کیجائے، لیکن منجملہ دیگر اسباب کے ایک سبب اور بہت بڑا سبب یہ بھی ہے کہ جو تاریخیں اسوقت عام طور پر رائج ہیں ان کا ماخذ تمامتر اہل یورپ اور بالخصوص انگریزوں کے تحریر کردہ سوانح و وقائع وغیرہ ہیں۔ اصل ماخذ سے اول تو بہت کم کام لیا گیا۔ اور جس قدر کام لیا گیا وہ بھی ایک سابق التعین مقصد کے لئے شواہد کے فراہم کرنے اور واقعات کی قرارداد ترتیب سے نتیجہ مطلوبہ کے حاصل کرنے کے لئے تھا۔

تاریخ کی یہی غلط ترتیب زمانۂ موجودہ کے بیشتر مفاسد ہند کا سرچشمہ اور مشاجرات قومی کا منبع ہے۔ اور جبتک ہم اپنی گزشتہ تاریخ اور اپنے سابقہ تعلقات راعی ورعیت ور معاملات فرق وملل کو خود اپنے ذرائع و وسائل سے دیکھنے کے عادی نہو جائیں گے یہ خرابیاں رفع نہونگی۔ خدا کا شکر ہے کہ اب اس جانب کچھ کچھ توجہ ہو چلی ہے، اور ہمیں اس اعتراف میں کوئی تامل نہیں ہے کہ خود یورپ ہی نے اس جانب ہماری رہبری کی۔ مغربی تعلیم نے مغربی تاریخوں کے عیب وصواب دونوں سے واقف کیا، اور اہل یورپ ہی نے قدیم کتابوں کی تلاش و تصحیح وطبع کے اسلوب و فوائد ہمیں سمجھائے۔ اس سعی سے اگرچہ اہل یورپ کا مقصد کچھ اور تھا مگر ہمیں اس سے فی الجملہ اپنے اصلی حالات کے معلوم کرنے اور انھیں اہل یورپ کی تحریر کردہ تاریخوں سے مقابلہ کرکے دیکھنے کا موقع ملا۔

اس قسم کے مساعی میں ہندوستان کے اندر سب سے اہم واقدم کوشش "ایشیاٹک سوسائٹی بنگال" نے کی، "بائبلیا تھکا انڈکا" (یعنی کتبخانۂ ہند) کے سلسلہ میں فارسی تاریخ کی متعدد گراں بہا کتابیں شایع ہوئیں۔ یورپ کے بعض ممالک بالخصوص فرانس میں بھی اسجانب توجہ ہوئی، خود ہندوستان میں متفرق طور پر چند کتابیں دیگر ذرائع سے شائع ہوئیں مگر کم اس خصوص میں سر ہنری الیٹ نے علم تاریخ کی یہ خدمت خاص انجام دی کہ سلطنت اسلامیہ سے متعلق تمام اصلی ماخذ کو جمع کرکے ترتیب وار منضبط کیا اور ان کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ یہ مواد آٹھ ضخیم جلدوں میں شایع ہوا ہے۔ الیٹ کا ارادہ ان ماخذ کی بنا پر ایک مبسوط

تاریخ لکھنے کا تھا مگر زندگی نے وفا نہ کی۔

اب "یادگار گب" کے سلسلہ میں بھی ہندوستان سے متعلق چند کتابیں شایع ہوئی ہیں اور آئندہ بھی شایع ہونگی، مگر یہ سلسلہ خاص تاریخ سے متعلق نہیں ہے، عربی، فارسی، اور ترکی زبانوں کے جملہ علوم و فنون کی کتابوں کا شائع کرنا اسکے مقصد میں داخل ہے، اور کام ایک معین حد کے اندر ہوتا ہے اس لئے یہ توقع نہیں ہوسکتی کہ خاص تاریخ ہند سے متعلق کچھ زیادہ کتابیں شایع ہوسکیں۔ بہرحال کچھ نہونے سے ہونا بہتر ہے۔

افسوس یہ ہے کہ اوائل زمانہ میں ہندوستان اور یورپ میں جو کچھ کتابیں شایع ہوئیں انکا دستیاب ہونا اب بغایت دشوار ہوگیا ہے۔ صرف مستعملہ نسخے کہیں کہیں مل جاتے ہیں اور وہ بھی اتفاقاً۔ یورپ میں جو جدید کتابیں شایع ہورہی ہیں وہ اسقدر گراں قیمت ہوتی ہیں کہ عام پڑھنے والوں کے دسترس سے باہر ہوتی ہیں۔ جب تک اہل ملک اس جانب توجہ نکریں گے اور کتابوں کی قیمتیں کم نہ رکھی جائیں گی اُسوقت تک عام فائدہ کی توقع نہیں ہوسکتی۔ اور صاف یہ ہے کہ اب ضرورت ہے کہ جو کتابیں شایع ہوچکی ہیں یا جو نایاب کتابیں آئندہ شایع ہوں اُنکے اُردو ترجمے بھی شایع کردئے جائیں کہ عامۃ الناس ان سے مستفید ہوسکیں، اور تاریخ ہند کے متعلق جو غلط خیالات و روایات دماغوں میں جاگزیں ہوگئے ہیں وہ رفع ہوں۔

اسی سلسلہ میں ایک حقیر کوشش تاریخ طفرہ کا شائع کرنا ہے۔ یہ تاریخ منشی گردھاری لعل متخلص بہ احقر کی تصنیف ہے، لفظ طفرہ سے سال تصنیف یعنی ۱۲۸۵ھ نکلتا ہے، اور اس سال تک کے واقعات دکن پر مشتمل ہے مصنف نے اسکو دو بابوں میں ترتیب دیا ہے۔ باب اول میں سلاطین قطب شاہیہ اور بنائے قلعۂ گلکنڈہ اور شہر حیدرآباد کا ذکر ہے۔ باب دوم میں شاہان چغتائیہ اور فرماں روایان آصفیہ کے حالات درج ہیں، اور یہ باب نسبتاً بہت زیادہ وسیع ہے۔

ناظرین کو اس تاریخ میں دو خاص خصوصیتیں نظر آئیں گی - اول یہ کہ یہ صرف فرمانرواؤں کی تاریخ نہیں ہے بلکہ عمارات و امکنہ کی تاریخ بھی ہے - جس فرماں روا کے عہد میں جو مشہور و معروف عمارت طیار ہوئی اُسکا تذکرہ اپنی جگہ پر موجود ہے ، اور یہ تذکرہ اس خوبی سے ہوا ہے کہ شہر کی ترقی کا ایک نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے - ہر عمارت کی تفصیل اس قدر کافی تفصیل کے ساتھ دی ہے کہ اس کا نہایت صحیح اندازہ ذہن میں آجاتا ہے - ان میں بعض تعمیرات تو اس وقت تک علی حالہا قائم ہیں، جن میں سے "چار مینار" حیدر آباد کی وہ تخصیص ہے کہ اسی کا سکہ رواں ہے ، اور چار دانگ عالم میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے "مکہ مسجد" بھی اپنی شان میں فرد ہے - بعض عمارتوں میں حسب ضرورت ردّ و بدل ہوتا رہا ہے ، چنانچہ شاہی محلات میں بہت کچھ تغیرات ہوگئے ہیں - بعض عمارتیں اب بالکل ویران ہوگئی ہیں ، شاید بعد چندے ان کا ذکر صرف تاریخوں میں رہجائے - فصیل شہر بھی غیر ضروری سمجھ کر جا بجا سے منہدم کی جا رہی ہے - یہ بھی کچھ دنوں بعد باقی نہ رہے گی - لیکن جب تک تاریخ ظفرہ قائم ہے ان تمام عمارات کی کیفیت بنا اور انکے عہد بعہد کی ترقی سے ہر شخص واقف ہوتا رہے گا -

دوسری خصوصیت اس تاریخ کی یہ ہے کہ اکثر معاہدات و فرامین کو لفظاً نقل کیا ہے اس سے جن حالات کا انکشاف ہوتا ہے وہ ان معاہدات و فرامین کے مطالب کے درج کر دینے سے نہیں ہوتا - مثلاً نادرشاہ کے ہندوستان سے چلے جانے کے بعد محمد شاہ کا ایک فرمان حضرت غفران مآب آصفجاہ اول کے نام صادر ہوا ہے ، اسے دیکھئے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری اطلاعات (GOVERNMENT COMMUNIQUE) کا انداز ہر زمانہ میں یکساں رہا ہے ، اور آج جو سرکاری اطلاعات شایع ہوتے ہیں وہ دو سو برس قبل کے سرکاری اطلاعات سے کچھ زیادہ مغائر نہیں ہیں ، یا یوں کہئے کہ اس باب میں کچھ زیادہ ترقی نہیں ہوئی ہے -

ان دو خصوصیات کے علاوہ ایک تیسری خصوصیت یا وصف یہ بھی ہے کہ اس کتاب کا آخری حصہ ہمعصرانہ وقائع ہے۔ مؤلف نے جو کچھ لکھا ہے اپنے ذاتی علم سے لکھا ہے۔ اور فن تاریخ میں ہمعصرانہ تحریرات کی جو اہمیت ہے وہ ظاہر ہے۔ اس سے اس تاریخ کی قدر و منزلت بہت بڑھ جاتی ہے۔

اس مجمل کیفیت سے یہ ثابت ہے کہ یہ ایک مختصر تاریخ اور صرف ایک حصۂ ملک کی تاریخ ہے مگر ایک اہل ملک کی لکھی ہوئی اور اس زمانہ کی لکھی ہے جب تاریخ نے ہندوستان کی قوموں میں تخم منافرت نہیں بویا تھا، سلطنت مغلیہ کے ضعف کی وجہ سے ہندوستان میں عام طوائف الملوکی برپا تھی، ہر طرف جنگ و جدل کا بازار گرم تھا، مگر مختلف ملل و اقوام ہند کے معاشرتی و اجتماعی تعلقات باہمی میں فرق نہیں آیا تھا۔ اس چند صفحے کی کتاب کو از ابتدا تا انتہا ملاحظہ فرمائیے اور ہمہ وقت یہ خیال مد نظر رکھئے کہ یہ ایک ہندو کے قلم سے نکلی ہوئی کتاب ہے اور اسکے بعد یہ سوچئے کہ مسلمان فرمانرواؤں کے متعلق کیا خیال دل میں پیدا ہوتا ہے۔ "تاناشاہ کا ایک بجٹ" اس میں منقول ہے، اسمیں دیکھئے کہ اتنی چھوٹی سلطنت میں ہندوؤں کے مندروں کے لئے کس قدر رقم سالانہ درج ہے۔ قومی اور غیر قومی تاریخ کے فرق کا جو اشارہ اوپر کیا گیا ہے، اس نقطۂ نظر سے چند واقعات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

اس کتاب کے سال تصنیف یعنی ۱۷۷۱ء میں ہندوستان کی سیاسی حالت یہ تھی کہ شاہ عالم شہنشاہ ہند کے لقب کے ساتھ الہ آباد میں رونق افروز تھے۔ شہزادگی میں دہلی سے نکل کر اضلاع شرقی میں گئے، یہیں شاہی لقب اختیار کیا اور بادشاہ ہونے کے بعد بھی دہلی کی عزت افزائی نہیں ہوئی۔ ۱۷۷۰ء میں جب نجیب الدولہ کا انتقال ہوگیا تو بادشاہ کو دہلی جانے کا خیال پیدا ہوا، شجاع الدولہ اور انگریز اس رائے کے خلاف تھے، مگر بادشاہ نے مرہٹوں کی ترغیب ہی سے ۱۷۷۱ء میں "دہلی" کا قصد کر دیا، اور اسی

سال کے یوم المیلاد مسیحی (۲۵ دسمبر ۱۷۷۱ء) کو دہلی پہونچکر اپنے آبائی تخت پر جلوہ افروز ہوئے۔ مرہٹے بادشاہ کے نام سے حکمرانی کرنے لگے۔ "ایسٹ انڈیا کمپنی" بنگال، بہار، اُڑیسہ وغیرہ پر متصرف تھی سلطنت انگلیشیہ کا بانی ثانی وارن ہسٹنگز گورنر تھا، مگر بادشاہ کے الٰہ آباد سے چلے جانے کے بعد شاہی دربار سے انگریزوں کا اثر زائل ہوگیا تھا۔ اودھ میں شجاع الدولہ کی کارفرمائی تھی، اور اودھ کا مستقر ہنوز فیض آباد تھا۔ اودھر دکن میں حضرت غفران مآب آصفجاہ ثانی مسند آرائے حکمرانی تھے۔ میسور میں حیدر علی نے پورا پورا تسلط قائم کرلیا تھا مغربی سواحل پر مرہٹوں کا عمل دخل تھا۔ اور مشرقی سواحل پر کارناٹک، ارکاٹ وغیرہ میں اگرچہ فرانسیسی بھی ہنوز جد وجہد سے باز نہیں آئے تھے مگر انگریزوں کا اثر حاوی وغالب تھا یہ تمام فرمانروا اپنی اپنی جگہ پر آزادانہ حکمرانی کرتے، باہمدگر جنگ وصلح کرتے، باہم دیگر علاقوں کا ردّ وبدل کرتے، مگر شاہی کا دعویٰ کسی کو نہیں تھا، سب بلا استثناء شاہ عالم کو بادشاہ تسلیم کرتے تھے، اور جہاں تک مراتب مراسم ظاہری کا تعلق تھا شان شہنشاہی بدستور قائم تھی۔

تاریخ ظفرہ اگرچہ صرف دکن کی تاریخ ہے، مگر اس مختصر میں بھی صاف نظر آتا ہے کہ اس وقت ہندوستان کی سیاسی فضا اور شاہی دربار کی حیثیت کیا تھی، آصفجاہ، سرداران مرہٹہ حیدر علی (والی میسور) نوابان کارناٹک اور "ایسٹ انڈیا کمپنی" کے تعلقات باہمی کیا تھے اور ہر ایک کی اہمیت کس درجہ کی تھی۔

اسکے برخلاف کوئی انگریزی تاریخ، اور بالخصوص کوئی ایسی تاریخ جو مدارس میں مروج ہو اُٹھا لیجئے۔ یہ تاریخ مسلمہ طور پر تین دوروں میں تقسیم ہوگی، دور اول (راجگان ہنود) دور دوم (شاہان اسلام) تصنیف سے کم حصے میں ختم ہوجائیں گے۔ دور سوم کی تمہید میں "ایسٹ انڈیا کمپنی" کے قیام وغیرہ کا کچھ مختصر سا ذکر ہوگا اور اسکے بعد جنگ پلاسی (۱۷۵۷ء) کا بیان آئیگا۔ اس جنگ کے بعد یہ سمجھ لیا جائے گا کہ ہندوستان کی تاریخ صرف انگریزی حکومت کی تاریخ ہے۔

سنہ ۱۷۸۱ء تک پہونچتے پہونچتے انگریزی سطوت و جبروت کا ایک ایسا مہیب خیال پڑھنے والے کے دماغ پر محیط ہو جائے گا کہ اُسے ہندوستان میں انگریزوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا۔ لیکن جہاں تک حاطۂ مدراس کا تعلق ہے "تاریخ ظفرہ" میں سنہ ۱۷۸۱ء تک کے واقعات کا مطالعہ کرنے کے بعد کچھ دوسرا ہی خیال دماغ میں پیدا ہو جاتا ہے حقیقت میں قومی تاریخ کے لئے اسی کی ضرورت ہے کہ ہر ایک ہیئت ملکی اپنے صحیح توازن اور حقیقی تناسب کے ساتھ ظاہر ہو، اور دماغ اسی صحت کے ساتھ ہر ایک کا اثر قبول کرے۔، اسی کے فقدان کی وجہ سے ہندوستان کی مروجہ تاریخیں قومی نقطۂ نظر سے بیکار ہو گئی ہیں۔

اس عمومی ہیئت کے سوا "تاریخ ظفرہ" میں بعض خاص خاص واقعات کے متعلق بھی عام مروجہ تاریخوں سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثلاً حیدر آباد سے فرانسیسیوں کے اخراج کا سبب یا حیدر علی سے جنگ کا معاملہ، یا کارناٹک کا تمام مسئلہ من اولہا الی آخرہا، لیکن چونکہ اسوقت کوئی تاریخ مدون کرنا نہیں ہے اس لئے ان مسائل پر تنقیدی بحث نہیں ہو سکتی۔ اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۷۶۱ء کی جنگ پانی پت میں مرہٹوں کا مشہور میر آتش ابراہیم گاردی سرکار نظام ہی کے متوسلین میں تھا جو بعض وجوہ سے مرہٹوں سے جا ملا تھا اور بعد میں پھر بعفو تقصیر سرکار میں حاضر ہو گیا تھا۔ اگر ابراہیم گاردی اسوقت مرہٹوں کے ہمراہ نہ ہوتا تو جنگ پانی پت میں مرہٹوں کا جو کچھ انجام ہوا اُس سے کس درجہ بدتر انجام ہوتا اس کے کہنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن ان تمام واقعات سے زیادہ دل پر اثر کرنے والا اور تاریخ کے ایک اہم معمّے کو حل کرنیوالا ایک اور واقعہ ہے جو اس کتاب کے مطالعہ کے بعد از خود دل پر نقش ہو جاتا ہے۔ ہم عام مروجہ تاریخوں میں صرف اس قدر پڑھتے ہیں کہ سلطنت دہلی کے ضعیف ہو جانے کے بعد مختلف حصص ملک میں صوبہ دار خود مختار ہو گئے۔ ازاں جملہ حضرت مغفرت مآب آصفجاہ اول نے بھی حیدرآباد میں استقلال سلطنت کا عزم کر لیا، اور عملاً خود مختاری اختیار کر لی، اسکے ساتھ ہی ہم

یہ بھی پڑھتے ہیں کہ انگریزوں کی قوت روز افزوں ترقی پر تھی، انگریز مدراس سے چل کر کلکتہ ہوتے ہوئے الہ آباد تک پہونچ گئے تھے۔ دوسری طرف مرہٹوں کے عروج کا یہ حال تھا کہ سواحل غربی سے بڑھے تو بالائے ہند تک اپنا تسلط جمالیا تا آنکہ مرہٹوں کے خوف سے انگریزوں کو کلکتہ کے گرد خندق کھودنا پڑی، ادھر جنوبی ہند میں حیدر علی اور سلطان ٹیپو نے وہ قوت پکڑی کہ انگریزوں کو مدراس کا سنبھالنا اور مرہٹوں کو اضلاع جنوبی پر قابض رہنا دشوار ہوگیا۔ لیکن یہ جتنی خود مختار حکومتیں قائم ہوئیں سب ایک دوسرے سے ٹکرا کر کمزور ہوگئیں اور بالآخر انگریزوں نے سب کا خاتمہ کر دیا، مگر ہر چہار جانب سے گھرے ہوئے اور معاملات و سیاسیات ہند میں تمام و کمال دخیل ہونے کے باوجود مملکت آصفیہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ آخر اس کا سبب کیا ہے؟

انگریزی تاریخ کے سرسری مطالعہ سے اسکا سبب یہی قرار پائیگا بلکہ عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ چونکہ سلطنت آصفیہ نے انگریزوں سے کسی قسم کی مخالفت نہیں کی اس لئے وہ محفوظ رہ گئی۔ مخالفت کا نہونا تو صحیح ہے مگر خود اس میں بھی ایک مغالطہ ہے، یعنی مخالفت کے نہونے کا باعث یہ نہیں تھا کہ سلطنت آصفیہ انگریزوں کی امداد کی محتاج تھی بلکہ اسکی وجہ یہ تھی کہ خود انگریز سلطنت آصفیہ کی امداد کے محتاج اور اسکے راضی رکھنے پر مجبور تھے کیونکہ اس سلطنت ابد قرار کی فوجی قوت بنہایت مستحکم و قوی تھی۔ لیکن یہ بھی بجائے خود نتیجہ ہے سبب نہیں ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ وہ کیا باعث تھا جس کی وجہ سے اسکی فوجی قوت اس استحکام کے ساتھ قائم رہی؟ تاریخ ظفرہ کے مطالعہ سے بغیر کسی خاص غور و تامل کے اسکا جواب نہایت صاف و صریح مل جاتا ہے حضرت غفران مآب آصفجاہ اول جس دل و دماغ کے مدبر تھے وہ تاریخ ہند میں جلی حرفوں سے لکھا ہوا ہے، اور ہندوستان کی کوئی مختصر سے مختصر تاریخ بھی اس مدبر اعظم کے ذکر سے خالی نہیں رہ سکتی، مگر علاوہ اس وصف خاص کے "تاریخ ظفرہ" کے مطالعہ سے آپکے دو اور اوصاف خاص پر نہایت قوی روشنی پڑتی ہے۔ اول یہ کہ آپ کا فن سپہ سالاری میں

ماہر و کامل اور اپنے زمانہ میں یگانۂ روزگار ہونا، دوسرے آپ کا تقریباً ساری عمر "فوجی چھاؤنی" میں گزار دینا۔ شمالی ہند سے **کارناٹک** اور **کارناٹک** سے سواحل غربی تک آپ کی افواج قاہرہ کے جولانگاہ تھے۔ اور یہ تمام نقل و حرکت خود آپ کی قیادت خاص میں عمل میں آتی تھی، آخر عمر تک یہ سلسلہ جاری رہا اور حضرت **اورنگ زیب** عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید و تبعیت کا پورا پورا حق ادا ہوگیا۔ آپ اس نقل و حرکت کی اہمیت کو جس درجہ محسوس فرماتے تھے وہ اس سے ظاہر ہے کہ آپ نے نواب **ناصر جنگ** شہیدؒ کو جو وصیتیں فرمائی تھیں اُن میں ایک وصیت یہ بھی تھی کہ ہمیشہ ممالک محروسہ کا دورہ ہوتا رہے۔ چنانچہ یہ وصف آپ کے جانشینوں میں بھی برابر منتقل ہوتا رہا۔ کسی فرمانروا کا دو چار برس کیا پورا سال بھی دارالسلطنۃ میں نہیں گزرتا تھا۔ آج مدراس میں ہیں تو کل مہاراسٹر میں، آج نواح برہانپور میں ہیں تو کل حدود میسور پر، درحقیقت یہی راز ہے جس نے دشمنوں سے گھرے ہونے کے باوجود اس سلطنت کو اس استحکام کے ساتھ قائم رکھا کہ یہ سلطنت کبھی کسی کی دست نگر نہوئی اور دوسرے ہمیشہ اسکے دست نگر اور محتاج مرحمت رہے۔ "تاریخ ظفرہ" کی تحریر (یعنی ۱۲۸۰ھ) تک یہ کیفیت بدستور قائم تھی اور اسکے بعد بھی قائم رہی۔ بقا و دوام سلطنت کا یہ ایک خاص راز ہے اور اسلامی سلطنتوں کو جہاں کہیں زوال آیا ہے اسکا باعثِ اصلی اسی اصول نقل و حرکت و افواج کی قیادت ذاتی کو ترک کر دینا ہے، خدا کا شکر ہے کہ تدبر، جہانبانی، جفاکشی، معدلت گستری، رعایا نوازی کے جو اصول بانیِ اول نے قائم کر دئیے، بعد کے فرمانروا اسی جادہ پر گامزن رہے اور اب دَورِ عثمانی نے اس کا اتم و اکمل نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

اس حد پر پہونچکر یہ ممکن نہیں کہ اعلیحضرت اقدس و اشرف خلد اللہ ملکہٗ و سلطانہٗ کے ذکر جمیل کے بغیر قلم آگے بڑھ سکے ؎

واجب آمد چونکہ بردم نام او — شرح کردن رمزے از انعام او

"تاریخ ظفرہ" کی دو خصوصیتیں اوپر مذکور ہوئی ہیں، یعنی ضبط حالات و واقعات سیاسیہ

و توضیح و تصریح عمارات و ابنیۂ عالیہ، پس انھیں دو خصوصیات کے اعتبار سے عزائم شاہانہ و مراحم خسروانہ کا ذکر "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر رونق دہ قرطاس کیا جاتا ہے۔

اعلیحضرت اقدس و اشرف کی ولادت باسعادت یکم رجب المرجب ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۶ء کو واقع ہوئی۔ اور ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء کو زینت دہ اورنگ شاہی ہوئے۔ سر مہاراجہ یمین السلطنت بہادر بدستور منصب وزارت عظمیٰ پر فائز رہے جب سر مہاراجہ بہادر اور بعد ازاں نواب سالار جنگ بہادر نے بھی یکے بعد دیگرے اس خدمت سے سبکدوشی چاہی تو اعلیحضرت اقدس و اشرف نے وزارت عظمیٰ کے کاموں کو بذات خاص انجام دینے کا تہیہ فرمالیا۔ یہ ایک سخت بار گراں تھا، مگر پانچ برس تک اس کام کو اس انہماک کے ساتھ انجام فرمایا کہ کوئی خفیف سے خفیف معاملہ بھی نظر انور سے گزرے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ فرمانروائے وقت کے اس طرح توجہ مبذول فرمانے سے سرگرمی و مستعدی کی ایک عام لہر تمام محکمہ جات میں دوڑ گئی اور بتوجہ اقدس و اعلیٰ ہر محکمے کی خامیاں رفع ہو گئیں۔ جب یہ اطمینان ہوا کہ اصولی حیثیت سے تمام محکموں کی کمزوریاں رفع ہو گئی ہیں تو قدیم دستور سلطنت کے بجائے جدید دستور کا اجرا ہوا اور ۱۹۱۹ء میں باب حکومت کا قیام عمل میں آیا، مدار المہام کے عہدہ کے بجائے صدر اعظم کا عہدہ مقرر ہوا اور دو معین المہامان کے بجائے سات صدر المہامان کا تقرر ہوا۔ باب حکومت کا اجلاس ہفتہ وار ہونا قرار پایا۔ اس طرح کارہائے سلطنت پر انفرادی و اجتماعی ذمہ داری و نگرانی کو مجتمع کر دیا گیا، اور توجہ ہمایونی تمام معاملات پر بدستور مبذول رہی، اس طریق عمل سے یہ مملکت ایک ایسے دستور سلطنت کی تابع ہو گئی جو شاہانہ اقتدار اور وزارتی ذمہ داری کے فوائد کی جامع اور دونوں کے مضرات سے مبرا ہے جس کی نظیر کسی دوسرے ملک کے دستور سلطنت میں نہیں مل سکتی۔

اساس سلطنت کے اس اندرونی استحکام و ارتقا کے پہلو بہ پہلو توجہ ہمایونی سلطنت کے بیرونی حفظ و رفعت کی طرف بھی ابتدا ہی سے مبذول رہی۔ دولتین عالیتین آصفیہ انگلشیہ کے

تعلقات اپنی نوعیت میں بہت ہی خاص ہیں، اور جس حد تک خاص ہیں اُسی حد تک نازک بھی ہیں۔ حضرت اقدس و اعلیٰ نے زمام سلطنت ہاتھ میں لینے کے بعد ہی دہلی کے دربار اعلان تاجپوشی شہنشاہ جارج پنجم میں شمولیت فرمائی۔ حیدرآباد میں لارڈ ہارڈنگ، لارڈ چمسفورڈ، لارڈ ریڈنگ کی پذیرائی فرمائی، شہزادہ ولیعہد بہادر انگلستان کی مہمانداری شاہانہ تزک و احتشام سے انجام پائی، اور ان تمام مواقع پر شد آمد قدیم کو اس خوبی سے قائم رکھا کہ عظمت دولت آصفیہ کا جلوہ نظر آگیا۔ ان رسمی شان و شکوہ کے ساتھ ہی ساتھ عملی حیثیت میں بھی سلطنت کی شوکت وسطوت کو بلند فرمایا۔ دولت انگلیشیہ کے قدیم "یار وفادار" ہونے کی حیثیت سے جنگ عظیم میں جو امداد فرمائی اور مسلمانان ہند پر اثر ہمایونی کو جس طرح کام میں لائے اسکی قدرت دنیا میں کسی دوسرے کو حاصل نہیں تھی۔ اپنی جانب سے اس طرح مراعات حقوق کا لحاظ کرتے ہوئے آپنے دوسری جانب سے بھی اسی طرح پاس حقوق کی توقع رکھکر استرداد برار کا مسئلہ جس شان و عظمت کے ساتھ پیش فرمایا وہ عزم شاہانہ و اثبات حق کی ایک ایسی درخشندہ مثال ہے جس نے تاریخ پر ایک نقش دائمی قائم کر دیا ہے۔ یہ مسئلہ اگرچہ حسب مرضی مبارک ہنوز طے نہیں ہوا ہے مگر مطالبہ بالاستقلال و بالثبات قائم ہے، اور اعلیحضرت اقدس و اشرف کے اقبال بلند اور دولت انگلیشیہ کی آل اندیش حق پسندی سے توقع ہے کہ انشاء اللہ العزیز حسب خواہ مرضی ہمایونی طے ہو کر دولتین عالیتین میں اتحاد مزید کا باعث ہوگا۔

تاسیس دستور سلطنت اور تسویہ تعلقات خارجہ کے علاوہ دیگر انتظامات ملکی میں جو اصلاحیں اور ترقیاں ہوئیں اُن کا اقل قلیل بیان بھی اس مختصر میں ناممکن ہے صرف مالیات و تعلیمات سے متعلق چند الفاظ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مالیات ملک کی درستی کی جانب جس قدر توجہ ہوئی اُسکا نتیجہ یہ ہے کہ دولت آصفیہ اسوقت اپنے مالیات کے اعتبار سے خود سلطنت ہند سے بھی بلند درجہ پر ہے، یہ اسی سلطنت کی خصوصیت ہے کہ ہر طرح کے اخراجات کے لئے غایت فراخدستی کے ساتھ رقوم مہیا کرنیکے بعد

سال بسال بجٹ میں توفیر ہوتی رہتی ہے، اور سال موجودہ کے بجٹ میں چوالیس لاکھ کی حیرت انگیز توفیر دکھائی گئی ہے، اور اسکے سوا پندرہ کروڑ سے زائد رقم محفوظ ہے۔ اور یہ سب کچھ اس طرح ہو رہا ہے کہ رعایا پر محصولوں کا بار برطانوی ہند کے مقابلہ میں بہت ہلکا ہے۔

تعلیمات کے باب میں اس قدر کہنا کافی ہے کہ ستر لاکھ سالانہ تعلیمات پر صرف ہوتے ہیں، اور سترہ برس کے دور عثمانی کے اندر پڑھنے والوں کی تعداد چار چند سے زیادہ ہوگئی ہے۔ لیکن اس خصوص میں سب سے زیادہ اہم کام جامعۂ عثمانیہ کا قیام ہے، اس جامعہ کے متعلق گیارہ برس کے اندر اسقدر لکھا جاچکا ہے کہ اب کچھ لکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ ہندوستان میں جب سے انگریزی اثر قائم ہوا ہے اُسوقت سے تعلیم میں تین خط فاصل اسوقت تک پیدا ہوچکے ہیں۔ اول سنہ ۱۸۳۴ء میں لارڈ میکالے کا یہ فیصلہ کرنا کہ ہندوستان میں مشرقی تعلیم کے بجائے مغربی تعلیم کا اجرا ہو اور یہ تعلیم انگریزی زبان میں ہو۔ دوسرے گزشتہ صدی کے عشرہ ہشتم میں سر سید کا مسلمانوں کی مخالفت تعلیم انگریزی کو شکست کردینا۔ اور تیسرے اس "جامعہ عثمانیہ کا قیام"، لیکن نظر غور سے دیکھا جائے تو ان تینوں میں سب سے نمایاں خط یہی آخری خط ہے۔ انگریزی تعلیم ہندوستان میں جس طرح رائج کی گئی اور اسکے جو اثرات مرتب ہوئے اُنکی ناکامی کو خود اس تعلیم کے رائج کرنیوالوں نے بکرات و مرات تسلیم کرلیا ہے، سر سید نے مسلمانوں پر احسان عظیم کیا کہ انگریزی تعلیم سے تنفر رکھنے کی وجہ سے مسلمانوں پر سرکاری ملازمتوں اور دوسرے فوائد دنیاوی کے جو دروازے بند ہوتے جارہے تھے وہ کھل گئے مگر اس تعلیم کے فی نفسہ سودمند ہونے کی نسبت نہ تو سر سید کو اعتقاد تھا اور نہ وہ ایسے مسلمانوں کے مرض کی اصلی دوا سمجھتے تھے، کیا انگریز کیا ہندوستانی سب بلا استثناء اسے تسلیم کرتے آئے ہیں کہ تعلیم کا حقیقی نفع اُسی وقت ہوگا جب تعلیم مادری زبان میں ہو، مگر اس مشکل کو کوئی حل نکرسکا کہ ایسا ہو تو کیونکر ہو؟۔ اس عقدۂ لاینحل کی گرہ کشائی حضرت اعلیٰ و اقدس کے ہاتھوں عمل میں آنا مقدر تھی اور وہ اپنے وقت میں ظہور میں آئی۔ رجب سنہ ۱۳۳۵ھ ۱۹۱۷ء میں فرمان مبارک شرف صدور لایا کہ ایک ایسے جامعہ کی تیاری کیجائے جسمیں تعلیم اردو زبان میں ہو۔ حیرت و تعجب کے ساتھ تمام ہندوستان کی

نظریں اس طرف اُٹھ گئیں کہ دیکھیں یہ محال کیونکر صورتِ امکان اختیار کرتا ہے۔ اسی سال دارالترجمہ کا قیام عمل میں آیا۔ مشککین اب بھی شک میں تھے، دو برس بعد کلیہ جامعہ عثمانیہ کا افتتاح ہوا اور چند برس کے اندر اندر دنیا پر واضح ہوگیا کہ اقبال شاہی کسے کہتے ہیں۔ "کلیہ جامعہ" کے قیام کو نو برس بھی نہیں ہوئے ہیں مگر نہ صرف ہندوستان، بلکہ ممالک یورپ امریکہ وجاپان نے بھی اسکی کامیابی کو تسلیم کرلیا، اور "دارالترجمہ" نے یہ ثابت کردیا کہ تعلیم اور اعلیٰ تعلیم اردو زبان میں ہوسکتی اور زیادہ نافع طور پر ہوسکتی ہے۔

کتبخانۂ آصفیہ سرکار عالی ہندوستان میں علوم مشرقی کا سب سے بڑا کتبخانہ ہے اور اسکا فیض عام ہے۔ اس دور مبارک میں کتبخانہ کی کتابوں کی تعداد دوچند سے زائد ہوچکی ہے اور یہ اضافہ نہایت سرعت کے ساتھ جاری ہے۔

غرض اس سترہ برس کے دور حکمرانی میں ملک و اہل ملک کو جو منافع گوناگوں حاصل ہوئے وہ حد تحریر سے باہر ہیں، حدود مملکت سے باہر بھی ہندوستان کے اندر کوئی نافع قومی تحریک ایسی نہیں ہے جسکی آبیاری اس سلطنت ابد قرار سے نہ ہوتی ہو اور جسے اس دور میمنت سعادت میں بیش از بیش فوائد نہ حاصل ہوئے ہوں، ہندوستان سے خارج نہ صرف ممالک اسلامیہ بلکہ غیر اسلامی ممالک بھی بوقت امداد اس چشمۂ فیض سے محروم نہیں رہے۔ اور آج حضرت اقدس اعلیٰ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کا ذکر خیر تمام اقصائے عالم میں جس عزت و وقعت کے ساتھ شائع ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ان تمام فضائل و مکارم کے ذکر کے لئے دفتر بھی کافی نہیں، اس مختصر میں اسکی گنجائش کہاں؟ بجز اس کے کیا کہا جائے سہ

امریست کہ غایتے ندارد حدے و نہایتے ندارد

جہانبانی و ملکداری کے اس مختصر تذکرے کے ساتھ کتاب کی دوسری خصوصیت کے اعتبار سے آبادانی ملک و تعمیرات نافعہ کے متعلق بھی چند الفاظ عرض کئے جاتے ہیں۔

جن عمارتوں کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے وہ عہد قطب شاہ سے دوران حکومت حضرت غفران مآب

آصفجاہ ثانی تک کے تعمیرات ہیں، اُسوقت تک حیدرآباد کی آبادی فصیل شہر کے اندر محدود تھی اور عمارات وباغات جو کچھ تھے سب خالص ایشیائی طرز کے تھے، یوروپی اثر کو کسی کام میں کوئی دخل نہیں تھا فصیل شہر سے باہر بھی جو مقامات آباد ہوئے یا جہاں شاہی مکانات اور باغات تعمیر ہوئے سب اسی قدیم طرز کے تھے۔ حضرت مغفرت مکان **آصفجاہ خامس** کے عہد حکومت میں فصیل شہر سے باہر **افضل گنج** آباد ہوا، اور "افضل گنج" کی شاندار مسجد اسی دور میں طیار ہوئی، یہ اس دوسرے دور کا آغاز تھا جس کے بعد سے جدید طرز کی عمارتیں برابر بنتی گئیں، اور مضافات شہر کی وسعت برابر بڑھتی گئی، تا آنکہ حضرت غفران مکان **آصفجاہ سادس** کے دور حکومت تک پہونچتے پہونچتے **افضل گنج** اور **سکندرآباد** مل کر ایک ہوگئے، عمارتوں کی طرز وروش بالکل بدل گئی۔ **فلک نما** اور **ٹاؤن ہال** (واقع باغ عامہ) اس دور کی عمارت کے نمونے ہیں، آرائش وزیبائش شہر میں بھی اسالیب جدیدہ کو اسی زمانہ میں دخل ہوا۔ نل کے ذریعے سے آب رسانی کا انتظام، برقی روشنی کا انصرام اس عہد میں ہوا مگر اس کہنے میں مطلق کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ عہدہائے سابق میں جس قدر عمارتیں بنیں اگر وہ ترازو کے ایک پلہ میں رکھی جائیں، اور دور عثمانی میں سترہ برس کے اندر جو عمارتیں طیار ہوئیں وہ دوسرے پلہ میں رکھی جائیں تو یہ دوسرا پلہ ہر اعتبار سے بھاری ہو جائیگا۔ اول تو دورہائے سابق کی عمارتیں اکثر وبیشتر ذاتی مصالح کی بناپر تعمیر ہوئیں، اور عثمانی دور کی عمارتیں تقریباً کل کی کل مفاد عامہ کی بناپر وجود میں آئیں۔ دوسرے مصارف کے اعتبار سے بھی دیکھا جائے تو اس دور خیر وبرکت میں تعمیرات نافعہ کے کاموں میں جس قدر صرف ہولہے وہ ہر ایک عہد سابق کے مصارف سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے، ان تمام تعمیرات کی تفصیل دینا تو ناممکن ہے مگر چند خاص تعمیرات کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے جس سے کچھ اندازہ ہوسکے گا کہ کیا ہوا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔

عمارات عالیہ اعلیٰ حضرت اقدس واشرف کے عہد میمنت مہد میں خاص شاہی عمارات میں تو

زیادہ تر کنگ کوٹھی مبارک کی توسیع و تزئین عمل میں آئی، مگر عمارات نافعہ کی قسم سے جو عمارتیں طیار ہوئیں وہ آپ اپنی نظیر ہیں۔ اہم سرکاری عمارتوں میں **عدالت عالیہ** کی تعمیر تقریباً بائیس لاکھ کے صرف سے ہوئی ہے، یہ عمارت اپنی استواری، خوبصورتی اور خوش منظری کے اعتبار سے اپنا جواب نہیں رکھتی، مفاد عامہ کے تعمیرات میں سب سے بڑا کام **دواخانہ عثمانیہ** کی تعمیر ہے جس پر پچیس لاکھ کے قریب صرف ہوئے ہیں، یہ عمارت زمانۂ جدید کے بہترین ساز و سامان سے آراستہ ہے۔ **افضل گنج** کے پل کے قریب سمت مغرب رود موسیٰ کے جانب جنوب عدالت عالیہ کی عمارت ہے، اور اسی کے بالمقابل دریا کے جانب شمال **دواخانہ عثمانیہ** واقع ہے، یہ دواخانہ جس طرح انگریزی ساز و سامان سے آراستہ ہے ویسے ہی ساز و سامان کے ساتھ یونانی دواخانہ زیر تعمیر ہے۔ عدالت عالیہ سے بالکل ہی متصل **سٹی کالج** کی عالیشان عمارت واقع ہے جس میں ڈیڑھ ہزار طلبہ کی تعلیم کی گنجائش رکھی گئی ہے، اور نو لاکھ سے اوپر صرف ہوا ہے۔ صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے پانچ چھ سال سے سالانہ نمائش کا اجرا ہوا یہ نمائش باغ عامہ میں ہوتی ہے۔ کئی برس تک عارضی سائبان طیار ہوتے رہے۔ اب اس کے لئے ایک نہایت ہی خوشنما عمارت باغ عامہ میں بن گئی ہے۔ نمائش کے زمانے میں نماز کے لئے سبزہ زار پر فرش بچھا کرتا تھا، اور یوں ہی شام کو اکثر سیر کرنے والے باغ عامہ میں مغرب کی نماز ادا کیا کرتے تھے، نمائش کے سلسلہ میں جب موکب ہمایوں باغ عامہ میں رونق افروز ہوا تو معاً یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ "خانہ خدا" کا انتظام ایسا ہونا چاہئے جس کی شان عمارت نمائشگاہ سے بھی ارفع و اعلیٰ ہو۔ اس خیال کا آنا تھا کہ مسجد کی تعمیر اس سرعت سے عمل میں آئی گویا چشم زدن میں بنکر طیار ہو گئی، عجب خوشنما خوش منظر مسجد ہے۔ صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے بعد سے خود اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف نماز جمعہ یہیں ادا فرماتے ہیں۔ لیکن ان سب سے زیادہ کثیر الصرف عمارت جامعہ عثمانیہ کے لئے ایک کرور کے صرف سے بننا تجویز ہوئی ہے اور اس کا ابتدائی کام جاری ہو چکا ہے۔ "کتبخانہ آصفیہ" کے لئے بھی دس لاکھ

کے صرف سے ایک عالی شان عمارت عنقریب بنکر طیار ہوگی۔

آرائش بلدہ یہ تمام عمارتیں اور دوسری اس قسم کی عمارتیں اگرچہ سب کی سب مفاد عامہ سے متعلق ہیں لیکن ان کا نفع بالواسطہ ہے، آرائش بلدہ کا نفع بلاواسطہ ہے، آرائش بلدہ کا مقصد یہ ہے کہ شہر کی تنگ و غلیظ گلیاں کشادہ اور صاف ہوجائیں، سڑکیں وسیع اور پختہ ہوجائیں گنجان اور تاریک محلے حفظان صحت کے اصول کے موافق از سر نو تعمیر ہوجائیں، افتادہ زمین آباد ہوجائے، یا ان پر چمن لگ جائے۔ ڈرینج کا ایسا انتظام ہوجائے کہ شہر ہر موسم میں بالکل پاک و صاف رہے۔ اس خصوص میں چند برسوں کے اندر جو کام انجام پائے ہیں وہ دیکھنے والوں کی عقلوں کو حیران کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اب سے نو دس برس پہلے نام پلی اور کاچی گوڑہ کے محلے نہایت ابتر حالت میں تھے، کچے مکانوں کے سوا پختہ مکانات کے سوا پختہ مکانات بہت کم تھے، یہ محلے بیماریوں کے خاص مسکن تھے، آج ان محلوں میں کچے مکان کہیں نظر بھی نہیں آتے صحت کے اعتبار سے یہ محلے شہر کے بہترین محلوں میں سمجھے جاتے ہیں، ان محلوں کی زمین کی قیمت چند برسوں کے اندر دو سو گنے سے زیادہ بڑھ گئی ہے، دوسرے محلوں کی تعمیر جدید بھی اسی اسلوب پر ہو رہی ہے۔ اسکے علاوہ تمام اطراف و جوانب میں سڑکیں نکلتی جارہی ہیں اور گلیاں کشادہ ہوتی جارہی ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک عجیب نمایاں کام سر انجام پارہا ہے جس کے مشاہدہ سے عقل دنگ ہے تجویز یہ ہے کہ چار مینار سے افضل گنج کے پل تک دو رویہ عالی شان سنگین عمارتیں بنادیجائیں سلسلہ جاری ہوچکا ہے، کام ترقی پر ہے، جو عمارتیں بن گئی ہیں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب یہ سلسلہ مکمل ہوجائے گا تو ہندوستان کا کوئی شہر اسکی نظیر نہ پیش کرسکے گا۔

افضل گنج کے پل سے دونوں سمت میں دریا کے شمال جانب جو چمن بندی ہوئی ہے اور جس کا سلسلہ دور تک چلا گیا ہے، اس نے شہر کے رہنے والوں کے لئے ایک نہایت ہی صحت افزا سامان تفریح پیدا کردیا ہے، جن لوگوں نے اس مقام کو چند برس قبل دیکھا ہے وہی

اس کا اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ مقام کیا تھا اور اب کیا ہے۔

ڈرینج کا کام نہایت وسعت و سرعت سے جاری ہے، یہ نہایت ہی وسیع اسکیم ہے۔ اور نہایت ہی وسیع پیمانہ پر اس کا کام ہو رہا ہے۔ اسکے مکمل ہوجانے کے بعد شہر بالکلیہ پاک و صاف ہوجائیگا۔ ان زیر نظر کاموں کی تکمیل کے بعد حیدرآباد وہ حیدرآباد نہیں رہیگا جو چند برس قبل تھا بلکہ ایک دوسرا حیدرآباد ہوجائیگا۔

آب رسانی | چند برس قبل تک شہر کی آب رسانی کا انحصار حسین ساگر اور میر عالم کے تالابوں پر تھا، پانی اس مقدار میں مہیا نہیں ہوتا تھا کہ آب نوشیدنی کے علاوہ اور ضرورتیں بھی پوری ہوسکیں بلکہ بسا اوقات گرمیوں میں آب نوشیدنی کی بھی قلت ہوجاتی تھی، رود موسی کی سابقہ طغیانی (۱۹۰۸ء) کے بعد یہ تجویز ہوئی تھی کہ اسکی دونوں شاخوں پر دو خزانہائے آب ایسے بنائے جائیں کہ پانی وہاں روکا جاسکے۔ اس تجویز کی تکمیل بھی اس عہد ہمایونی میں ہونا مقدر تھی، چنانچہ حمایت ساگر کئی برس سے بنکر طیار ہوگیا ہے، اور اس سے شہر کی آبرسانی کا کام لیا جاتا ہے، اب پانی کی افراط کا یہ حال ہے کہ مکانوں کی تعمیر، باغوں کی سیرابی، اور سڑکوں کا چھڑکاؤ سب نل کے پانی سے ہوتا ہے اور سخت سے سخت گرمی اور امساک باران کے زمانہ میں بھی پانی کی قلت نہیں ہوتی۔ غرض انسان وحیوان اور شجر بلکہ حجر سب اس فیض عام سے سیراب ہورہے ہیں، ایک کرور کے قریب اس تالاب پر صرف ہوئے ہیں۔

دوسرا تالاب اسی رود موسی پر عثمان ساگر کے نام سے تعمیر ہوا ہے۔ اسکے پانی سے شہر کی صفائی کا کام لیا جائے گا۔ اس پر بھی تقریباً ساٹھ لاکھ کا صرف آیا ہے۔

آب پاشی | آبپاشی کی جو وسیع تجویزیں اسوقت تک مکمل ہوچکی ہیں یا قریب بہ تکمیل ہیں، ان میں متعدد تالاب، خزانہائے آب و انہار شامل ہیں جن سے تقریباً چھ لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوسکے گی اور جو دوسرے مفاد حاصل ہونگے وہ اسکے علاوہ ہیں، ان میں سے سب سے اہم تجویز نظام ساگر کی ہے جسکی نہروں کا مجموعی طول ساڑھے سات سو میل ہے

زائد ہوگا، آبپاشی کی تمام زیر نظر تجویزوں کے لئے چار کروڑ سے زائد کے مصارف کا اندازہ ہے۔ جن میں سے تقریباً تین کروڑ صرف **نظام ساگر** پر صرف ہونگے۔

ذرائع حمل ونقل اس دورِ ہمایونی میں ریلوے کے سلسلہ میں بھی غیر معمولی توسیع ہوئی ہے، حال میں جو نئی لائن "قاضی پیٹ بلہارشاہ" بن کر طیار ہوئی ہے، اس سے ان فوائد کے علاوہ جو خاص سلطنت **آصفیہ** کو حاصل ہونگے، شمالی **ہند** اور **مدراس** کے سفر میں دوسو میل کی کمی واقع ہوجائے گی۔ اسکے علاوہ مختلف ضمنی شاخوں کی تعمیر بھی جاری ہے۔ چھوٹی لائن کا وسیع و خوشنما اسٹیشن **کاچی گوڑہ** میں تعمیر ہوگیا ہے اور عام خیال یہ ہے کہ سنہ ۱۹۳۵ء میں دولت **آصفیہ** اپنے حدود مملکت کی کل لائنوں کو سرکاری بنالے گی جس سے ملک کو بیش از بیش منافع حاصل ہونگے۔ علاوہ ریلوں کے عام شاہراہوں کی تعمیر کا سلسلہ نہایت سرعت کے ساتھ روبہ ترقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تیس ہزار میل کی سڑکوں کی تجویز زیر غور ہے جب یہ کل سڑکیں تعمیر ہوجائینگی تو ظاہر ہے کہ ملک کی حالت میں کیا تغیر واقع ہوجائیگا۔

فرائض شاہی کی اس انجام فرمائی کے ساتھ ہی ساتھ اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف کو شعر وسخن سے بھی خاص دلچسپی ہے۔ اسوقت تک سات دواوین مرتب ہوچکے ہیں، اور گاہ بگاہ اخبارات ورسائل میں جو کلام تحت "ملوک الکلام" شایع ہوتا رہتا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طبع ہمایوں بیشتر حقائق و معارف، نعت سید المرسلین صلعم اور مناقب آل و اصحاب رضی اللہ عنہم کی جانب مائل رہتی ہے۔ اکثر مسلسل غزلیں اپنے اوصاف کو لئے ہوئے ہوتی ہیں کبھی کبھی سود و بہبود قومی وملکی کے اشارات بطور نصائح کے آجاتے ہیں، اور اس ضمن میں مفاخر اسلامی کی شان کا جلوہ نظر آجاتا ہے۔ علاوہ ذوق سخن کے اعلیٰ حضرت اقدس اشرف کا پایۂ علمی بھی نہایت بلند، اور مطالعۂ کتب نہایت درجہ وسیع ہے، "سلطان الاسلام" کی ڈگری کو ذات والا پر ناز ہے، اس مجمل میں جملہ اوصاف کی تفصیل کیا شمار کی گنجائش نہیں، بجز اسکے کیا کہا جائے کہ ع "دامانِ نگہ تنگ وگلِ حُسنِ تو بسیار" - اس فیض جاری کا حصر احصا

دشوار اور رعایا و وابستگان دامن دولت و عامۂ مسلمین و عموم اہل ہند کا اس احسان عمیم کے بارگراں سے سبکدوش ہونا محال ہے، خدا ہی ان تمام مساعی حسنہ کو قبول کرنے والا اور ان کا اجر دینے والا ہے، اس بندۂ عاجز کی دعا ہے کہ

زیر ایں نہ رواق نیلی فام　　چوں شود گفتہ ایں ہمایوں نام

آید از ہر یکے بجائے صدا　　خلد اللہ ملکہٗ ابدا

خود فرمانروا کی بیدار مغزی، تدبیر مملکت، رعایا نوازی، فیض رسانی کے ساتھ ہی ساتھ انصرام امور سلطنت میں وزراء کا صحیح انتخاب بھی کچھ کم مؤثر نہیں ہوتا۔ حضرت اعلیٰ واقدس اس باب خاص میں بھی دیگر فرمانرواؤں سے گوئے سبقت لے گئے ہیں، ابتدائے عہد میں دو برس تک سر مہاراجہ یمین السلطنت بہادر باقابہ نے اپنے تجربہ دیرینہ کے ساتھ خدمت مدارالمہامی کو انجام دیا، اور پھر نواب سالار جنگ بہادر ثالث نے اس عہدۂ جلیلہ پر سرفرازی پائی۔ زاں بعد تقریباً پانچ برس حضرت اقدس و اعلیٰ نے بذات خاص جملہ امور کا انصرام فرما کر دستور سلطنت کو ایک نئے قالب میں ڈھال دیا اور اس مشین کو چلانے کی خدمت سر سید علی امام (نواب مؤید الملک بہادر) کو سپرد فرمائی جنھوں نے حکومت ہند میں رہکر اس نوع حکومت کا ذاتی تجربہ و علم حاصل فرمایا تھا۔ بعد ازاں نواب فریدون الملک بہادر اور نواب ولی الدولہ بہادر نے اس خدمت عالیہ پر سرفرازی پائی۔ جب یہ واضح ہوگیا کہ یہ جدید دستور سلطنت مختلف ہاتھوں میں یکساں خوبی کے ساتھ چل سکتا ہے، یعنی دستور سلطنت بجائے خود ہر طرح پر مکمل ہے اور اپنے نفاذ صحیح کے لئے اثر شخصیت سے منزہ ہے تو حضرت اعلیٰ واقدس نے اپنے دیرینہ خدمت گزار اور مہام سلطنت کے فرد آزمودہ کار کو خدمت صدارت عظمیٰ پر سرفرازی بخشی کہ اس مکمل دستور سے بطریق اکمل و احسن کام لے کر دستور کو مستحکم اور اُسکے نفاذ کو منظم کرکے ترقی مزید کا راستہ صاف کریں اور اس جدید اصول حکمرانی کا اثر ہر ایک محکمہ و صیغہ پر تمام و کمال حاوی ہو کر کل نظم سلطنت کو از سرتا پا ایک نمونۂ کمال

بنادے۔

راجایان راجہ سر مہاراجہ کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت دام اقبالہٗ کی سرفرازی صدارت عظمیٰ نے ملک کے اندر اور ملک کے باہر جو اثر ڈالا اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، اس انتخاب پر ہر فرقہ، ہر ملت، ہر قوم، ہر طبقہ اور ہر درجہ کے افراد نے جس درجہ اظہار مسرت کیا، اور دولتین عالیتین کے تعلقات پر اس سے جو خوشگوار اثر پڑا وہ محتاج بیان نہیں۔

اس سلطنت ابد قرار سے سر مہاراجہ بہادر کے تعلقات خاندانی بہت قدیم ہیں، اور خود مہاراجہ بہادر سلطنت کے دیرینہ خدمت گزار ہیں، آپ راجہ ہری کشن بہادر کے فرزند اور راجہ نریندر بہادر کے نواسہ، اور مہاراجہ چندو لال کے جانشین ہیں۔ آپ کی ولادت سنہ ۱۲۸۱ھ (۱۸۶۴ء) میں ہوئی۔ سنہ ۱۲۹۱ھ (۱۸۷۴ء) میں "راجہ بہادر" کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ سنہ ۱۳۱۰ھ (۱۸۹۲ء) میں اپنی موروثی خدمت پیشکاری پر ممتاز ہوئے، اور وزارت افواج کی خدمت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ دوسرے ہی سال "راجۂ راجایاں" اور "مہاراجہ" کے خطابات عطا ہوئے سنہ ۱۳۱۹ھ (۱۹۰۱ء) میں نواب سر وقار الامراء بہادر کے رخصت لینے پر مدار المہامی پر منصرمانہ تقرر ہوا۔ اور دوسرے سال اس منصب جلیلہ پر مستقل ہوئے اور خطاب "یمین السلطنت" سے افتخار پایا۔ حضرت غفران مکان آصفجاہ سادس کے آخر عہد تک اس خدمت کو انجام فرماتے رہے اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف کے تخت نشین ہونے پر بھی اس منصب عالیہ پر فائز رہے، اور دو برس مزید اس خدمت کو انجام دینے کے بعد سبکدوشی حاصل کی مگر عہدۂ پیشکاری پر بدستور فائز رہے۔ اب صدارت عظمیٰ کو آپکی ذات سے رونق حاصل ہے۔

سر مہاراجہ بہادر بالقابہ نہ صرف ایک پشتینی رئیس اور سلطنت کے بلند ترین عہدہ دار ہیں بلکہ ایک عالم اجل اور شاعر بے بدل بھی ہیں۔ شاد تخلص فرماتے ہیں، اور اس خصوص میں آپ اس فخر کے تنہا مالک ہیں کہ حضرت غفران مکان آصفجاہ سادس کی شاگردی کا افتخار آپ کو حاصل ہے۔ خود شاعر و عالم ہونے کے ساتھ ہی بڑا وصف آپ میں یہ ہے کہ

اہل علم کے قدر داں اور پایہ شناس ہیں، آپ کا مسلک صوفیانہ ہے، ہر مذہب و ملت سے آشتی رکھنا آپ کا دین و ایمان ہے، نعتیہ قصائد و غزلیات میں سرکار دو عالم صلعم کی شان مبارک میں جو اشعار فرمائے ہیں اُن میں جس جوش محبت کا اظہار فرمایا ہے اُسکا اندازہ صرف اس ایک شعر سے ہوسکتا ہے۔

کافر نہ کہو **شاد** کو ہے عارف و صوفی
شیدائے محمدؐ ہے وہ شیدائے مدینہ

جب ایک ذات واحد میں یہ تمام اوصاف جمع ہوں تو کیوں وہ اس درجہ مقبول خاص و عام اور مرجع انام نہو؟۔

درحقیقت تاریخ کے مباحث عالیہ میں یہ بھی ایک اعلیٰ بحث ہے کہ کتنے فرمانروا اپنی ذاتی قابلیت سے صفحۂ عالم پر اپنا نام چھوڑ کر گئے اور کتنے فرمانروا اپنے کارکنوں کے صحیح انتخاب کی وجہ سے شہرت دوام کے مالک بن گئے ہیں۔ ہندوستان ہی کی تاریخ میں اکبر اعظم کی نسبت یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس شہنشاہ کا خاص کارنامہ وزرا کا صحیح و موزوں انتخاب تھا۔ اسکے برخلاف حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کا اعتماد تمام تر اپنے جوہر ذاتی پر رہا۔ الحمدللہ والمنہ کہ اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف کی ذات ہمایوں میں یہ دونوں وصف بدرجۂ اتم و اکمل موجود ہیں اور اسکے جو اثرات ہیں وہ روز روشن کی طرح دنیا پر ہویدا ہیں، اور سر مہاراجہ بہادر دام اقبالہ کا تقرر صدارت عظمیٰ ایک بیّن ثبوت ہے۔

ختم کلام کے قبل چند الفاظ کتاب کی تصحیح کے متعلق بھی عرض کرنا ضروری ہے " تاریخ ظفرہ " اگرچہ نایاب نہیں ہے مگر اسکے نسخے بغایت کمیاب ہیں، اور شاید اب سے چند برس قبل تک اسکی نقلیں حیدرآباد سے باہر نہیں گئی تھیں، چنانچہ کتب خانہ وزارت ہند (لندن) دارالنوادر برطانیہ (لندن) اور کتبخانہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کی فہرستیں اسکے ذکر سے خالی ہیں، مجھے اب سے ڈیڑھ برس قبل ایک نسخہ اتفاقاً ہاتھ آیا۔ یہ نسخہ فلسکیپ کی تقطیع پر

خطِ شکست میں لکھا ہوا ہے، جا بجا سے کرم خوردہ بھی ہے۔ تاریخ تحریر ۱۱۸۵ھ درج ہے۔
کتاب کے سرسری مطالعہ کے بعد میرا خیال ہوا کہ اگر یہ کتاب طبع ہو جائے تو نہایت سودمند ہے
اس غرض سے بامعانِ نظر کتاب کا مطالعہ شروع کیا۔ بعض الفاظ کے پڑھنے میں سخت دقت ہوئی
"کتبخانہ آصفیہ" کے نسخہ سے مدد لینا چاہی مگر یہ کوشش بالکل بیکار ثابت ہوئی، کتبخانہ کا
نسخہ ۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۱ھ کا لکھا ہوا ہے اور حیدرآباد ہی میں حسب فرمائش حکیم سید
محب حسین صاحب لکھا گیا ہے، یہ نسخہ بھی فلسکیپ ہی کی تقطیع پر ہے، مگر اسکا کاغذ اسقدر
کمزور ہے کہ چند برس میں کتاب از خود ضائع ہو جائے گی۔ دونوں نسخوں کے مقابلے سے معلوم
ہوا کہ یہ نسخہ یا تو اسی نسخہ کی نقل ہے جو میرے پاس ہے، یا دونوں نسخے کسی ایک ہی نسخہ سے
نقل کئے گئے ہیں۔ شتباہات کہیں بھی رفع نہیں ہوئے، جا بجا الفاظ اس طرح لکھے ہیں کہ معلوم
ہوتا ہے بلا سمجھے ہوئے نقش بنا دیا ہے۔ "ذکر بایدین ثالہ" کے تحت میں سنہ پر کوئی تاریخ دونوں نسخوں
میں نہیں ہے۔ غرض دونوں کے مقابلے سے کوئی نفع نہیں ہوا، اور اس ناکامی کی وجہ سے باوجود
انتہائی کوشش کے بعض الفاظ مشتبہ رہ گئے لیکن یہ الفاظ سات آٹھ سے زیادہ نہیں ہیں۔[۹]

اوپر یہ ذکر ہو چکا ہے کہ اس کتاب کی اہمیت عمارتوں کے تفصیلی حالات دینے، فرمانوں کے
تام و کمال نقل کرنے، اور ہمعصرانہ واقعات کے درج ہونے کی وجہ سے ہے لیکن کتاب کی
عبارت سست اور اہل زبان کے محاورے سے خلاف بلکہ بعض بعض مقامات پر پایۂ صحت سے گری
ہوئی ہے، نوازشات، اُمرایاں، اکابراں، پیشکشات، وغیرہ بطور جمع کے بلا تکلف استعمال
کئے گئے ہیں۔ املا بھی جا بجا غلط ہے۔ مگر ان تمام کوتاہیوں کے باوجود مصنف کی محنت قابل داد
اور لائق قدر ہے۔

یہ عرض کر دینا بھی بے محل نہ ہوگا کہ میں نے اگرچہ کتاب کے طبع کا خیال اپنے ذہن میں قائم کر لیا تھا لیکن

۹۔ (۱) صفحہ ۴۸۔ سطر ۶ "عبداللہ افغان پنی"۔ (۲) صفحہ ۵۰۔ سطر ۱۰۔ "قصبہ رودحد" (۳) صفحہ ۶۲۔ سطر ۱۰ "تہورخاں جیو" (۴) صفحہ ۹۳۔ سطر ۶۔ "اصل واقعہ بہردیوا سے بندرو اقع شدہ" (۵) صفحہ ۱۲۱۔ سطر ۱۹ "ملہیر"۔ (۶) صفحہ ۱۳۲۔ سطر ۷۔ "سمرقندی"۔

عمل میں لانا میرے لئے دشوار تھا۔ میں نے جب اپنے اس خیال کا اظہار اپنے مخدوم و مکرم جناب حکیم برہم صاحب سے کیا تو جناب ممدوح اس کتاب کی طبع و اشاعت پر آمادہ ہو گئے پس درحقیقت کتاب کا طبع و شایع ہونا آپ ہی کی وجہ سے ہوا نہ کہ میری وجہ سے۔ اور یہ اپنی نوع کا پہلا کام نہیں ہے جو ممدوح کی ذات سے عمل میں آیا ہو۔ **العرفان** (از مولانا شاہ نذیر الحسن صاحب حسن) فتح اللہی **البدر** (از مولوی محمد عبد الواسع صاحب صفا) **حدائق البیان فی معارف القرآن** و **مصباح الکلام** (از علامہ محمد آبادی) یہ تمام کتابیں آپ ہی کی وجہ سے زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائقین علم کے ہاتھوں تک پہونچیں۔ اسکے علاوہ وقتی ضرورت کے رسالے **الشافی** وغیرہ آپ نے ہزاروں کی تعداد میں طبع کر کے مفت تقسیم کئے۔ میں ان چند الفاظ کے لکھنے پر اس وجہ سے مجبور ہوا کہ میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں کہ "مطبع حکیم برہم" کی غرض و غایت نفع ذاتی پر اس درجہ مبنی نہیں ہے جس درجہ یہ مطبع نفع رسانی عامہ کے لئے وقف ہے۔

آخر میں ناظرین کرام سے استدعا ہے کہ اس عاجز کی سعی کے باوجود کتاب میں جو غلطیاں رہ گئی ہوں اُن سے درگزر فرمائیں۔ اور اس عاجز اور حکیم صاحب موصوف کو دعاے خیر سے یاد فرمائیں۔

راقم

تلمذ حسین

تاریخ ظفرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدائے کہ ایں لاجوردی سپہر ‌ ‌ ‌ برآراست ایں انجم و ماہ و مہر
ز اندیشہ بیروں بود پایہ اش ‌ ‌ ‌ شہانِ جہاں سر بسر سایہ اش
چنیں طرفہ بنیادِ عالم نہاد ‌ ‌ ‌ خرد در سر و مغز آدم نہاد
بدارائیِ عالمِ بے مدار ‌ ‌ ‌ شہانِ جہاں راشد آموزگار
شہانند بنیادِ امن و اماں ‌ ‌ ‌ وز ایشاں قرارِ زمین و زماں
بگوشش رسد نالۂ ہر فقیر ‌ ‌ ‌ نہ درباں بود بر درش نے امیر
کند ہرچہ خواہد بر و حکم نیست ‌ ‌ ‌ کہ پیدا و پنہاں بنزدش یکیست

برراے بیضا ضیاے اربابِ فضل و کمال و اصحابِ خبرت مآل کہ نظارگیانِ صنائع قدرت متعال اند روشن و مبرہن باد کہ کیفیت ابتداے بناے فلک اساس قلعۂ محمد نگر عرف گلکنڈہ و آبادیِ بلدۂ طیبہ حیدرآباد کہ توصیفش زیادہ از اندازۂ اندیشہ و قیاس است ہرچہ از سیر کتبِ تواریخ سلاطینِ زمانِ پیشیں باین بندۂ عقیدت گزیں احقر گردھاری لعل ذہن نشیں گردیدہ و نیز آنچہ بمشاہدہ آمدہ بنا بر دریافت اربابِ حال و استقبال بطریق اجمال بسلکِ تحریر

کشیدہ و احوال حکمروایانِ این دیارِ فرخندہ آثار بریں جریدۂ دانش ثبت گردانیدہ چوں از لفظ ظفرہ تاریخِ اتمامِ این تالیف می برآید لہذا بہ تاریخ ظفرہ موسوم ساخت و اساسِ این کاخ مشتمل بر دو باب نہاد باب اول متضمن احوالِ سلاطین قطب شاہیہ و بناے گلکنڈہ و حیدرآباد باب دوم مشعر بر ذکر بادشاہانِ چغتائیہ و کیفیت رئیسانِ حیدرآباد۔

ژرف نگہان دوربین کہ بدیدۂ اعتبار جمالِ بدائع مصنوعات و عجائب مخلوقات را تماشائی اند بہتر شناسند کہ غرائب جہانِ بوقلموں و نوادر بسیط ربع مسکون چنداں است کہ محاسبان وہم و خیال بہ تعداد و احصاے آن نتوانند پرداخت۔ دریں صورت اگر جائے دریں تالیف سہو و نسیان ملحوظ شود بذیل کرم پوشیدہ و اغماض فرمودہ بہ اصلاح آں متوجہ شدہ مرہونِ احسان سازند و اگر اصلاح نتوانند براے خدا زبان طعن نکشایند

باب اول

متضمن احوال سلاطین قطب شاہیہ و بناے قلعہ محمدنگر عرف گلکنڈہ و بلدۂ حیدرآباد و جلوس بڑے ملک سلطان قلی قطب شاہ

بڑے ملک سلطان قلی قطب شاہ بن امیرزادہ اویس قلی بن امیرزادہ میر قلی بیگ کہ سلسلۂ نسبِ آں والا گہر باغرخان بن یافث بن نوح علیہ السلام اختتام می یابد مولد و موطن او بلدۂ ہمدان است۔ چوں سررشتۂ سلطنتِ آنجا از دستِ اباعجدِ ایشاں گسیختہ بدستِ خلیل سلطان برادرِ عم افتاد و از وے بہ یعقوب پسرش رسید در صدد استیصال شد۔ لہذا اقامتِ وطن مصلحت ندیدہ با جمعے از خصوصاں عازم ہندوستان شد۔ چوں بہ دارالعباد یزد رسید بملازمتِ شاہ نورالدین نعمت اللہ ثانی رضی اللہ عنہ رفت۔ منکوحۂ شاہ مسطور کہ صبیۂ میرزا جہان از اجداد سلطان قلی بود از کمال ترحم پرسشِ حال نمودہ بزبانِ وحی ترجمان فرمودند کہ ارادۂ ہند مبارک است

شمارا از اقطاع جنوبیِ آں مملکتِ جنت نشاں عطا کردیم و چند اشرفی از زیرِ سجادہ برآوردہ مرحمت ساختند۔ ازاں جا روانہ شدہ باتفاقِ حسنہ و یاوریِ طالع از ہند عبور کردہ بدکن رسیدہ فائز دارالسلطنت محمد آباد بیدر کہ دراں وقت تختگاہِ سلطنت دیارِ دکن بود گردید و ملاقات سلطان محمود بہمنی بادشاہ آنجا نمود، شاہ بہمنی آمدنِ او را غنیمت دانستہ بہ نوازشاتِ شاہانہ وتشریفاتِ خسروانہ ممتاز گردانیدہ یوماً فیوماً مشمولِ عواطف ساخت۔ چوں آثارِ ابہت از ناصیۂ شاہزادۂ سلطان قلی مشاہدہ نمود و در صیہ و شکار و حرب و پیکار صاحب عقل و جرار بہ محکِ امتحان دریافت در سنہ ہشت صد و نود و یک ہجری بخطاب قطب الملک خواص خاں و خدمت وزیر حکومتی ملک دکن شرف امتیاز بخشیدہ مضافات گلکنڈہ و رنگل با توابع آں بجاگیرش مقرر کردہ سپہ سالار و امیر الامرائے جمیع ممالک تلنگانہ ساخت، چوں در سال نہ صد و چہار ہجری محمود شاہ بہمنی جہانِ فانی گزاشتہ بدار البقا شتافت احمد شاہ پسرش بر تخت محمد آباد بیدر نشست، او دائم الخمر و مدہوش بود زمام مدار سلطنت در قبضۂ اختیار ملک برید کہ از امرائے بہمنی بود داد، بنا برآں تزلزل و تخلل کمال در مملکت راہ یافت، از امرائے سلطنت بہمنی ہر کدام را ہوائے شاہی در سر افتاد با ماکنِ خود ہا تاجِ شاہی بر سر گزاشتند، چنانچہ یوسف عادل شاہ در بیجاپور و احمد نظام شاہ بحری در احمد نگر و دولت آباد و فتح اللہ عماد شاہ در برار بہ القابِ شاہی ملقب شدند، در بلدۂ برہان پور کہ ملک خاندیس است دراں وقت میراں داؤد شاہ فاروقی از طرفِ شاہانِ گجرات قیام می داشت، مملکت دکن حکم طوائف الملوک پیدا کردہ لہٰذا قطب الملک سلطان قلی کہ در دکن صغیر و کبیر "بڑے ملک" می گفتند بصوابدید دولتخواہاں در سنہ نہ صد و شش ہجری مطابق سنہ ہفت جلوس ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ہندستان در گلکنڈہ کہ از سابق برخے آبادی داشت بر تخت نشستہ تاجِ شاہی بر سر نہاد و بنامِ سلطان

قلی قطب شاہ نامور گردید، خطبہ و سکہ رواج دادہ بمرور ایام از نیروے بازوے مردی و مردانگی
مملکت تلنگانہ با تمام قلعہ جات و تھانجات از تصرف راجہاے عالیمقام برآوردہ داخل ممالک
محروسۂ خود ساخت۔ چوں ہر سال براے مہم راجہاے دار الحرب بیجانگر عرف اناگوندی لشکرکشی
اتفاق می شد و از گلکنڈہ تا بیجانگر مسافت بعید واقع است بمقتضاے عقل دوربیں بنابر
حفاظت سپاہ و مترددین بعد از چند سال بلدۂ گلکنڈہ را بساعت خجستہ معمور ساختہ بخطاب
محمد نگر ملقب ساختہ فرماں داد کہ متعلقان ارکان و اعیان و لشکریان دریں مکاں در امان باشند
و دیوار قلعہ ہم بنیاد کردہ در اندک فرصت عمارات رفیع و مسجد جامع و حمام بغایت مطبوع و
اماکن امرا و لشکریاں صورت اتمام یافتہ شہرے آباداں شد۔

شاہ کامگار مدتے بہ عدل و داد و حرب و پیکار و بذل و عطا و اکرام سایہ گستر خلائق
انام بود، چوں ہنگام ضعف و پیری و عمر بہ نود سال رسید مکرر بر زباں میراند کہ در آخریں عمر بدرجہ
شہادت امیدوارم کہ فائز شوم، چنانچہ بارادت لم یزلی روز شنبہ دوم جمادی الثانی سنہ نہصد
و پنجاہ ہجری مطابق سنہ ۱۴ جلوس نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ ہندوستان وقتیکہ بہ نماز عصر
مشغول بود میر محمود ہمدانی تھانہ دار گلکنڈہ بہ اغواے شاہزادہ جمشید خاں خود را "خسر الدنیا
و الآخرہ" ساختہ بر تن آں شہریار بست و سہ زخم زدہ خسرو مظلوم را شہید ساخت۔ ۵

جانش مقیم روضۂ دار السرور باد　　جنت سراے مرقد او پر ز نور باد

ایام فرماندہی او شصت سال از انجملہ مدت شانزدہ سال بہ نیابت سلطان محمود بہمنی و بعد رحلت
او چہل و چہار سال بود و شش پسر و چہار دختر اولاد گذاشت۔

---

۵ گویند بیجانگر عرف اناگوندی شہرے عظیم چہاردہ کروہ طول بود۔ رام راج راجۂ آنجا دو ہزار فیل در لشکر داشت
و سپاہ بے شمار بود سی ہزار سوار و دو لک پیادہ داشت ۱۲

جلوس جمشید قطب شاه پدرکش

چون جمشید خان در حین حیاتِ پدر از ممر عناد ملک زاده قطب الدین برادرِ او که ولیعهد بود در قید مغلول می ماند بند از پاے بر داشته و باتفاق جمعے از اهل فساد بمنزلِ ملک زاده رفته جبراً میل در چشم جهان بینش کشید و بر تخت نشسته خود را "جمشید قطب شاه" گویانید، امراء خواتین طوعاً و کرهاً اتبعیت نمودند، مدت هفت سال در ضبط ملک و تردد محاربات پرداخته بمرض قرحه که نزد اطبّا به "سرطان" موسوم است از اوجِ سلطنت و اقبال متوجه حضیض وبال گردید در سنه نهصد و پنجاه و شش هجری از ساغرِ "کل نفسٍ ذائقة الموت" شربتِ فوت چشید۔

نماند ستمگارِ بد روزگار   بماند بر و لعنتِ پائدار

"البقاء للملک المعبود" بعد او سبحان قلی پسرش را که هفت ساله بود بر تخت نشاندند جملة الملک بحری خان که یکے از امرایانِ سلطنت بود در مقام عناد آمده شاهزادهٔ دولت خان را که خلف قطب شاه شهید و در بهونگیر مقید بود از قید برآورده بر تخت نشاندند و امراے طرفین از اطراف و اکناف استمداد و استعانت بهم سانیده شورش افزاے جدال و قتال شدند بتقدیرِ الٰهی شاهزاده دولت خان در دست مخالفان افتاده مقید شد یک سال ایامِ جهالت ماند

جلوس ابوالمظفر ابراهیم قطب شاه

شاهزاده ابراهیم خان که در زمانِ سلطان قلی قطب شاه شهید به قلعداری دیورکنڈه مامور بود در حینِ سلطنتِ جمشید شاه کناره کشی اختیار نموده براے ملاقات ملک قاسم برید که والی محمد آباد بیدر شده بود رفت و از آنجا متوجه بلدهٔ بیجانگر گردیده دراں دیار بسر می برد بعضے دولتخواهاں

بنائے دولتِ قطب شاہیہ متزلزل دیدہ عرائض بخدمت شاہزادہ درباب توجہ بمستقر خلافت گلکنڈہ ارسال داشتند، شاہزادہ عالیجناب از رسیدن عرائض و دریافت احوالِ سلطنت در ساعت سعید با مردم ہمراہی نہضتِ ایں طرف فرمود و چوں متصل پانگل مضرب خیام فیروزی ارتسام شد مبشرانِ سعادت تواماں نویدِ مقدمِ خجستہ توام را بدار السلطنت گلکنڈہ و تمامی قلاع و بقاع رسانیدند، ہر روز امرا و اشراف و اعیانِ سلطنت احرامِ ملازمت برمیاں بستہ بشرفِ بساط بوس معزز می گردیدند، در اندک فرصت لشکر عظیم آمادہ و مہیا گردید جگدیو راؤ و سائر ناگواریاں قابو یافتہ سبحان قلی را قید کردہ مقالید قلعہ گلکنڈہ بحضور شاہزادہ فرستادند شاہزادہ بریں معنی شاداں و فرحاں شدہ بدار السلطنت گلکنڈہ فائز گردید۔ روز دوشنبہ دوازدہم رجب سنہ نہصد و پنجاہ و ہفت ہجری اورنگ جہاں بانی و اکلیل جہانستانی را زینت بخشیدہ باسم مبارک ابوالمظفر ابراہیم قطب شاہ خطبہ و سکہ جاری ساخت و در عہد خود برفاہیتِ خلائق کوشیدہ ببذل و احسان نامور کونین گردید

بنائے شہر پناہ قلعہ گلکنڈہ

بحکم او بنائے قلعہ بجانب مشرق کہ حالا بہ "قلعہ کہنہ" مشہور است کردند از حمر فالِ بدنیم تیار گذاشتہ باز بحکم او حصارے عظیم گرد و اطرافِ قلعہ گلکنڈہ برائے شہر پناہ باستحکام تمام و رفعت و متانت مالاکلام اساس نہادہ از سنگ و آہک تیار ساختند و برج عالیش بمحاذی ایوانِ کیواں برسانیدند ؎

فلک مثال حصارے کہ سدِ اسکندر — بُدے بہ نسبتِ او نسجِ عنکبوت نزار
بغایتے ز بلندی کہ عقل نتوانست — کمندِ فکر فگندن بطرفِ بامِ حصار
ز محکمی بطریقے کہ منجنیقِ سپہر — بہ سنگِ حادثہ کاہے نکند شق از دیوار

درونِ حصار عمارات دلنشیں و عمارات بہشت آئیں و اماکنِ اُمرا و خوانین و قصور فردوس تزئین ترفیع و ترتیب یافتہ رشک افزائے خلد بریں و روکش خانۂ چیں گردید و درمیان شہر پناہ و حصار کوہے واقع است بالائے آن بالا حصار بغایت رفعت و متانت تیار شدہ سر باوج فلک الافلاک کشید و مشکوئے خسروی تیار گردید ؎

هر آں کس که دارد دراں جا نشست　　بدو کس نیابد ز تدبیر دست
ز سوئے زمیں ایمن است از خلل　　مگر ز آسماں تیغ بارد اجل

همچنیں در عهد آں شہریار معدلت آثار باغ ابراہیم شاہی بپہلوئے قلعہ کہ حالا بہ بارہ دری مشہور است و باغ گلشن و لنگر دوازدہ امام و تالاب حسین ساگر کہ در عرض و عمق مانند دریائے است و کتوہ بدویل و کالا چبوترہ گلکنڈہ و مساجد و مدارس و عمارات عالیمقام و حمام صورت اتمام و زینت انصرام یافت، از اقصائے ترکستان و ہر دیار غربا و تجار با تحائف و نفائس بسیار فائز شدہ بخلاع شاہانہ سرافراز می شدند، از غرائب آنکہ در آخر ایام خود آں شہریار فوجے گراں بجانب "مرتضیٰ نگر" روانہ ساخت، فوج منصورہ تنبیہ و تادیب کفار آں ضلع نمودہ و بتخانہا شکستہ بتہائے طلا و نقرہ کہ بہ تمثال آدمی و صورتِ شیر و میمون بود معہ چہار لک ہون و تحائف بسیار ہمراہ گرفتہ متوجہ جناب سلطانی شد۔ چوں نظر ابراہیم قطب شاہ بر آں بتہا اُفتاد فی الفور تپ محرقی عارض ذات قدسی شد ہر چند حکما علاج کردند فائدہ نشد۔ روز پنجشنبہ بست و یکم ماہ ربیع الثانی سنہ نہصد و ہشتاد و ہشت ہجری روح پر فتوحش بہ بہشت بریں خرامید مدتِ سلطنت او سی سال و دو سی خلف شایان یادگار گذاشت۔

جلوس سلطان قلی محمد قطب شاہ

بعد از و سلطان قلی محمد قطب شاہ کہ از جملہ سی برادران حقیقی خود بجمیع صفات صوری و معنوی

ممتاز بود بر سریرِ سلطنت وجہاں بانی تکیہ زدہ اکلیل شاہی بر سر نہاد، در ماہ ربیع الثانی سنہ
نُہ صد و ہشتاد و ہشت ہجری مطابق بست و پنج جلوس ہمایونی ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
ہند خطبہ و سکہ خوانده و جاری گردانیده بعدل و داد پرداخت، اُمرا و اعیان بدل و جان
کمر انقیاد بر میانِ جاں بستہ بایں ابیات مترنم گشتند - رُباعی

کہ شاہِ جہاں جاودان شاد باد
دلت خُرم و مُلکت آباد باد
ہمہ ہفت گیتی نثارِ تو باد
عروسِ جہاں در کنارِ تو باد

"بنائے بلدۂ حیدرآباد"

ازانجا کہ شاہ والا ہمت فراخ حوصلہ فلک اقتدار بود بلدۂ گلکنڈہ را کہ مستقر سلطنت
و مرکز خلافت دودمانِ او بود فراخور جاہ و جلالِ خود نیافتہ ہمگی نیت مصروفِ آن داشت
کہ شہرے دیگر آباد سازد، در اثنائے ایں خیال روزے بعزم شکار سوار شدہ ہر جا سیر میکرد
چوں کنار دریائے موسیٰ رسیده وسعت و خضارت و نزارت آں سرزمیں و لطافت آب و
ہوا دامنگیر دلش گردید - بیت

لطیف و دلکشا آب و ہوائے
مبارک منزلے فرخندہ جائے

بخاطرش گذشت کہ برائے شہر مکانے بہتر ازیں زمینِ فردوس آئیں دیگر نخواہد بود پس منجمان
دقیقہ شناس را طلبیدہ ساعت سعید برائے بنائے شہر و عمارات سلطانی اختیار نمودہ در
ساعتِ مسعود صورت شہرے مشتمل بر چہار بازار و در ہر بازار چہار سوق متساوی الاضلاع
و چہار طاق رفیع و بازار وسیع بر لوح مہارت کشیدند و جانب شمالی مرکز دولت و مستقر سلطنت
قرار دادہ بنائے قصر عالی نہادند، چوں در احسن ساعات و ایمن اوقات بنائے شہر نہادہ
بودند در اندک زماں عمارات شاہی و امراء عمدہ و غربا و بازار ترتیب یافتہ صورتِ آبادی یافت

اول ایں شہر "بھاگ نگر" نامزد شد، بعد از چندے بدار السلطنت حیدرآباد موسوم گردیدہ
در زمان قلیل مجمع فضلائے دوراں و کعبۂ مسافرانِ جہاں و مسکنِ اکابراں و انواع ہنروراں
گشت، کثرت خلائق و وفور بدائع مواضع و فراوانی باغ و بساتین بدرجہ انجامید کہ ساحتِ
کوہ و دشت سمت تضائق پذیرفت، چنانچہ از دار السلطنت حیدرآباد تا قصبۂ نرکھوڑہ و ابراہیم
پٹن و بھونگیر و پٹنچرو کہ در چہار جہت واقع است و مساحت بقدر دہ فرسنگ است مجموعۂ
فضائے دشت و صحرا باغ و بستاں شدہ و کثرت احداث مساجد و بقاع و سرائے دلکش
و نزاہت ریاض فردوس وش غیرت افزائے سپہر اخضر گردید۔ ابیات

مروح صبا از نسیم گلش | معطر ہوا از دم سنبلش
درختانش طوبیٰ صفت سبز سر | برآوردہ براوجِ افلاک سر

بیمن معدلت آں بادشاہِ دادگر از قصبات و دیہات حوالی حیدرآباد ہر سال چہار
لک ہون کہ چہار ہزار تومان باشد بخزانۂ عامرہ واصل می شد، و ایں مبلغ در وجہ اخراجاتِ مطبخ
معمورہ و انعامِ سادات و علما مقرر بود۔ ابیات

شہرے چو بہشت در نکوئی | یابی تو درو ہر انچہ جوئی
گر پیر بدید نش شتابد | ز و عمر گزشتہ باز یابد
ز و ہر چہ نکو است کم نیابی | یابی ہمہ چیز و غم نیابی

بنائے چارمینار

در اواسط شہر کہ مرکز آبادی و نافِ معموری تواں گفت چہار طاق در نہایت ارتفاع
و غایت تکلف پرداختہ، سقفِ آں را مانند گنبد بہ سنگ و آہک پوشیدہ بر ہر چہار گوشہ چہار
مینار خوش وضع بسیار مرتفع برآوردہ اند، شصت درعہ ارتفاع دارد و ایں عمارت در رفعت

و پرکاری بمرتبهٔ است که قوتِ ناطقه از توصیف آن بعجز قائل، و زبانِ قلم از تعریف بقصور مائل، بالاے آن مسجدے است پاکیزه و مصفا و حوضے است در غایت لطافت و صفا آب نهر تالاب جلپلی دراں می رسد۔ مؤذنانش را از زمزمهٔ تسبیح ملائک در گوش و چنبر فلک تا بدوش رسیده، ہلالی تاریخ بنائے شہر و چارمینار "یا حافظ" گفته۔ (سنه ۱۰۰۰ھ) ؎

زآسیب چنبر فلکی بر فراز آن دائم خمیده پشت برآید مؤذنش

در برابر هر طاق چارمینار که در روے زمین جفت ندارند راسته بازارے ساخته اند طولش چون کهکشان و عرضش چون عرض آسمان، دکاکینش حجره صفت بدر و گوهر آراسته و مانند اختران از کدورت پیراسته، بایعانش بصورتِ ماه و آفتاب و خریدارانش بهیئتِ مشتری جهانتاب ؎

ترازو در کفِ بقال بین بصورتش حیران ببالاے مشتری بنگر قمر در خانهٔ میزان

بناے مسجد جامع

چون خاقانِ زمان را همیشه نظر بر ترویجِ اسلام و رفاه خاص و عام مبذول بود فرمود که در جمیع قریات و قصبات ممالک محروسه مساجد بنا نموده فرش و روشنی و خادم و مؤذن معین گردانند و در بلده بجنب چارمینار جامع مسجد حسن اساس یافت که از زمزمهٔ مؤذنانش مقیمان عالمِ بالا را فیض و سرور و از غلغلهٔ سبحانش ساکنانِ ملاءِ اعلیٰ را مسرت و سرور است کتابهٔ آن را خوشنویسانِ یاقوت بنان بر مرمرِ سیاه به آبِ زر نوشتند۔ ابیات۔

مسجد آن جامع فضل الله زمزمهٔ خطبه‌اش تا بماه
منبرش از خطبهٔ شاهنشهی بر سرِ نه چرخ گرفته مهی

بالاے دروازهٔ مسجد جامع قطعه بر لوح سنگ بغایت خوشخط مندرج و کنده شده این بیت تاریخ از آن قطعه است ؎

کسے پرسد اگر تاریخِ او را ‌‌ ‌ زہے عالی بنائے خیر گوئی (سنہ ۱۰۰۶ھ)

در پہلوئے مسجد حمامے در افزودنگی و گرمی بسانِ سینۂ عاشقاں، و در لطافت و پاکیزگی مانندِ خاطرِ اربابِ عرفاں ترتیب یافتہ، از جامہ خانۂ الطاف شاہی لنگیہائے لطیف و کیسہائے پاکیزہ بجہت صادر و وارد معین گردید و حجامانِ چابکدست بجہت خدمت برپا ایستادہ، خاطرہا از اُجرتِ حمام و مزدِ حجام آزاد ؎

وصفِ آں حمام چوں طبعِ روانم سر کند ‌ ‌ شستہ و صاف آید مرا لب سخن مانندِ آب

می ہراسم زانکہ وصفِ او سخن را آب برد ‌ ‌ نیست بیم آنکہ نظمم شستہ گردد از کتاب

حجامانِ چابکدست ہنرور از بارگاہ سلطانی بہ علوفہ ہائے نمایاں ممتاز شدہ شب و روز برائے خدمت صادر و وارد با کسوت و کیسہ حاضر و از ہیچکس توقع مزد و اُجرت نداشتہ بتقدیم خدمت اقدام دارند ؎

ز نقدِ بے نیازی کیسۂ او آنچناں پُر شد ‌ ‌ کہ از دستِ کسے چیزے بجز ناخن نمیگیرد

بنائے جسر یعنی پُل

چوں مابینِ شہر و قلعہ دریائے موسیٰ واقع است و در ہنگامِ برشگال بسبب طغیانی عبور از آں محال بود لہذا بفرمانِ خسرو زماں جسرِ عظیم کہ سہ صد درعہ طول و پانزدہ درعہ عرض و ہیجدہ درعہ ارتفاع دارد مبنی بر بیست و سہ طاق از سنگ و سرب و آہک بنہجے مستحکم و متین تیار شدہ کہ با سدِ روئینِ سکندر دمِ مساوات دارد و سیلابِ دریا چوں آبشار سر زناں و شور کناں بغایت فروتنی بدر می رود "انا صراطِ مستقیم" تاریخِ اوست۔

بنائے دار الشفا

بجہت سکنائے طلبۂ علوم و علیلانِ سقوم دار الشفائے بفرمانِ عالی باتمام رسیدہ

و در جنب آن حمامے احداث گردیده که سیاح وهم مانند آن بناے عالی در نظر نیاورده و
نقشبند خیال در کارگاه تصور طرح آن نکشیده اطباے بقراط طبیعت و بر قانون علاج واقف
و حکماے مسیحا نفس بر اسباب و علامات مرض عارف دارو خانهٔ شفا لازمش، دواے
علت بیماران و ادویهٔ نفیس شدیدش دافع سوء المزاج معلولان، علماے عالیمقدار دران مقام
متبرک بساطِ اوقات انداخته و طلبهٔ افاضت شعار به تحصیل و مطالعه پرداخته ∘

شفاے بخشد اگر نامش آوری بزبان — بجاے فاتحه اندر عیادتِ بیمار

مجموعهٔ فضلا و عقلا و حکما و اطبا بوظائف و تعینات سرفراز گشته مرفه الحال روزگار میگذرانیدند
و از سرکار شاهی اخراجاتِ دوا و غذاے بیماران بوجه احسن مقرر و معین بود۔

بناے عمارات محل سلطانی

چون بهمین توجه خاقانِ زمان دار السلطنت حیدرآباد بدین معموری رسیده مستقر سریر
سلطنت گردید معماران عدیم المثال درگاهِ والاجاه را بجانبِ مشرق در فضاے وسیع
که طول و عرض هزار درعه بود قرار دادند و اطراف آن فضا را صفه‌ها و ایوانهاے عالی ساختند
در هر ضلعے طاقے در نهایت ارتفاع و استحکام باتمام رسانیدند و طاقے را که رو بجانب مشرق
است دروازهٔ دولت خانه قرار داده قصرے عالی بالاے آن به فلک الافلاک افراشتند
و دو سنگ خارا شبیه به پشت هر یک در طول بست درعه و در عرض و ضخامت دو درعه
و بالاے آن تختهٔ سنگی دوازده درعه در نهایت لطافت ساخته استوار نمودند و نجاران
هنرمند دروازهٔ عالی از چوب ساج و صندل ترتیب داده بمیخهاے طلاکاری مستحکم گردانیدند
چنانچه به "شیر دل دروازه" موسوم است، و طاقے را که محاذی درگاه فلک اشتباه است در
غایت بلندی و عظمت برآورده بالاے آن عمارت رفیعے که با قصر ناهید برابری میکند تیار شده

نقارخانهٔ بادشاهی قرار یافت و هر صفه و ایوانے که در اطراف فضاے دریا واقع است
منسوب به یکے از امرا و خوانین و سرداراں نمودند، و بفرمودهٔ خاقانِ زماں چنیں مقرر شد
که هر صباح اُمرا و سلاطین و مقرباں و نانگواڑیاں با پیاده و احشام فوج فوج و قشوں قشوں
با فیلانِ آراسته با شوکتِ تمام براے مجراے شهریارِ جهاں رو به بارگاه آرند و چوں در چار طاق که
اکنوں آں را "چار کماں" گویند جلوخانهٔ شاهی است در وسط جلوخانه حوضے مثمن پُر از آبِ زلال
براے فوج و دواب ترتیب یافته، آمده بدرِ دولتسرا رسند لشکر و حشم و فیل و اسپ را بر نسبت مرتبه
اعتبار جابجا گذاشته فرداً وحیداً قدم در دروازهٔ دولتسرا نهاده متوجه خدمت شاه شوند.
و دائم الاوقات چند فیل بے ستون تمثیل در دو طرف درگاه ایستاده باشند و هزار پیاده از
دو جانب صف کشیده از بندگانِ خاص و دو صد نفر حبشی با هزار نفر از دلیرانِ لشکر به اعم در صحن
و ایوان به درِ دولت خانه بجهت حفاظت مجتمع باشند و اندرونِ درگاه فضاے وسیع واقع است
جانبِ جنوبش دفترخانهٔ شاهی و طرف غربش جابدارخانه و بعضے کارخانهاے عامره و بجانب
شمال دروازهٔ دوم واقع است که در فضاے آں چهار صفه وسیع جهت مقام جمعے از لشکریاں
و حواله داراں و فیل سوار و شب نویساں ساخته شده که همه وقت جمعے از سلحداران شیر صولت
دریں محل بیچ کی اقدام نمایند و درگاه چهارم "چیندن محل" است، عمارت رفیع دلکشا، دریں
محل نیز جمعے از سلحداراں نوبت به نوبت باشند و درگاه پنجم گلکن محل است بغایت وسیع اکثر
سلحداران خاص از ترک و عرب و دکهنی دلاور دریں محل پاس بندگی می داشتند- و درگاه ششم
صدر صفه است جمعے مقرب و معتبر ملازمانِ قدیم دریں مکان مبارک بپاس وقت مشغول
بودند- و درگاه هفتم سجن محل است، عمارات عالی مقدار باصفا که به رشک فردوسِ برین
بروے زمیں زینتِ تزئیں یافته، جمعے از اعیان و فضلا دراں مکاں مقام دارند و بر جانب

مشرق این محل صفهٔ طولانی تخمیناً صد درعه حسن عمارت پذیرفته همه روز و شب از مطبخ شاهی اقسامِ طعام بهر کدام می رسید - موازی ده هزار نفر از مجلسی و سادات و علما و فضلا و اُمرا از خوانِ نعم آں شهریار هر روزه بهره مندی شدند -

بنائے داد محل

چوں شاه عالی مقام را نظر بر رفاهِ خلائق و داد دهی و فریاد رسی مظلوماں بیشتر بود آئینِ نوشیروانِ عادل و آویختنِ زنجیرِ خبر گیر ملحوظ داشته بمعماراں امر فرمود که عمارت عالی اساس نهند بنوعیکه یک ضلعش ملحق بمیدان و بازار و از هر خانه و ایوانِ آں دروازه بجانبِ میدان و بازار ها کشاده شود با تمام رسانید تا اگر مظلومے را ستمے رسیده باشد یا حاجتمندے را احتیاجے رُوے نماید بپایۂ قصر آمده بے واسطهٔ اکابر و اعیان و بے زحمتِ پرده دار و درباں عرضِ حالِ خود نماید - چوں زینت اتمام یافت ازیں جهت ایں محل جنت شکل موسوم به "داد محل" گشته و در پیشِ ایں قصرِ جنت سرشت ایوان عالی بر فرازِ چرخ نیلگوں کشیده در پیشِ ایواں حوضے وسیع شصت درعه چهل در چهل درعه چوں اندیشۂ صافی ضمیراں عمیق تیار شده اکثر اوقات خاقانِ زماں درآں قصرِ خجسته نشاں بر مسند معدلت تکیه زده ابوابِ داد و مرحمت بر رُوے عامهٔ خلائق کشاده می داشت - بعد چند گاه حسب الحکم والا

بنائے ندی محل

معماراں چابکدست براے تفرج دریاے موسیٰ مجلس دیوانی کنارهٔ رود مذکور در فضاے وسیع قصرے که نمونهٔ بُستانِ ارم و چوں ساحت فردوس خُرّم بود تیار ساخته شرفات بلندش را از ذروهٔ مهر گزرانیدند و بر عقب آں عمارت میدانے که طول و عرض زیاده از حد بود ترتیب داده نام آں "ندی محل" نهادند.

غزل

این مقامِ خوش که مستغنی است با نقش و نگار | هست با جنات تجری تحتها الانهار یار
چوں دلِ دانا درو پیداست صورتہائے غیب | بسکہ مصقول است دیوار و درش آئینہ وار
مامنِ عیش است چوں فردوس تا در وے کشد | نو عروسِ مُلک در بر شاہ جمشید اقتدار
خسروِ عالی گہر سلطاں محمد قطب شاہ | شہریار و کامیاب و کام بخش و کامگار
یابد از عدلش درختِ میوۂ امید بر | بیند از جودش نہالِ دولتِ جاوید بار

بنائے محمدی باغ

روزے شہریار بہ شکار رفتہ در فضائے صحرائے دلکشا بصید نخچیر پرداختہ، چوں آفتاب بسمت الراس تافت و از تابشِ مہر زمین اوج آتشیں گردید مراجعت فرمودہ نزدیک کوہے کہ از دار السلطنت دو کروہے واقع است در ظلِ درختاں آسود، از بسکہ فضا و ہوا نزہت افزا بود ہوائے آنجا و فضائے آں صحرا مرغوبِ طبعِ ہمایوں افتاد، حسب الامر عالی بالائے کوہ قصر رفیع و اطرافِ آں کہ دو چہار کروہ بود باغ ارم رشک بنا شدہ و تیار گردید بہ محمدی باغ معروف "بنات گھاٹ" موسوم انواع اشجار اثمار و گلہا نشو و نما یافتہ خرمی بخش خاطرِ خاص و عام گردید

بنائے خداداد محل

چوں در مستقر سریر سلطنت بارگاہے چناں بنا نیافتہ بود کہ ظل نام اللہ و نام مبارک حضرت رسالت پناہ و شادروان دولت ائمۂ ہدیٰ را دراں زینت دہند، ہمگی ہمت شاہانہ مصروف بریں گردید کہ عمارتِ رفیع و قصرہائے بدیع با تمام رسد، بساعتِ سعید معمارانِ نادرہ کار متصل بہ عمارتِ "دادمحل" طرح منزلِ عالی افگندہ در اندک زمانے سقف عالیشان ایوانِ کیوان گزرانیدہ بذروۂ لامکاں رسانیدند، از زیر تا بالا ہفت طبقہ چوں ہفت کشور و ہفت آسمان بنا یافت و مانند ہفت اختر مرتفع و تاباں مشتمل بر قصرہائے مقرنس و غرفہ ہائے عالی حسن زینت پذیرفت

مجموع ایں طبقات "بہ خداداد محل" موسوم گردید - **ابیات**

پراز نقش و نگار از فرش تا سقف — مهندس را بود فکر نظر وقف

مقوس طاقها چوں ابروے حور — ز عالی غرفهایش چشم بد دور

از آں جا کہ نہال اقبال خسرو زماں بہ آفتاب مہر و محبت خاندان نبوت پرورده و گلشن اعتقادش از سلسبیل خلاص دودمان ولایت آب خورده بود ہر یک ازیں طبقات را بایں وجہ موسوم ساختند - طبقۂ ہفتم کہ پہلو از عرش میزد بخطاب "الٰہی محل" مشرف گردید، طبقۂ ششم بہ لقب "محمدی محل" تسمیہ یافت، طبقۂ پنجم بہ "حیدر محل" نام آور شد، طبقات چہارم و سوم بنام نامی دو اختر گرامی یعنی "حسن محل" و "حسین محل" مشتہر گشت و طبقۂ دوم "جعفری محل" و طبقۂ اول "موسوی محل" نامزد شد - چوں ایں قصر عالی صورت اتمام یافت شاہ کامگار بادل شاد جشن شاہانہ آراستہ ارکان دولت و خاص و عام سلطنت را از احسان و خلاع و انعام سرفراز گردانید - دراں مجلس میرک معین سبزواری حاجب نظام شاہ کہ در سخنوری دست رسا داشت تاریخ تازہ بعرض رسانیدہ صلۂ گراں مایہ یافت - **رباعی تاریخ**

ایں قصر کہ ہست رشک فرماے بہشت — ایام بہ آب زندگانیش سرشت

تاریخ مرتب شد نقش کلک قضا — بر لوح بقا بناے جاں بخش نوشت

بناے باغ محمد شاہی

چوں خسرو جہاں را خاطر ہمایوں مدام متوجہ ساختن عمارات و باغات مائل بود معماران بے نظیر را باحداث عمارت و باغ محمد شاہی کہ در بلدۂ طیبہ واقع است مامور گردانید در اندک فرصتے عمارتے کہ با جام جہاں نماے خورشید و منظر آسمان ساے ناہید متساوی است باتمام رسید ۵

زروزنہاش نورِ بخت تابان　　زدرہا قاصدِ رحمت شتابان

باغ و بُستاں در اطراف آں قصر ہویدا است رشک افزاے خلد بریں و میوہ ہایش چوں عناقد پرویں ۔

مثنوی

خاکش از نیکوئی عبیر سرشت　　میوہ ہایش چو میوہ ہاے بہشت
تاک انگور کج نہادہ کلاہ　　دیدہ در چشم خود سفید و سیاہ
شاخِ نارنج و برگ تازہ ترنج　　نخلبندے کشادہ بر سرِ گنج

شاہِ جہاں اکثر اوقات دریں باغ فردوس صفات با پیچہرگانِ دلربا و دلبرانِ ماہ لقا نہال طرب در چمنِ لہو و لعب نشانده جُرعۂ شادکامی بر عالمِ فانی می افشاند ۔

بناے باغ کوہِ جنوب

چوں عمارت کیواں رفعت "بنات گھاٹ" بجانب شمال دولت خانۂ ہمایوں سمات بر کوہ واقع شدہ و در جانبِ جنوب کوہے مانند کوہِ طور پرفیض و سرو بود خسروِ زماں فرمود کہ برآں کوہِ والاشکوہ عمارتے شاہانہ ترتیب دادہ اطراف و جوانب آں انہار و آبشار و حوضہاے فوارہ دار و اشجار بے شمار تیار سازند ، ہنرمندانِ ماہر بموجب اشارہ بہمیں اہتمام شہریارِ جہاں باتمام رسانیدند ، نشیمن کوہ بریں و گلگشت آں سرزمیں بفرِ قدوم و جلوس خسروِ نوآئیں بغایت مطبوع و شیریں می نمود ، اکثر مجالس عشرت مدام دراں مکاں می بود بتوفیق خالقِ یگانہ چوں عرصۂ ایں مملکت بانوارِ معدلتِ خسروِ زمانہ ضیاے بے بہا پذیرفت خاطرِ ہمایوں بہ احداثِ بناہاے عالی بیش از بیش مالوف گردید ۔

بناے حنا محل

حکم شد تا در باغ ملک امین الملک کہ محاذی قصر سلطنت است "حنا محل" ترتیب دہند

معماران در مدتِ یک ماه قصرِ مکمل "حنا محل" را در حسنِ تقطیع بغایت وسیع اساس نهاده غیرت افزاے فردوس برین و رشک پیراے نگارخانهٔ چین ساختند قطعه

زان فیع آمد چو قصرِ چرخ این عالی مقام	کز علوِ قدر بانے بازمی گوید بنا
از هواے او صبا بوے گرفت مشکِ تر	خاک را پیرانه سر بوے جوانی از حنا
اهلِ دولت را فضاے دلکشاے او بود	در لطافت همچو جنت دلفروز و جانفزا

بزم آراستن وزیر الممالک میر جمله و توجه سلطان بمنزل او

چوں اسبابِ شوکت و حشمت سیادت پناه وزیر الممالک میرزا محمد امین میر جمله در مدت هشت سال از جمیع سلاطین عظیم الشان درگذشت آں آصف دوراں خواست که استدعاے قدومِ خاقانِ زمانِ سلیمان نشان نموده از غایتِ خلوص جواهرِ عقیدت را بطبقِ عرض نموده نهد و آنچه دست گنجش بداں رسد بوقت خود از نظرِ عالی در آورد، بنابریں بتمهید سرانجام اسبابِ عشرت و جشنِ سرور پرداخته تمامی منزلِ دلنشیں را بدیباے هفت رنگ تزئین داده بجنابِ سلطانی استدعا نمود که

هماے اوجِ سعادت بدام ما افتد	اگر ترا گذرے بر مقامِ ما افتد

شهریارِ کامگار مقرون باجابت گردانیده از یمنِ مقدم مکرم منزلِ میرزا محمد امین را رشکِ فردوس بریں فرمودند، میزبانِ عقیدت نشاں مقدمِ چنیں مهمانِ عالی مکاں را سعادتِ دو جهاں دانسته گستردنِ پا انداز توجه نمود، تمام فضاے خود را بزربفت و اطلس و مخمل و شجر گسترده و پوشیده رشک فرماے گلشنِ ارم ساخت، سلطان پا برآں پا اندازها نهاده زینت بخشِ مسندِ خاصه گردید امرا و اعیان هر یک درجه بدرجه قرار گرفتند، ترکاں و حبشیاں

دست بستہ دو رویہ صف کشیدند، عجب مجلس خرمی بفر طلعت خسروانی زینت وافر یافتہ
ندمائے محفل ہمایوں و شعرائے فصیح البیان چوں دُرِ مکنون مجتمع گردیدہ از ابرِ طبع دُرربار جواہر
زواہر آبدار از نظم و نثر در بزم انس نثار نمودند و نغمہ خنیاگرانِ خوش الحان رُخِ نشاط افروخت
وزیر الممالک بعد آراستگی بزم نثار مقدم خاقان را بطبق اخلاص نہادہ پیشکشہائے گرانمایہ
بہ ترتیب ہرچہ تمامتر از نظر انور گزرانید، از جملہ پیشکش سی سر اسپ عربی با زین و لجام کہ ہر یک از
آنہا سبقت از برق می برد و بست زنجیر فیل کوہ تمثیل کہ از ہلال خرطوم گوے مہر از میدان
سپہر می ربود و یک کمر زرین با چاردہ قرص رخشاں چوں آفتابِ تاباں بجواہر الوان تزئین
یافتہ و یک آئینۂ مدوّر از بلور صاف دو رویہ مانند ماہِ چہاردہ بر دورش جواہر اقسام چوں کواکب
نصب گردیدہ بود و زینے از طلا در نہایت خوبی مکلل بجواہر نفیس و چاردہ جلد مصحف و کتاب
غلاف مرصع خوشخط و دو بیست لنگ غوری خوشقماش و دو بیست عدد شال کشمیری و از جنس
زربفت و مخمل و بہاک و مطلق و مشجر و اطلس و قطنی ہر یک چہاردہ طاقہ و سی جوڑہ قالین و
سی عدد تکیہ کرمانی خوش رنگ و طبقہائے زرین پُر جواہر الماس و یاقوت و زمرد و عین الہر
و شمامہائے عنبر مکلل بجواہر آبدار و دیگر تحف و ہدایائے بری و بحری با حسن وجوہ از نظر گزرانید
بعد از انعقاد مجلس و کشیدنِ پیشکش خوان سالاراں از الوان اشربہ و اطعمہ انواع فواکہ چنداں
بر سر خوان حاضر ساختند کہ پاے اندیشہ از تصورِ آں بسنگ حیرت در آمد۔ چوں از اکل و
شرب فراغت دست داد آصف دوراں قصہ خواناں و ندیماں و رامشگراں را بہ تشریفات
فاخرہ نواختہ پنجاہ ہزار ہون انعام نمود، حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی چادر زر دوزی خاص
از کتف مبارک برداشتہ با خلاع فاخرۂ زرنگار و پنج زنجیر فیل و پنج سر اسپ عربی مرصع لجام
مرحمت فرمودہ بر اسپ ماہ سیر ہلال نعل کہ از جملہ پیشکش آصف عصر بود بدولت خانہ مراجعت

فرمودند و مدت العمر بداد و دہش و عیش و عشرت کوشیدند بحکم آنکه بقاے ہیچ آفریده درین دار ناپائدار نیست، بناءً علیه خسرو دوران که مدت سی و سه سال بر سریر جاه و جلال متمکن بوده داد خلائق و کامرانی می داد از سموم حرارت تن بر بستر ناتوانی نهاد ما سحر شنبه ہفتدہم ذیقعده سنه ۱۰۲۰ یک ہزار و بست ہجریه نسر روح پر فتوحش بسوے جنات نعیم پرواز نمود رباعی

ماهِ تمام ملک بزیر نقاب شد آبِ حیاتِ خلق دریغا سراب شد
سرو زبوستانِ معانی فرو شکست برجے ز آسمانِ مکارم خراب شد

مدت عمر شریفش چهل و نه سال و ایامِ خلافت سی و سه سال و ہشت ماه -

ذکر اخراجات عمارت وغیره

در عهد سلطنتش اخراجاتِ عمارت و خیرات و تصدقات و تصرفات سپاه و دوا که جاری بود محاسب ہم حسابِ آن را نتوان نمود، سیادت پناه میر ابوطالب ناظر الممالک بقلم در آورده که ہفتاد لاک ہون که شصت ہزار تومان باشد در ارتفاع و احداث عمارات الٰهی محل و باغ محمدی و بنات گهاٹ و عمارت کوه طور و ندی محل و لنگر خانه دوازده امام و عاشور خانه حسینی و مسجد جامع و مدرسه یعنی چار مینار و خانقاه و دار الشفا و حمامات متعدد و دیگر مساجد و مدارس و قصر و باغ وغیره به صرف آمده و نیز ہر ساله در لنگر ائمه اثنا عشر شصت ہزار ہون بوظائف مجاوران و خدام و اخراجات مطبخ لنگر، و دوازده ہزار ہون بعد از ماه محرم خرچ مقررے بود و این وجه را در عاشوری می نامیدند، و مبلغ دو لاک ہون که در عهد سلاطین ماضی بعلت تمغا و زکوٰة می گرفتند و چند سال در اوائل سلطنتِ ایشان ہم بخزانه عامره واصل می شد بعد از دریافت قبح معاف فرمودند، و ہر ساله لاک ہون تصدقات بفقرا می رسید و سال به سال مبلغ کلی از نقد و اقمشه بمکه معظمه و مدینه مشرفه و نجف اشرف و کربلاے معلی

و مشهد مقدس و اماکن شریفه جهت صلحا و زهاد و مجاوران ارسال یافته سکان آن جا محظوظ و موظف بدعای بودند بیت -

نه تعریفِ شے اندر حرف گنجد　　نه بحر لامکاں در ظرف گنجد

از بسکه طبع گهر سنج آں شهریارِ مغفور بلیغ و رسا بود گاه گاه به تصنیف قصائد و غزلیات در ریزی می فرمود بحسب چاشنی از آں خوانِ الوان شکر پاره به طبقِ صفحه ایں نسخه نمایاں نمود تا ذائقهٔ شیریں سخناں حلاوت تازه دریابد -

غزل

حرفے ز لبِ یار شنیده نشنیدیم　　صد شکر که ایں باده چشیدیم چشیدیم
مردم همه ایں درد سرِ بیهوده دارند　　گر درد سر از باده کشیدیم کشیدیم
ایں بس که تماشائے گلستانِ تو کردیم　　گر میوهٔ وصلِ تو نچیدیم نچیدیم
اے قطب شه از دردِ دلِ خویش چه گوییم　　مشتاق ترا از خویش ندیدیم ندیدیم

غزل

بدورِ خطِ زچشمت کم نشد شوخی و صیادی　　که ایں دام دگر شد بهرِ دل نے خطِ آزادی
اگرچه نیست زیبے به عدل و دادشاهاں را　　ازآں زیبنده تر مانده به عاشق از تو بیدادی
خرابیها که دل از ترکتازِ غمزه ات دارد　　فدائے آں خرابی باد معموری و آبادی
دلے کز دوست نالاں شد پریشاں گشت حیراں شد　　مسلماناں مبادا هیچکس از دوست فریادی
بملکِ عشق از دستِ سکندر کس نمی گوید　　دریں ملکِ مبارک رفتے اده دست بیدادی
غم یارے که در دل قطب شه دارد غمے نبود　　گر از خاکِ درش سر بر ندارد کم نفس شادی

امید که غفارِ مطلق روحِ مطهرِ آں خاقانِ دادگستر دیں پرور در اعلیٰ علیین با ارواحِ اولیاء قرین گرداناد -

بنائے تالاب میر جملہ

از حکم این شهریارِ مغفور بجانب مشرق تالاب عظیم ملحق بشهر تعمیر یافته مانندِ حوضِ لالِ روشن دلان جلوه گر گردید و مبالغ خطیر از سرکار خاصه درین کار صرف شده، چون اهتمام میرزا محمد امین میر جمله وزیر الممالک بود به "تالاب میر جمله" نامزد شد۔

جلوس ابوالمنصور سلطان محمد قطب شاه

ابوالمنصور سلطان محمد خلف الصدق محمد امین برادر سلطان قلی قطب شاه مغفور است که بتاریخ بست و سیوم ربیع الثانی سنه یک هزار و یک هجری پرتوِ ولادت بجهان افگند، سلطان این برادرزادهٔ خود را بانواع تعلیم و تربیتِ شاهانه در ظلِّ عواطفِ خویش پرورش نموده با دخترِ خجسته اخترِ خود عقدِ مواصلت او بسته بود و بعد رحلت در سنه یکهزار و بست هجریه مطابق سنه جلوس ابوالظفر نورالدین محمد سلیم جهانگیر بادشاه هندوستان سریر سلطنت و تخت خلافت را بمیامنِ جلوس نصرت مانوس رونقِ تازه بخشید و خلائق از عدل و دادِ این ظل الله در عهد امن و امان آرمید. بعضے از شعرا تاریخ جلوس چنین رقم نموده اند - **غزل تاریخ**

با محبت باز بستم عهد و پیمانِ نوی	کهنه جانے می فشانم پیشِ جانانِ نوی
خسته جانے کهنه لیکن جانفشانے تازه ام	عهدِ سلطانِ نو است و عیدِ قربانِ نوی
گرچه از حکمِ قضا جانِ جهان بر باد رفت	یافت عالم از مسیح تازه جانِ نوی
یادگارِ جد و عم سلطان محمد قطب شاه	ایکه هندستان ز فیضش گشته ایرانِ نوی
آسمان را مسندِ خورشید تابان کهنه بود	کهنه مسند پاره شد از زیبِ ایوانِ نوی
گر صفاهان نو شد از شاه جهان عباس شاه	حیدرآباد از تو شد شاها صفاهانِ نوی

خواستم تاریخ فرخنده جلوست، عقل گفت   جمله عالم نوبهارے شد ز سلطانِ نوی

بادیارب جاودان این شاهی اقبال و بخت   هر دمت فتح نوی هر لحظه فرمانِ نوی

رباعی تاریخ

خلعتِ شاهی چو در برکرد شاهِ دین پناه   دهر بر گردون زند از خرمی طرف کلاه

بهر تاریخ جلوس او مسیح عقل گفت   بادشاهِ بے بدل سلطان محمد قطب شاه

۱۰۲۰ھ

زمانے متمدبہ سریر سلطنت تکیہ زدہ فرمانفرمائے انتظام مہام و داد دہ ہر خاص و عام می بود۔ روزے در ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۲۴ یکہزار و بست و چار ہجری بآراستن باغ محمد شاہی کہ در مستقر سریر سلطنت بحکم سلطان قلی قطب شاہ مغفور بنا یافتہ بود مائل گردید معماران ہنر شعار و نجاران نادرہ کار بہ تیاری عمارات دلکش و خیابان ہائے نو آئین مامور گشتند، در اندک فرصتے بنّایان چابکدست و معماران کارگزار در وسط باغ کہ مرکز ضمیر انور بود باتمام رسانیدند

نشاط بخش مقامے کہ عاشقان روے   تمام عمر تواانند زیست بے لدار

در عقب این کاخ دلفروز خیابانے طرح افگندہ بہر دو جانب آن دو جدول آب جاری کردند و در دو سر خیابان قصرہائے رفیع ابداع نمودہ خال رخسار عمارات گردانیدند خاقان دریانوال بعد تیاری آن مقام مبارک فال پاے اقبال در رکاب سمند برق استعجال نہادہ بہر جلوس فرخندہ مانوس زیب و زینت بخش شدند و جشن خرمی آراستہ داد شادمانی دادند

مثنوی

تعالی اللہ ز بزم بادشاہی   چہ مجلس خلوتِ خاص الٰہی

بہشتِ خرم است آن مجلسِ خاص   در و خورشید ہمچون ذرہ رقاص

آں خدیوِ زماں نیز بفطرات عالی و سخاوت قلبی و شجاعت ذاتی و جمیع مراتب تاجداری و گیتی ستانی ممتاز العصر بود و زمانے دراز رتبہ افزائے پایۂ سریرِ خلافت مصیر بود و عشرتہا می نمود و در رزم و بزم جوہر ذاتی آشکار می ساخت چوں در سنہ یکہزار و بست و پنج ہجری از پیشگاہ خلافت مآب جہانگیر بادشاہ غازی شاہزادہ محمد خرم برائے انتظام ملکِ دکن گسیل شدند و دریں جا رسیدہ از سلاطینِ دکن پیشکشات گرفتند۔ چنانچہ دراں وقت از سلطان محمد قطب شاہ ہم بتقریب اینکہ معاونت نظام شاہ احمد نگری کردہ بود چہار دہ لک روپیہ پیشکش از جواہر نفیسہ و افیال و نقد گرفتہ و خانخاناں را در دکن گزاشتہ بفرخی و فیروزی معاودت بہندوستان نمودند و بحضور جہانگیر بادشاہ رفتہ بخطاب شاہجہاں نامور شدند۔ سلاطینِ دکن سہ چہار سال بوضع خود بودند بعد ازاں عنبر سپہ سالار نظام شاہ پنجاہ ہزار سوار فراہم آوردہ و از عادل شاہ بیجاپوری و قطب شاہ ہم مخفی کمک گرفتہ اکثر تھانجات بادشاہی را کہ بتصرف اولیائے سلطنت جہانگیر بادشاہ ہندوستان در آمدہ بود برداشتہ خانخاناں را در شہر برہان پور محاصرہ نمود و جمعے را تا سوادِ ماندو گڑھ برائے تاخت و تاراج ملک فرستاد۔ چوں ایں خبر از عرضداشتِ خانخاناں بعرض رسید مرتبۂ دوم شاہزادۂ ولی عہد شاہجہاں را در سنہ یکہزار و سی ہجری برائے تنبیہ آنجماعت رخصت فرمودند۔ چنانچہ شاہجہاں سی ہزار سوارِ جرار تعین اُمرائے بادشاہی کردہ پیشتر روانہ ساختند بر دریائے "تپتی" نبردے عظیم رُخ داد۔ دکھنیاں تاب نیاوردہ فرار نمودند و پناہ دولت آباد گرفتند، دراں وقت قطب شاہ چہار لک روپیہ پیشکش فرستادہ از حوادثِ آشوبِ فوج بادشاہی مصؤن ماند۔ او بادشاہے بود عادل و عاقل چنانچہ باید از عہدۂ سلطنت بر آمد و ہمہ کار خود می پرداخت۔ طبع موزوں داشت۔ در شعر گاہے ظل اللہ و بعضے جا سلطان تخلص می کرد

ایں دو غزل انموذج رسائی طبع و موزونی فکر اوست :-

غزل

یارب چه برتری تو ز قدرِ بیانِ ما — پنهان شده ز شرم زبان در دهانِ ما
در حضرتت یقین و گمان را چو راه نیست — حیران و صفِ تُست یقین و گمانِ ما
بر عجزِ ما ببخش ایا قادرِ رحیم — معلوم تست غایتِ تاب و توانِ ما
بخشاے بر عیان و نهانم که آگهی — اے نیست آشکار و نهان و عیانِ ما
ظل اللّٰہ از شرورِ بداں در پناهِ تست — اے درگهِ جلالِ تو دار الامانِ ما

غزل دیگر

در محبت خسرواں را جز محبت کار نیست — ملک عشق است ایں و اینجا حاکمے جز یار نیست
در گلستانِ محبت گر درآئی چوں خلیلؑ — روشنت گردد که از آتش ترا آزار نیست
تا تو در دل آمدی غیرے ندارد ره درو — در حریمِ خاص شه نامحرماں را بار نیست
مدعی گر دعوے دارد مسلّم داشتم — روشنش بادا که ظل اللّٰہ دعویدار نیست

وله

سلطاں اگرچه سوخت ز شوقِ نگاهِ تو — سویش نظر مکن که مبادا نظر رسد

وله

گفتگوے زلفِ او داریم سلطاں در میاں — زیں نسیم چیں جہاں را مشکبو خواهیم ساخت

چوں از میکدهٔ تقدیر جامِ عمرش لبریز آمد در سنه یکهزار و سی و پنج هجری به بهشت بریں خرامید مدتِ عمرِ شریفش سی و پنج سال و مدتِ سلطنت چهارده سال بود۔

جلوس سلطان عبد اللّٰہ قطب شاه کیواں بارگاه

بعد از وفاتِ سلطان قطب شاه خلفِ او سلطان عبد اللّٰہ قطب شاه که در سنه یکهزار

وبست وسه هجری متولد شده بود در سنه یکهزار وسی وپنج هجری اواخر عهد جهانگیر بادشاه هند
بجاے پدر بر تخت دارالسلطنت حیدرآباد نشسته داد کامرانی داد۔ اوصاف بے اکنافش
مستغنی از شرح وبیان است بدرگاه شهاب الدین محمد خُرّم صاحبقرانِ ثانی شاهجهان بادشاه
چاردانگ هندوستان درغایت بندگی وفرمان برداری بوده پیشکشات لائقه می فرستاد
وباج وخراج هرساله بذمهٔ خود گرفته سکه وخطبه بنام نامی آنحضرت در قلمرو خویش جاری داشت

بناے نبی باغ

بجانب شمال باغے در غایت لطافت ونزاهت در عهد او ترتیب یافته از اشجار گلزار
ومیوه دار طعن بفردوس زده ودر وسطِ باغ ارم رشک عمارت عالی شکوه احداث یافته جلاے
دیگر بخشیده وبزیب وزینت مشهور آفاق گردید، بادشاه جمجاه این روضهٔ خلد اساس را
به "نبی باغ" موسوم ساخته گاه گاه بتفرج آن خرمی افزاے خاطر مبارک می شد۔

بناے باغ لنگم پلی

ونیز بجانب شمال یک کروہے بلده موضع لنگم پلی واقع است متصل آں خطه زمین
بهشت تزئین پسندِ خاطرِ خطیر آں شاه سپهر نظیر آمده حسب الحکم والا معمارانِ هنرور وبنایانِ
ماهر دستِ سعی کشاده باغ عظیم از اشجار فواکه وسایه دار وگلزار ترتیب داده خیابان وچمن بندی
بطرز نادر بروے کار آوردند وعمارت عالی سه منزله که قصرِ شیرین کهینِ زینهٔ آں نمی رسد
بغایت ارتفاع وپرکاری بنا یافته سایهٔ جاوید انداخت۔ ابیات

سپهرے بصنعت برافراشتند ۔۔۔ جهاں درجهاں سائباں ساختند
بلندی وپستی صحرا ودشت ۔۔۔ به نزهت چو روضات جنات گشت

پیش محلِ والا شکوه حوضے تعمیر یافته طولاً دوصد درعه وعرضاً دوصد درعه از سنگ وآهک بغایت

استحکام و از آب زلال مالا مال در وسط حوض که نمونۂ محیط می تواں گفت نشیمن دو منزلہ جانفزا در نہایت لطافت ترتیب یافتہ برائے آمد و رفت آں مکان جسری مختصر خوشتر بنا شد

رباعی

این قصر گرفت برلبِ بحر قرار ۔۔۔ ابریست سفید برلبِ دریابار
نے نے غلطم اگر زمن می پرسی ۔۔۔ دُر نیست کہ انداختہ دریا بکنار

بادشاہ کیواں بارگاہ بسیر و تماشائے ایں مکان بہشت نشاں اکثر اوقات مائل بودہ فرحت اندوز خاطر می شد و در حوض سوار "نواڑہ" شدہ گشت می فرمود و آں طرفِ حوض کہ زمین بلند است چند جا آبشار وسیع نصب شدہ از اجرائے آب کیفیتے عجب در نظر تماشائیاں میدہد و عقب آں چہار ایوان رفیع الشان کہ چار چمن خلد می تواں گفت احداث یافتہ رونق بخش روضۂ ارم رشک گردید۔ بمرورِ ایام ایں مکان فردوس نشاں بحل لنگم پلی اشتہار یافت ، باوصفِ امتدادِ ایام تا حال کہ سنہ یکہزار و یکصد و ہشتاد و پنج ہجریست نزہت و لطافت و صفا و ضیا کہ دراں مکان است و ہیچ باغ مدِ نظر نیست ۔ ؎

الٰہی ایں ریاضِ نزہت آثار ۔۔۔ ز آسیبِ حوادث دور تر دار

بنائے باغ سلطان شاہی

سید مظفر میر جملہ کنارہ تالابِ میر جملہ محمد امین اصفہانی باغ مطبوع تیار کردہ سیرگاہ نمودہ بود وقتے از اختلاف آب و ہوا بیماری برو عائد شد، سلطان عبداللہ قطب شاہ از راہِ نوازش بر سبیل عیادت بمنزلِ او نزول اجلال فرمود، میر جملہ از قدوم ظل اللہ افتخار کونین اندوختہ باغ مذکور از جملہ پیشکشات نمود، سلطان بحسبِ خاطرِ او بدرجۂ اجابت مقرون داشتہ بتعمیر آں حکم نمود، صنعت طرازانِ ایں فن زیادہ از پیشتر بتکلف و آراستگی پرداختہ خیابانِ وسیع در نہایت

طول ترتیب دادہ و در ہر دو سرآں خیاباں دو قصر عالی خجستہ نشان بکمال زینت و شان ترتیب و مرتب نمودہ و از حیاض و فوارہا و آبشارہا و درختان الوان رونق دادند۔ فرد

عجائب منزلے شیریں و دلکش مثال قصر شیریں تازہ و خوش

در عالم آب کہ عبارت از نشۂ شراب باشد تماشائے تالاب و سیر عمارت آب و تاب و گلگشت درختان سیراب خاطر دریا مقاطر سلطانی را محظوظ ساخت، لہذا بہ "سلطان شاہی" موسوم شد۔ ہمچنیں باغات و روضات دیگر ہم کہ شرح آں محض تطویل است احداث و تعمیر یافتہ سیرگاہ خلائق بود

آمدن عالمگیر بادشاہ دفعۂ اول در حیدرآباد

چوں میر محمد سعید میر جملہ کہ وزیر الملک و حل و عقد مہام سلطان عبداللہ قطب شاہ بود در ملک کرناٹک تعین شد، بہ ترددات شائستہ و تدبیرات بائستہ سرزمینے کہ یکصد و پنجاہ کروہ طول و سی کروہ عرض دارد با چند قلعہ و معادن الماس از زمینداران آں ملک انتزاع نمودہ صاحب ثروت گردیدہ و پنجہزار سوار کار آمدنی و پیادہ بسیار نگاہداشت بعضے ارباب غرض مزاج سلطان را از و منحرف ساختند، میر جملہ کہ توقع رعایت و مہربانی داشت از سلوک برخلاف چشمداشت رنجیدہ در ہنگامے کہ شاہزادہ اورنگ زیب ولیعہد شاہجہان بادشاہ ہند بدکن تشریف ارزانی داشتہ بود عرضداشت متضمن ارادۂ انسلاک در بندگی درگاہ ارسال داشتہ شاہزادۂ آفاق گیر عالی تبار حسب الالتماس او غائبانہ منصب پنجہزاری ذات سہ ہزار سوار و محمد امین پسرش را بمنصب دو ہزاری ذات ہزار سوار سرفراز کردہ فرمان طلب اصدار فرمودہ و بنام سلطان عبداللہ ہم فرمان مشتمل بر عدم مزاحمت در آمدنش شرف صدور یافتہ بود۔

لاکن بہ سلطان عبداللہ نرسیدہ غافلانہ محمد امین پسر میر جملہ را کہ در گلکنڈہ بود محبوس ساخت و اثاث البیت مع چند فیل و اسپان متصرف شد، این معنی بر مذاق حمیت ملوکانہ اورنگ زیب ناگوار آمدہ سوم ربیع الثانی سنہ یکہزار و شصت و شش ہجری مطابق سنہ بست و نہ جلوس شاہجہان بادشاہ بعزم تنبیہ سلطان عبداللہ متوجہ شد، سلطان عبداللہ آں وقت از خواب غفلت بیدار گشتہ محمد امین و مادرش را روانہ حضور نمود و اموال متصرفہ را واپس نداد۔ شاہزادہ کیواں بارگاہ عازم حیدرآباد شد، سلطان عبداللہ مع مخدرات محل و اموال بقلعہ گلکنڈہ رفتہ اسباب زیادتی از قالین و چینی آلات وغیرہ کہ نتوانست برداشت در حیدرآباد گذاشت و پنج ہشش ہزار سوار و دوازدہ ہزار پیادہ تفنگچی بقصد نبرد و حفاظت بلدہ گذاشت، و صبح آں محمد ناصر نامی را باصندوقچہ جواہر و مرصع آلات روانہ حضور شاہزادہ نمود، دریں اثنا در سواد حیدرآباد با مردم او جنگ درپیوست، از سطوت فوج قاہرۂ شاہزادۂ آنہا تاب مقاومت در شہر نیاوردہ بہ پناہ قلعہ گریختند۔ بعد ازاں حکیم نظام الدین نیز از جانب سلطان عبداللہ آمدہ دو صندوقچہ جواہر آلات و دو فیل با ساز نقرہ و چہار اسپ با ساز طلا بنظر در آورد، پس ازاں یازدہ فیل و شصت اسپ و دیگر اشیاے محمد امین فرستاد، بستم ربیع الثانی شاہزادہ سوار شدہ مورچال دور قلعۂ گلکنڈہ کہ سہ کروہ دور است نصب کرد، درآں روز جنگ عظیم درپیوست و در مدت محاصرہ ہم مکرر جنگ اتفاق شد، چوں محاصرہ تنگ گردید سلطان عبداللہ صورت استیصال خود در آئینہ خیال مشاہدہ کردہ حیات ما والدۂ خود را پیش شاہزادہ فرستادہ اماں پژوہ گردید، آں ضعیفہ موے سر خود را بپاے شاہزادہ انداختہ استعفاے جرائم پسر نمود و یک کرور روپیہ نقد پیشکش و دادن دختر سلطان عبداللہ بہ شاہزادہ محمد سلطان کہ ہمراہ یساق در مورچال آمدہ بود قبول کرد و تعہد نامہ سلطان عبداللہ نویسانیدہ گذرانیدہ باین مضمون :۔

نقل تعهد سلطان عبدالله بجانب عالمگیر بادشاه

فدوی درگاه سلاطین پناه مرید بلا اشتباه بطوع رغبت خود چنین تقبل و تعهد نمود که بازائے عفو جرائم و تقصیرات و عتاب مملکت قدیم که دریں ولا نواب اعلیحضرت سکندر شوکت فریدون حشمت جمشید ابهت دام الله اقباله مجدداً بایں مرید موروثی عطا فرموده اند، شروط مذکورۂ ذیل را بتقدیم رسانیده بهیچ وجه در اداے وظائف انقیاد و اطاعت و لوازم دولتخواهی و فدویت تهاون نورزد و دقیقهٔ از دقائق اتفاق و یکرنگی مهمل و نامرعی نگذارد۔

اول اینکه برائے کسب مباهات و افتخار و تحصیل شرف و اعتبار خود صبیۂ صلبیۂ خویش را بحبالۂ ازدواج تازه نهال بوستان سلطنت و اقبال گزین ثمرۂ ریاض عظمت و اجلال جوان بخت دولتِ بے زوال جوانی بخش سعادتِ لایزالی مرشدزادۂ حقیقی والاگهر محمد سلطان خلف الصدق اعز اعظم صاحب عالمیان و عالم متع الله المهیمن بطول حیاتها الی انصرام الزمان درآورده که بعد ازیں مرید موروثی ایالت آں ملک بآں بیدار بخت متعلق باشد۔ و دیگر آنکه سوائے پیشکش مقرری مبادلۂ دو لک و پنجاه هزار هون قلعه راگیر را با ولایات متعلقۂ سابق آں حواله وکلائے سرکار فیض آثار نماید، اگر حاصل آں ولایت کم از مبلغ مذکور شود از پیش خود وجه تتمه را نقد جواب گوید و مبلغ بست لک هون را بطریق نذر و نیاز از نقد و جواهر نفیسه و افیال که بهتر از آں پیش مرید موروثی نباشد و بست لکے و سپه مطالبۂ سرکار خاصه شریفه ازیں مبلغ محسوب باشد و اگر چیزے از جواهر و فیلاں پنهاں دارد خائن باشد و در بارۂ عنایت و امداد هرگاه بجائے تعین فرمایند بعد از صدور حکم طلب پنجهزار سوار از ممالک متعلقه این عقیدتمند داخل عساکر منصوره باشد، التماس و استدعا از مکارم علیه و مراحم متعالیه آن است که در باب اعانت و حمایت این مرید موروثی دقیقهٔ فرو نگذارند که از مردم اطراف و جوانب آسیبے و مضرتے

باین ملک نرسد واگر ضرور شود افواج قاہرہ بکمک و امداد این فدوی عقیدت کیش ورفع شر و فساد معاندانِ بداندیش تعین فرمایند، و عہدنامۂ والا بمہر و دستخط خاص و نشانِ خجستہ عنوان مجلّٰی بانپنجۂ مبارک مرحمت فرمایند کہ بطناً بعد بطنٍ حرز بازوے طمانیت باشد۔

شاہزادۂ اورنگ زیب چوں الحاح و انکسار زیادہ از حد دید از جرائم او درگذشتہ نشان فرخندہ عنوان مشعر باستمالت و تشفی و عفو جرائم او بانپنجۂ دستِ مبارک صادر نمودہ و بعد سرانجام ایں دو مطلب کہ یکے مزاوجت دخترش با شاہزادہ محمد سلطان و دوم پیشکش یک کرور روپیہ باشد جان بخشی او کردہ بفتح و فیروزی مراجعت فرمودہ متوجہ بیجاپور شد۔ قلعہ کلیانی و قلعہ بیدر کہ سرراہ عبور لشکر بود بمحاصرہ و محاربہ ہر دو قلعہ مفتوح شد۔ درہمیں ایام خبر بیماری شاہجہاں بادشاہ بہزاراں ناخوشی بمسامع عالی رسید و بتحریک داراشکوہ کہ در حضور ولی عہد شدہ بود شاہزادۂ اورنگ زیب مع لشکر بادشاہی طلب حضور گردید، چنانچہ متوجہ آں صوب شدہ شاہزادۂ محمد معظم خلف خود را بصوبداری ملک دکن مامور فرمود و شاہزادہ دوم محمد اکبر را با اکثر پردگیانِ سرادق عصمت در قلعۂ دولت آباد گذاشتہ بہ برہان پور نہضت فرمود و بتاریخ بست و پنجم جمادی الثانی سنہ یکہزار و شصت و ہشت ہجری از برہان پور بصوب مستقر الخلافہ متوجہ شد۔ القصہ سلطان عبداللہ عمر دوبارہ یافتہ در فرمان پذیری و اطاعت بدستی بسر بردہ تخلف نورزیدہ و مدام بارسال پیشکشات و عرائض بحضور شیوہ انقیاد مرعی میداشت چنانچہ نقل عرضی کہ یک دفعہ ارسال داشتہ بود بجنسہٖ بقلم آمدہ تا بدریافت آمد۔

نقل فرد مطلب سلطان عبداللہ بعنوان عرضی

الحمدللہ بمقالید توفیقات لم یزلی ابواب ثبوت ارادت ازلی کہ سعادت کونین بفتراک آں اعتصام دارد بر رُوے بخت ارجمند مریدان درست اعتقاد باز شدہ و شاہباز عنایت

و مرحمت مرشد جهانیان در اوج مرید نوازی پرواز دارد همیشه مهمات مشکله و مقاصد کلیه ارادتمندان
در بارگاه خلافت آمد مدت با آمال عقده کشائے قبلهٔ دین و دنیا کشوده شده بوسیلهٔ انیقهٔ توجهات
علیا و تلطفات والا هموارهٔ ناطقهٔ عقیدت نشان بشکر اشفاق و مراحم بید ریغ جامے خوردهٔ
دین و دولت مظهر انوار لطف و مرحمت شیرین کام و رطب اللسان است بنا برین مقدمات
که نتائج حصول امانی و آمال را متضمن است تکیه بر وثوق ارادت خود و نظر بر وفور عاطفت و
مرید پروری مرشد و رهنمائے عالمیان نموده سه مطلب بعرض مقدس آن یکتا گوهر دریائے خلافت
می رساند امیدوار است که بیامن حصول این مدعات مرید اخلاص سرشت را بین الامثال
سرفرازی رونماید و صیت مروت و مرید پروری و آوازهٔ نصفت و معدلت گستری آن
آفتاب جهانتاب بصورت دادن مطالب ثلاثه بچهار رکن عالم اشتهار گیرد۔

اولاً ولایت کرناتک که بصرف کردن کرور و لکوک بتصرف درآمده بود و در حقیقت
اینهمه خرابی و خسارت و التهاب نوایر شورش و انقلاب که هر شرارهٔ آن عالمے را سوخته و
می سوزد و هنوز شرارت پیشگان در توقد و افروختن آن دارند۔ دوم قلعهٔ رانگیر که ملک موروثی
مرید ازلی است و بزور ظلم و جور از دست تصرف بیرون رفته بانعام ابدی مرید مرشد پرست
مرحمت شود۔ سوم پیشکش حال و باقیات سنوات که مجموع بست لک هون که یک کرور
روپیه باشد مقرر شده و واصل خزانهٔ عامره گشته منجملهٔ آن سی لک روپیه را مستوفیان عظام در
مجرا دادن آن عذر می آرند۔ حکم جهان مطاع از موقف عدالت درباب مجرا دادن آن صادر
شود که از صدمهٔ دورباش عدل و راستی ناحق را هرگز دران راه نبود بحصول این مقاصد حسنی
رقوم امتنان و آیات احسان مرشد مرید اخلاص سرشت در صحائف جرائد روزگار ثبت گردد
زیاده حد ادب۔

القصه سلطان عبدالله تا بقای حیات شیوهٔ انقیاد ورزیده در حفاظت ملک خود
می کوشید و در عهد او خلائق آسوده حال و فارغ بال بوده شکرگزار بها وصیت نوالش بزبان
خاص و عام این دیار ابدالدهر جاری است - قصبه حیات نگر آباد کرده حیات ما در او ست
و سلطان غیر از سه دختر اولاد نداشت یکے ازاں به شاهزاده محمد سلطان خلف اورنگ زیب
داد، دوئمی به میر احمد نامی، و سوئمی در سنه ۱۰۷۲ یکهزار و هفتاد و دو هجری به ابوالحسن همدانی که
نسبتے به سلسلهٔ قطب شاهیه داشت کدخدا ساخت - چوں جام عمر سلطان لبریز آمد در سنه
یکهزار و هشتاد و دو هجری مطابق سنه چهارده جلوس اورنگ زیب عالمگیر بدار البقا شتافت
مدت عمر شریف او پنجاه و نه سال و ایام سلطنت چهل و هفت سال بود - بعد وفات نعش
او را بدائرهٔ گنبدهای قطب شاهیه که بیرون بنجاری دروازه متصل گلکنڈه است مدفون ساختند
گنبد عظیم تکلف تمام تیار کردند -

جلوس سلطان ابوالحسن قطب شاه عرف تانا شاه

چوں سلطان عبدالله مغفور خلف نداشت اعیان و ارکان سلطنت سلطان ابوالحسن
داماد کهین او را در سنه یکهزار و هشتاد و دو هجری مطابق سنه ۱۴ جلوس عالمگیری به تخت
خلافت دارالسلطنت حیدرآباد نشانده خطبه و سکه خواندند و کمر انقیاد در اطاعت او بستند
و میر احمد سید بے گناه را که داماد سلطان عبدالله مغفور بود مقید ساخته مسموم یا مقتول کردند
سلطان ابوالحسن قطب شاه در خدمت شاه راجو حسین قدس سره مرشد خود ریاضت کشیده بود
چوں به سلطنت رسید ابواب جود و عطا بر روے عامه خلائق کشاده می داشت و چوں نغمه دوست
بود و عالی همت شب و روز در عیاشی و سماع نغمه و هنگامهٔ رقص بسر می برد ازیں سبب در

افواه عام بنام تانا شاه اشتهار یافت و سجع مهرکلان این است - سجع

مؤید یکه بتائید حق شهِ دکن است　　بجان محبّ علی قطب شاه ابوالحسن است

و در مهر خُرد که در انگشتری دست می داشت این کنده بود : خُتِمَتْ بِالْخَیْرِ وَالسَّعَادَةِ

تانا شاه علی الدوام در راگ و رنگ خوش بوده زمام اقتدار سلطنت بدست اقتدار سید مظفر میر جمله وزیر گذاشته اوقات خود را بفراغت می گذرانید و میر جمله نیز مادنا برهمن تلنگه را که در مکاری و فتنه گری و البیس خوئی عدیل نداشت پیشکار خود مستقل کرده از کاروبار غافل افتاده بود ؎ سبحان الله ؎ وزیرے چنیں شهریارے چناں - مادنا و اکنا و اسنا سه برادر بودند - مادنا وزیر و اکنا بخشی و اسنا عامل ورنگل شده بود - مادنا پنڈت مزور مخفی نقش خود را پیش ابوالحسن درست کرده میر جمله را از پا در انداخت و قید کنانید و خود بجایش مدارعلیه بالاستقلال شد و در خانهٔ سلطان را بدست خود آورده بجائے رسید که مبلغے بقدر احتیاج مصارف خاصه سلطان ابوالحسن روز مره می رسانید و سلطان برین معنی رضامند و خوشوقت بوده رتق و فتق کارها باو گذاشت و دو لخواه خود دانسته ساخته و پرداخته او را سند انگاشت و بدستور سلطان عبدالله در اطاعت و انقیاد فرمان قضا توامان اورنگ زیب عالمگیر بادشاه بوده پیشکشات مقرری سال بسال واصل خزانهٔ بادشاهی می کرد، چنانچه از روئے نقل فرمان عالمگیر بادشاه و تعهد سلطان ابوالحسن که بنابر دریافت اکثر مضامین و حقائق مندرج یافته مفصلاً هویدا خواهد گردید -

نقل فرمان عالمگیر بنام ابوالحسن

امارت و ایالت پناه شوکت و حشمت دستگاه مورد الطاف بادشاهی مشمول عواطف ظل الٰهی مصدر مراحم بیکران قطب الملک مؤید عنایت بادشاهی بوده بداند عرضداشتیکه

دریں ولا بعد قضیهٔ رحلت عبدالله قطب الملک با تحفهٔ پیشکشے بدرگاه جهان پناه ارسال داشته بود
بتوسط سعادت اندوزان بزم حضور پر نور از نظر اقدس اطهر گذشت وکیفیت صدق واخلاص
وخلوصیت بندگی آن نتیجة الاماجد از مطاوی عرضداشت مذکور وجه از عرائض دولتخواهان
خاص با اختصاص امارت وشجاعت دستگاه عمدهٔ پیش قدمان معرکهٔ رزم وپرخاش خان جهان
بهادر کوکلتاش مفصلاً پیرایهٔ وضوح گرفت بر لیغ جهان مطاع از افق کشورستانی پرتو نفاذ
می اندازد که اگرچه در حین نزول نصرت شمول رایات عالمگیری در ظاهر بلدهٔ حیدرآباد قطب الملک
متوفی باستصواب وزیر خان مرحوم وفضائل اکتساب لائق الاکرام شیخ نظام که بموجب حکم
گیتی مطاع در قلعهٔ گلکنڈه نزد او رفته بودند- ملک موروثی خود را پیشکش درگاه معلی نموده
وثیقه نامه بمهر خویش سپرده که پس از فوت او تمامی آن ولایت به بندگان جناب خلافت کبرے
داشته باشد لیکن چون آن سزاوار صنوف عواطف بدولت بخت بیدار ورهنمونی طالع
سازگار قدم ارادت به شاهزاده انقیاد واطاعت دست ضراعت ونیاز بدولت جاوید
طراز والا زده، بوساطت خان مشار الیه تعهد تقدیم نیکو بندگی وو ادا اے مراسم عقیدت
یکرنگی نموده از پیشگاه ذره پروری استدعاے ولایت قطب الملک مرحوم نموده که فرمان سعادت
عنوان از کلک فضل واحسان بنام او شرف صدور یابد، لهذا دریں هنگام فرخنده انجام که همگی
نیت حق طویت علیا وتمامی همت والا همت جهان کشا متوجه حصول آمانی وآمال مخلصان
عقیدت سگال است- مقتضاے مرحمت جبلی وعاطفت فطری مصروف اشعهٔ الطاف
اقدس به بذل ملتمسات آن شائسته عنایات افتاده بشرط استقامت بر منهج قدیم اطاعت
ورسوخ بر صراط مستقیم نیکو خدمت ولایت متعلقه قطب الملک متوفی بآن مشمول عواطف
بے منتها تفویض یافت واز روے فرط بنده نوازی ایں منشور کرامت گنجور که عنوان صحیفهٔ افضال

و حبل المتین وصول آمال است با خلعت فاخره و جمدهر مرصع بجهت مزید سرفرازی و اعتبار
عز اصدار پیوست باید که آن قطب سپهر امارت بازاے ظهور مراحم موفوره و مکارم نامحصور
آداب بندگی بتقدیم رسانیده وظائف شکر آلاے منعم حقیقی و مجازی بجا آورده و در حضور
خانه زاد قابل التربیت عبدالرحمن که حامل این فرمان است و شرافت و نجابت مرتبت
خواجه عثمان براے ازدیاد وثوق اعتماد درحالیکه دست بر قرآن مجید گذاشته باشد قسم والله
و بالله یاد کند که اصلاً و مطلقاً در هیچ امرے از امور بظاهر و باطن از طریق اطاعت و انقیاد
و خلوص اعتقاد تخلف و انحراف نورزد و در استیصال سیواے مقهور بد آمال با اولیاے
دولت قاهره متفق و موافق بوده از امداد و اعانت او اجتناب واجب شناخته از جمیع جوانب
ولایت خود راه دخول و خروج و کومک از وقه بران مردود و ابتاع او مسدود سازد و
در انصرام آن مهم مساعی جمیله از قوه بفعل آورده بر امریکه موجب نقض عهد و خلاف پیمان نمود اند بود
اقدام نماید و مبلغ چهل لک روپیه پیشکش حال را با وجه پیشکش مقرری و بقایاے آن سال
بسال بلا اهمال بخزانه عامره صوبه دولت آباد رسانیده بذریعه خدمات شائسته و ارسال
پیشکشهاے بائسته استحقاق شمول الطاف تازه و ظهور اعطاف بے اندازه پیدا کند
آن مطرح انظار مراحم بادشاهانه بمنطوق این فرمان لازم الاذعان و مضمون مثال واجب
الامتثال که بنام نجابت مرتبت مومی الیه صادر شده و برخے از احکام مطاعه در مطاوی
زینت نگارش یافته کاربند گردیده جمیع عهود معلومه سابق را با تعهدات حال لاحق بمشافهه
مشار الیهما که معتمدان درگاه والاجاه اند به ایمان کثیر الاتقان مشید و استوار سازد و در این ابواب
قدغن بلیغ دانسته سر رشته اخلاص و دولتخواهی که موجب عنایت بادشاهی است در هیچ حال
از دست ندهد و امتثال احکام گیتی مطاع را وسیله مقصود باقصی مدارج نوازش و نیکو سرانجامی

و از ارتکاب نقض آن را مورث زوال دولت و دشمن کامی خود انگاشته فراخور اظهار
حسن خدمت و صدق ارادت خویش امیدوار نتائج باشد۔

نقل تعهد سلطان ابوالحسن بجانب عالمگیر بادشاه

غرض از تحریر این سطور آنکه چون اعلیحضرت خلافت منزلت خلیفة الرحمانی ظل سبحانی سلیمان مکانی مظهر اسرار یزدانی مطلع انوار ظل الله فی الارضین معمار کارخانهٔ دولت و دین مصداق آیهٔ کریمهٔ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ حاکم دیوان اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ المؤید من الله الملک المنان خلد الله سلطنته و خلافته الی یوم القیام بمقتضای عاطفت جبلی و مرحمت فطری و محض ذره پروری و مرید نوازی ایالت و امانت گلکنده و مضافات آن را که به عبدالله قطب الملک مرحوم متعلق بود پس از وفات آن مغفور مبرور باین مرید درست اخلاص بشرط اقامت بر جادهٔ اطاعت و انقیاد و رسوخ بر جادهٔ دولتخواهی و سداد عطا فرموده و فرمان قدر مثال ظفر عنوان محتوی بر این عنایت والا و عطیهٔ عظمی مزین بپنجهٔ مقدسی خط بنام اخص مریدان شرف صدور و عز ورود یافته لهذا این فدوی ارادتمند عهد و ملتزم میشود که در هیچ حالت سررشتهٔ اخلاص و اطاعت نسبت به بندگان درگاه جهان پناه از دست نداده در ظاهر و باطن مطیع و منقاد اوامر و نواهی لازم الاطاعت بوده از منهج قویم و صراط مستقیم دولتخواهی و فرمان پذیری سر مو تفاوت و تجاوز نورزد و پیشکش مقرری هر ساله با بقایای پیشکش سنوات سابقه بموجب اقساطی که از استصواب ایالت و شوکت مرتبت امارت و حشمت منزلت سپهسالار معارک فتح و نصرت نگاهبان قوانین نصفت و معدلت عمده امرای رفیع الشان قدوهٔ خوانین بلند مکان مقدمة الجیش معارک سعی و تلاش خان جهان بهادر کوکلتاش قرار یافته سال بسال

بلاتفاوت و اہمال معرفت حجاب بادشاہی عائد خزانۂ عامره می گزرانیده باشد و سیوائے مقهور
شقاوت پیشه را که مغضوب درگاه اسلام پناه است بدل و جان دشمن داشته ترک رسل و رسائل
سرًّا و جهرًا با آن بدفرجام نموده فرستاده ہاے او را ہرگز نزد خود راه ندہد و از امداد و اعانت او
احتیاط و اجتناب و احتراز واجب و لازم شناخته ابواب رسد و مدد از محال ولایت متعلقهٔ
خود بدشمن دین متین و اتباع نکوهیده اوضاع او مطلقاً مسدود و بسته دارد و در استیصال آن
خسران مآل با افواج قاهرهٔ بادشاہی شریک و رفیق بوده و باظہار مراسم حسن خدمت و نیکو بندگی
پرداخته نگذارد که آن کافر فاجر و کسان او از سرحد ولایت متعلقه این مرید گذشته به ممالک
محروسه درآیند و همچنین جمیع مخالفان و بداندیشان درگاه معلی را دشمن داشته با دولتخواہان
و اطاعت پیشگان آستان ملائک پاسبان دوست و یکرنگ باشد و کمالی جد و جہد مصروف
آن سازد که بهیچ وجه من الوجوه ازین مرید و نوکران اخلاص آئین غبار شورش و فساد در
حدود بادشاہی بلند نشود و اگر یکے از بندگان درگاه گیهان پناه از راه بے سعادتی فرار نموده
بولایت این مرید درآید اصلاً او را نگاه نه دارد و برائے تشیید این عهود و مواثیق که در وثیقه نامه
مندرج گشته در حضور سیادت پناه میر عبدالرحمن حامل این عهدنامه و نجابت پناه خواجه
عثمان و سائر بنده ہاے درگاه کیوان دستگاه دست بر قرآن مجید گذاشته قسم والله بالله
یاد نموده و بر صدق این قول خدا و رسولِ خدا را شاہد گرفته که ہرگز پیرامون خلاف و اختلاف
نگردد و تا دم واپسین پاس این مراتب چنانچه باید و شاید مرعی و معمول دارد و کفیٰ بالله
شهیداً - وثیقهٔ مسطوره بجہت حجت مہر و دستخط خود کرده بدرگاه خلافت پناه ارسال داشت
تحریر فی التاریخ ہیجدہم شہر صفر المظفر سنه ۱۰۹۶ ہجریه نبویه -
الحاصل سلطان ابوالحسن تانی شاه مطمئن خاطر شده بضبط و ربط ممالک محروسه و رتق و فتق

کوشیده بعدل و داد و عیش و عشرت پرداخت و اکثر اوقات محاربات نموده مفسدان را سر جنگ رسانیدند در عهد او بطرف جنوبی بلده که از سابق باغ و عمارت بنیاد یافته بود به اتمام رسید و یک نشیمن خاصه بر شاخهاے درخت تمر هندی احداث شده رونق افزاے روضهٔ ارم گشت چون تمر هندی را در هندی زبان املی می گویند لهذا آن مکان به املی محل نامزد شد ۔

بناے املی محل و باغ چار محل

پیش دولت خانهٔ سلطانی کنار دریاے موسی بحکم آں شاه باغ رفیع و وسیع احداث یافته و سایهٔ اقسام اقسام بسعی باغبانان نادره کار نشو و نما یافته نزهت افزاے دلهاے خاص و عام شد و دران باغ چهار محل زیبا که هر یکے ازان چهار در شش جهت گیتی طاق است بغایت متانت و آراستگی و زیبائی و رنگینی ترتیب یافته و بهر گوشهٔ چهار محل چار چمن متساوی الاضلاع بکمال زینت بر روے کار آمده و اطراف هر چمن خیابان بندی و انهار آب و آبشارها جاری شده و میان چهار محل حوض مربع در نهایت فراخی و وسعت که طولاً یکصد و هشتاد درعه و عرضاً یکصد و هشتاد درعه و سه درعه عمق تخمیناً خواهد بود از هر چهار طرف سنگ بسته تیار گردیده و در حاشیهٔ اطراف حوض صدها فواره بدرریزی برپا شده گنج گنج درهاے آبدار نثار کرد۔ تماشاے حوض بحر جوش بچشم نظارگیان چون بحر عمان و صفوف فواره ها چون اقطار امطار نیسان درآمد ۔

درین گلشن چنان دیوان عام است | که در هر گوشه اش نور تمام است
صفا نوعی به سنگش نقش بسته | که بازار بلور از وی شکسته
مسجع صد ستون از مشک و کافور | که گوئی هر ستونش طرهٔ حور

فضاے عالمِ قدس از ہوایش — فراز ربعِ مسکوں در بنایش
نظر بر چار طرفش می گماری — ببیں گر طاقتِ نظارہ داری
گلشن آسودہ از صوتِ ہزارست — کہ مدہوش از صداے آبشارست
چناں فوارہ سر بر اوج سودہ — کہ گوئی ساعدِ سیمیں نمودہ
الٰہی ایں بہشتِ پاک بنیاد — دریں باغ جہانش دار آباد

یکے از شاعران تاریخ بناے ایں چارمحل چناں بقلم در آوردہ - تاریخ

خشت اول چو بر زمیں بگذاشت — ہاتفے گفت یا امام رضا ۱۱۹۴ھ

سلطان ذیشان دریں مکان مینونشان اکثر اوقات سراپا حسنات جشنہاے عالی ترتیب دادہ بہ عیش و عشرت می پرداخت و گاہے بندوبست زنانہ نمودہ با پریچہرگان سیم اندام در نواڑہ نشستہ بہ سیر و تماشاے عالم آب خاطر را مسرور می ساخت -

بناے حوض باغ گوشہ محل

روزے در خاطر شاہ جمجاہ خطور کرد کہ مقابل چارمحل آں طرف دریاے موسیٰ نیز اگر محل عالی شان بنا شود بغایت خوشنما است ، لہذا حسب الحکم خسروانی متصل موضع گوشہ محل میدان وسیع را در احاطہ حطیم بلند و سنگی کشیدہ طرح چمن بندی و خیابان طرازی و نہال نشانی بکار آوردند و جانب شمال کنار باغ قصر فلک شکوہ اساس نہادہ در پرکاری و ہنروری ید بیضا نمودند ، سنگ تراشان فرہاد پیشہ در سنگتراشی چناں جوہر خود آشکار کردند کہ از ہر کس صداے تحسیں شنیدند و نجاران مانی شعار صنعت تراشی حیرت افزاے نظارگیاں شدند زہے قصر رفیع اثر کہ فی الحقیقت بر روے زمیں آسمانے است دیگر و از غایت بلندی

برقبهٔ آسمان زینے است بر تر پنجهزار ذرعه مکسر و بیست و پنج ذرعه ارتفاع تخمیناً بنظر می رسد هر که هنگام سیر بامش رفت آثار علوی بچشم یقین مشاهده نمود و آنکه طبقات منازل این قصر همایون منظر بقدم سعی پیموده بیشک درجات افلاک طے فرمود قطعه

زہے فرخنده قصرے کز شکوهش | ز قدرتها جهاں را حیرت افزود
چو بامش سر سوئے بالا بر افراخت | زمیں را آسمانے دیگر افزود
توانستے ز سقفش مردم آسماں | رخِ خورشید را کردن گل اندود
فلک در سایه اش تا آرمیده | دگر روے حوادث محو فرمود

از رفعت و متانت و صنعت آں عمارت رفیع و منیع هرچه نگاشته آید توصیفش قدرے نیارد بیش این کاخ آسمان فرسا چبوترهٔ وسیع مصفا تر از صحن سپهر و درمیانِ آں حوضے مطبوع پر از زلالِ خوشگوار فواره هایش بر اسپ روی و در افشانی طعنه بر ابر نیسان زده و چوں امواج بحر جوشیده پائین آں بهر جانب چمن بندی و خیابان طرازی بآئین تازه و طرز زیبا بکار آمده و آبشارها جاری شده و کنار چمن حوضے بغایت وسعت و فصحت بمنزلهٔ تالاب از هر چهار طرف به سنگ و آهک دیوارش چوں سد سکندری مضبوط و مستحکم شده و بر کنار حوض و حاشیهٔ آں دو صف از تختهاے سنگ یعنی چیره بانده بندی هر چهار طرف گردیده آب تالاب "حسین ساگر" دراں جاری و ساری است، طولش چهارصد و پنجاه و پنج ذرعه و عرضش چهارصد و ده ذرعه و عمق چهار ذرعه که جمله مکسر هشت لک و نود هزار و دو صد ذرعه از روے حساب می شود - تعریف و تاریخ تالاب و محل سلطانی از قطعهٔ خوشخط زرنگار که در ایوان آں قصر جنت نشان مندرج و مندمج است چناں بقلم آورده و چوں متصل موضع گوشه واقع شد نامش "گوشه محل" در افواه و السنهٔ عالم افتاده -

تاریخ گوشہ محل

شاہ عالم پناہ والا قدر — کہ رسد فیض او بہ بر و بحر
رتبہ افزاے افسر و دیہیم — باد فرمانرواے ہفت اقلیم
ماحیِ ظلم و محییِ دین است — مالکِ ملکِ دو جہاں این است
عالم و فاضل و سخی و کریم — عادل و اشجع و شفیق و رحیم
متشرع چنانکہ می باید — متورع چنانکہ می شاید
باہمہ مہرباں بود ایں شاہ — مظہر لطف ہست ظل اللہ
یار درماندگان مانع زپاے — یاورش مصطفیٰؐ بہر دو سراے
از براے ہمیں کنند دعا — آدم اندر زمیں ملک بہ سما
یا الٰہی تو در اماں داری — حافظش باد تا جہاں داری
ساخت تالاب شاہ دریادل — کہ ازو گشتہ یم و بحر خجل
آبش از آئینہ مصفا تر — بمذاقِ ہمہ چو شیر و شکر
حوض و تالاب دیں شد یکسر — کس ندیدہ چنیں بہ دور قمر
ہر کسے آب خورد ازیں تالاب — می شود بادشاہ عالم آب
اینچنیں حوض را خضرؑ ساقی است — تا ابد آب اندراں باقی است
اندریں نشا اگر خضر ساقی است — آں جہاں مرتضیٰؓ علی ولی است
از خدا خواستم براش دعا — آمد از غیب اینکہ باد بقا
سال تاریخ ایں خجستہ بنا — باخرد گفتمش کہ راہ نما

گفت با من که شد نجات همه — آب آن باعث حیات همه
قصر فردوس را نمود بدهر — کس ندید این چنین بملک و شهر (سنه ۱۰۹۶ھ)
سال و ماهش مبارک و ایام — مرتضی یاورش بحق کرام
سال تاریخ این رفیع اثر — خرد از روے صدق گفت بصبر
شاه بیتے چنین ندیده کسے[٥] — باد فرخنده این به شاه بسے

بعد اتمام عمارت گوشه محل شاه دریا دل عزم سیر نمود کار پردازان سلطنت و فراشان دولت سائبانهاے زرنگار رنگ و پرچهاے زردوزی و زربفت کار فرنگ جا بجا کشیده و بسته و فرش و قالین و سقرلاط گسترده تمام باغ و عمارت را زیب افروز ساختند ؎

سپهرے بصنعت بر آراستند — جهان در جهان سائبان ساختند
بلندی و پستی و صحرا و دشت — بنزهت چو روضهٔ جنات گشت
خسک لاله شد سنگ لعل و گهر — گیا کیمیا گشت و شد خاک زر

سلطان ابوالحسن با دل شاد و خاطر آزاد جلوه افروز و بهجت اندوز سیر و تماشا گردیده مجلس ناے و نوش آراست و هرکدام را ببذل و احسان نواخت و در عهد او تمامی باغات بادشاهی و عمارات عالی تعمیر یافته صاف و مصفا و آراسته می ماند و عاشورخانهٔ بادشاهی زیاده از سابق زینت پذیرفته طاق بندی بدیوار هر چهار طرف براے چراغان تیار شد، بصرف کرور و لکوک رونق و آبادی بلدهٔ حیدرآباد بهشت بنیاد روز بروز در تزاید و تضاعف بود و هیچ شهرے و مصرے بخوبی او نمی رسید مثنوی

خجسته فضاے بهشت انبساط — طرب خیز عشرت گه پر نشاط

---

[٥] عدد تاریخ این قسم می بر آید "شاه بیتے چنین ندیده کسے" ۱۰۰۴ - "از روے صدق" مراد صاد و دال است که عدد آن ۹۴ باشد. پس جمله ۱۰۹۸ شد.

آب و ہوا اعتدال بہشت | درو بودہ ہر ماہ اردی بہشت
شمالے زخش موسی بحر جوش | شدہ آب حیواں در وزندہ پوش
ہمین انتخابے ز مصر و دمشق | خوش آئیں بنائے ہمہ حسن و عشق
نمودار ہر شہر ہر کشورے | نشاں دادہ ہر قصرش از قیصرے
مہندس مثالش نیفگندہ کے | چہ در مصر و شام و چہ در روم و رے
نہ گرماش گرم و نہ سرماش سرد | ہمہ جائے شادی و آرام و خورد
نہ بینی دراں شہر بیمار کس | یکے بوستاں از بہشت است بس

زوال ابوالحسن تاناشاہ

بعد انقضائے مدت پانزدہ سال سلطنت کہ زمان نکبت و زوال دولت سلطان ابوالحسن قطب شاہ عرف تاناشاہ نزدیک رسید از عہد و مواثیق کہ بجناب خلافت مآب عالمگیر بادشاہ موکد کردہ بود منحرف شدہ بمقتضائے آنکہ ؎

چو بخت بد کسے را پیش آید | کند کارے کہ کردن را نشاید

مصدر انواع تقصیرات گشت، چنانچہ شمۂ ازاں بقلم می آید - چوں عالمگیر بادشاہ غازی در ہندوستان رفتہ از مہم داراشکوہ و شاہ شجاع کہ داستانے است عظیم فراغ یافتہ و بتاریخ غرہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۸ یکہزار و شصت و ہشت ہجری بر تخت سلطنت جلوس فرمود و شاہجہاں بادشاہ را کہ مزاج از جادۂ اعتدال بیروں رفتہ بود در کنج انزوا نشانید در سنہ یکہزار و نود و دو ہجری دفعہ دوم بدکن تشریف آوردہ در ہنگامیکہ برائے تنبیہ و استیصال سنبہائے شقی از احمد نگر متوجہ شدہ نواح شولاپور را مضرب خیام نصرت فرجام فرمود بخاطر اقدس گذشت

تا بیجاپور تسخیر نشود و راه آمد و شد لشکر و رسد غله وا نگردد استیصال شقی صورت نه بندد لہذا
شاہزادہ محمد اعظم شاہ را با فوج گران و توپخانۂ فراوان بہ تنبیہ سکندر عادل شاہ و تسخیر بیجاپور
رخصت ساختند، چنانچہ شاہزادہ رفتہ قلعۂ بیجاپور را محاصرہ کرد۔ سلطان ابوالحسن بنا بر رابطہ
قرب جوار و اتفاق و وفاق عادل شاہ در تہیۂ امداد و معاونت او شد، قریب سی ہزار سوار
و پیادہ فراہم آوردہ روانہ نمود۔ چوں این خبر بمسامع قدسی رسید از پیشگاہ خلافت مآب
خان جہان بہادر برائے انسداد راہ آن جماعہ تعین گردید۔ فوج قطب شاہ کہ بسرداری
محمد ابراہیم سر لشکر یعنی بخشی و شیخ منہاج و شیخ نظام و عبد العزیز میانہ و منہاج دوم برآمدہ بود
در نواح ملکھیر تلاقی طرفین روداد و جنگ درپیوست، با وصف آنکہ جمعیت خان جہان بہادر
ثلث جمعیت قطب شاہی نبود فتح بندہ ہائے درگاہ شد۔ مخالفان بغرور کثرت فوج خود
نزدیک لشکر خان مذکور فرود آمدند و کمک بہ آنہا پیہم می رسید، لہذا خدیو جہان شاہ عالم
بہادر را رخصت فرمودند کہ تائید خان جہان نمایند۔ چنانچہ بعد رسیدن شاہزادہ دو دفعہ
دیگر اتفاق جنگ افتاد، مخالفان شکست فاحش یافتہ بجائے خود پسپا شدہ رفتند، بسبب
بارش و طغیانی رودہا در ملکھیر توقف فوج بادشاہی روداد۔ بعد اندک تخفیف در کل ولا
متوجہ پیشتر شدہ راست بحیدرآباد رسیدند، ابوالحسن تانہ شاہ از خواب غفلت بیدار شدہ
حسرت زدہ خود را بقلعۂ گلکنڈہ کہ خزائن و جواہر از پیشتر در آنجا رسانیدہ بود انداخت
و چینی خانہ و قالیخانہ و دیگر اسباب جابجا در شہر گذاشت، باوجود تاکید شاہزادہ شاہ عالم
بہادر و تعین مردم برائے احتیاط شہر لشکریان درون شہر آمدہ بہ نہب و غارت پرداختند
و آنچہ باقی ماندہ بود متصدیان بادشاہی ضبط نمودند و لشکر بمحاصرۂ قلعہ گلکنڈہ پرداخت
خیر خواہان ابوالحسن مادنا پنڈت را کہ وزیر و وکیل مطلق او بود با اکنا برادرش قتل کردند و محمد ابراہیم

وزیر مقرر نمودند ابوالحسن ایں معنی را دست آویز عذر ساخته سرہر دو پنڈت را بخدمت شاہزادہ فرستادہ عفو پژوہ گردید یعنی ہر چہ کردند ایں پنڈتاں کردند لهذا بپاداش رسیدند وزبانی شیخ شہاب بوسیلہ خان جہاں بہادر حرف پیشکش درمیان آورد، چنانچہ شاہزادہ یک کرور روپیہ جرمانہ از ابوالحسن گرفته روانہ حضور پر نور شد و در شولاپور شرف ملازمت دریافته پیشکش او گزرانیدند۔ حضرت ظل سبحانی کہ متوجہ تسخیر بیجاپور بودند پیشتر کوچ کردند و بہ بیجاپور رسیدہ در محاصرہ کوشیدند۔ سکندر عادل شاہ صورت مرگ خود در آئینہ یقین معائنہ نمودہ بوساطت غازی الدین خاں بہادر امان پذیر شدہ، چنانچہ بذریعہ بہادر موصوف بعد پذیرائی حکم تیغ و کفن در گردن او انداخته بہ بارگاہ سایۂ درگاہ کبریا آوردند ظل سبحانی از جرائم او درگذشته مورد تفضلات خسروانی فرمودہ بمنصب ہفت ہزاری ذات سرفراز گردانیدند و بہ فتح و فیروزی معاودت فرمودہ برائے زیارت مرقد منورہ حضرت سید محمد گیسودراز بندہ نواز قدس سرہٗ متوجہ گلبرگہ شدند

ذکر تسخیر گلکنڈہ و حیدرآباد

چوں عہد شکنی و خودسری ابوالحسن قطب شاہ ذہن نشین خاطر اقدس بود رایات ظفر آیات بصوب حیدرآباد باہتزاز آمد و در سواد قلعہ گلکنڈہ مضرب خیام نصرت فرجام گردید۔ بتاریخ بیست و چہارم شہر ربیع الاول سنہ یکہزار و نود و ہشت ہجری شروع در محاصرۂ قلعہ گلکنڈہ و نقب کندن و دیگر لوازم قلعہ کشائی کردند، درآں روز محصوراں در پناہ قلعہ دست و پا حرکت آوردند، درآں معرکہ قلیچ خاں بہادر عرف عابد خاں کہ عمدہ امرائے عالمگیری و جد نواب آصف جاہ مغفور بود و چندے دیگر از ضرب غلولہ زنبورک کہ از فراز قلعہ مثل ژالہ می بارید درجہ شہادت یافتند و ہر روز نائرۂ جدال و قتال از طرفین درمیان مشتعل بود۔ در مدت محاصرہ کہ ہشت ماہ کامل بود

اکثر از نوکران تانا شاه برخاسته در اردوے معلی پناه می گرفتند از انجمله شیخ نظام که عمده نوکرانش
بود در بندگی درگاه والا رسیده بمنصب هفت هزاری ذات و شش هزار سوار و خطاب مقرب خان
کامیاب شد و در اردوے معلی بسبب شدت بارش و امتداد محاصره قحط غله بمرتبه اتم بود و
ابوالحسن در خزینه وا کرده از ملازمان بادشاهی هر که در قلعه می رفت بانعام و اکرام نواخته نوکر
خود میکرد - چون تخفیف در بارش به عمل آمد و هنگام یورش جیش سلطانی رسید حسینی بیگ و عبدالله
افغان پنی که در برج و دیوار قلعه حوالهٔ آنها بود هراسان شده بجناب محمد اعظم شاه غائبانه پناه آورده
دست از تردد قلعه داری کشیدند - بتاریخ بست و چهارم ذیقعده ۱۰۹۸ سنه یکهزار و نود و هشت هجری
مطابق سنه ۳۱ سی و یک هجری جلوس عالمگیری شاهزاده محمد اعظم شاه با جمعے از مبارزان از
راه دیوار قلعه که بصدمات توپ توده خاکستر شده بود در قلعه شهر پناه فیل سوار داخل شده بودند
و بخشی الممالک روح الله خان رفته ابوالحسن تانا شاه را که در بالا حصار در رقص و سرود مشغول
بود غافلانه گرفته فوطه در گردن انداخته بملازمت بادشاهزاده آورد و بعد رسیدن بدرگاه سلاطین
پناه فرمان رفت که در صلابت بار نزدیک دربار جهان مدار مثل سکندر خان بیجاپوری نگاه
دارند، بعد از چندے بقلعهٔ دولت آباد فرستادند که در کالاکوٹ در عمارت نظام شاهی نگاه داشته
اکل و شرب بوضع او مهیا دارند و یکے از بندهاے درگاه را بنا بر سربراهی مطعومات وغیره
تعیین ساختند که هرچه دلخواه سر انجام دهد، یکے از شعراے زمان تاریخ این فتح بطریق تعمیه
گفته

بوالحسن داشت جا بچار محل	کرد بیرونش ناگهان تقدیر
چونکه بیرون شد او بجاش نشست	شاه اورنگ زیب عالمگیر

بافضال لایزال یزد متعال خزائن و دفائن بیشمار و جواهر و دواب و امتعه بسیار و قلعه

گلکنڈہ وبلدۂ حیدرآباد بتصرف اولیاے دولت بادشاہی درآمد وملک وسیع مع چندے قلعجات کہ یک ارب پانزدہ کرور وسیزدہ لک دام جمع کامل است وبموجب سررشتہ ابوالحسن تانی شاہ کہ نقل آں دراختتام ایں رسالہ مندرج است ہشتاد ودو لک ونود وپنجہزار ویکصد ونود وشش ہون کہ بحساب فی ہون سہ روپیہ دو کرور وچہل وہشت لک وہشتاد وپنجہزار وپانصد وسی روپیہ می شود باقبال جہاں کشا بخوشترین وجہے داخل ممالک محروسہ شد وبعد از یکصد وہشتاد وسہ سال سلسلۂ قطب شاہیہ منقطع گردید۔ از صلب ابوالحسن سہ دختر تا کتخدا بودند۔ حضرت ظل سبحانی یک دختر را بہ سکندر خاں بیجاپوری ودومی را بہ عنایت خاں خلف جمدۃ الملک اسد خاں وسیومی را بہ پسر شیخ محمد نقشبندی سرہندی موافق حکم شرع شریفہ عقد مواصلت ومزاوجت بستہ دادند، ایام سلطنت ابوالحسن تانی شاہ پانزدہ سال وچند روز بود۔

باب دوم

مشعر بر ذکر بادشاہان چغتائیہ وکیفیت بنیان حیدرآباد فرخندہ بنیاد

جلوس ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی ابن شاہ عادل کامل شہاب الدین محمد خرم صاحبقران ثانی شاہ جہاں بادشاہ ابن ابوالمظفر نورالدین محمد سلیم جہانگیر بادشاہ ابن ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ ابن ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بن عمر شیخ میرزا ابن ابوسعید میرزا ابن سلطان محمد میرزا ابن جلال الدین میران شاہ بن ابوالنصر امیر تیمور صاحبقران از اولاد قراچار نویانی کہ قوم مغل چغتہ واز پشت در پشت سلاطین بودہ اند وسلسلۂ نسب ایں والا تبار بحضرت

نوح علیه السلام منتهی و اختتام می شود در اکبرنامه مفصل درج است - امیر تیمور صاحبقران در
سنه ۸۰۰ هشت صد هجری از ترکستان به هندوستان لشکر کشیده ملو خان را که دران وقت
حکومت هندوستان داشت بجنگهای صعب شکست داده بر سریر سلطنت دهلی متمکن شد
چون داعیهٔ تسخیر هفت اقلیم و گیتی ستانی پیش نهاد همت والا بود بفتح و فیروزی معاودت
کرد، یکی از بنده های درگاه را بایالت این مملکت گذاشت - بتائید الهی همه اقالیم سوای
اقلیم چین داخل ممالک محروسه شد از آن زمان تا حال که سنه ۱۱۸۵ یکهزار و یکصد و هشتاد و پنج هجری
باشد سه صد و هشتاد و پنج سال می شود سلطنت دهلی بر اولاد امجاد چغتائی مسلم و قایم است
احوال هر یک از اخلاف آنها که بسریر جهانبانی جلوس نموده داد فرمانروائی داده اند از
کتب تواریخ متعدده مشهور آفاق، ولادت آن ظل الله در سنه یکهزار و بست و هشت
هجری در قصبه دوحد تعلقه صوبهٔ گجرات، چنانچه آفتاب عالمتاب تاریخ یافته اند - اسم سامی
ابوالمظفر محی الدین است، شاهجهان بادشاه چون انوار شوکت و جلال از ناصیهٔ حال
مشاهده فرمودند بخطاب اورنگ زیب نامور ساختند - از عنفوان شباب در شهزادگی مهمات
عظیم بتدابیر رای صائب باحسن وجوه سرانجام داده همه جا و همه وقت کامیاب فیروزی
شده اند بعمر چهل سال در سنه یکهزار و شصت و هشت هجری حین حیات شاهجهان بادشاه
غازی در اکبرآباد بر سریر سلطنت نشسته و مهم جهانداری را از فرق همایون رونق بخشیدند
و تعاقب دارا شکوه نموده بتاریخ بست و چهارم رمضان سنه یکهزار و شصت و نه هجری
دوباره بدار السلطنت شاهجهان آباد تخت سلطنت را بفر جلوس جهانداری زینت بخش جاوید
شده باسم سامی ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی خطبه و سکه جاری کردند
چنانچه ملا منیر سکهٔ مبارک را تصنیف کرده عرض نمود -

سجع سکہ

سکہ زد در جہاں چو بدر منیر　　شاہ اورنگ زیب عالمگیر

پسند طبع ہمایوں افتاد و ہمیں سکہ بدار الضرب ممالک ہندوستان مسکوک گردید، مگر اینکہ بر سکۂ روپیہ حرف "بدر" بود و بر سکۂ اشرفی حرف "مہر" عوضِ "بدر" ثبت می کردند، چوں از طرف ملا منیر برائے انعام صلہ سکہ معروض داشتند فرمودند کہ در مہمات آفاق گیری و اصراف خزائن کروڑہا بدولت کوشیدیم و در سکۂ منیر ہم شریک شدہ ایں قدر بس نیست کہ نام او با نام ما انبار ہست بلکہ اگر نصف خزانہ کہ خرچ شدہ است داخل سرکار نماید سزاوار است و دریں ذکر خوش مانند مبلغے گراں و خلاع فاخرہ صلۂ سکہ بملا منیر انعام شد و تاریخ جلوس خود بزبان الہام ترجمان سامعہ پیرائے جہانیان ساختند کہ "آفتاب عالم تاب" ۱۰۶۸ تائیدات سماوی و فتوحات ارضی کہ قرین حال نصرت مآل بظہور رسیدہ و عرصۂ مملکت چار دانگ ہندوستان را از خار و خس وجود مخالفان و ستر بابان بالکل پاک ساختہ کوس "انا الملک و لا غیری" زدند۔ از کتاب تواریخ عالمگیر نامہ تصنیف محمد کاظم کہ کتاب ضخیم است مفصل پیرایۂ ظہور می یابد۔ در ملک دکن دفعۂ اول در زمانِ شاہزادگی تشریف آوردہ و انتظام بخش ملک شدہ بلدۂ خجستہ بنیاد اورنگ آباد را در ہماں ایام بنام نامی آباد فرمودہ اند، از آں باز در سنہ یکہزار و شصت و ہشت ہجری بدار الخلافت شاہجہان آباد بردہ و در ہمیں سن جلوس بر سریر سلطنت کردہ و از مہمات دارا شکوہ و شاہ شجاع فراغ حاصل کردہ و اعلحضرت شاہجہاں بادشاہ را در قلعۂ اکبر آباد بہ کنج انزوا نشانند و از دیگر بند و بست آنجا انفراغ یافتہ دفعۂ دوم در سنہ ۱۰۹۲ یکہزار و نود و دو ہجری رونق بخش دیار دکن شدہ جمیع صوبجات دکن از تصرف سلاطین ایں ملک برآوردہ داخل ممالک محروسہ فرمودند، چنانچہ ذکر تسخیر حیدر آباد مجملی گزارش یافتہ چوں از افضال قادر ذوالجلال بلدۂ حیدر آباد و قلعہ گولکنڈہ بتصرف اولیائے

دولت قاہرہ درآمد خزائن و جواہر و اموال و اسباب و دواب بسیار و ملک وسیع بضبط سرکا
رسید و خطبہ و سکّہ جاری گردید۔ عزم استیصال "سنبھا" راجۂ مرہٹہ کہ پونہ و کوکن ملجا و ماوا
او بود پیش نہاد ہمت والا شد توقف بمصلحت نداشتہ باستعجال رایات بلند کردہ شد
و کوچ بکوچ بہ بیجاپور تشریف بردند و بخشی الممالک روح اللہ خاں را برائے ضبط و انتظام صوبۂ
حیدرآباد مامور ساختہ ایں بلدۂ طیبہ را بخطاب دار الجہاد حیدرآباد موسوم فرمودند۔

بنائے "مکہ مسجد" و تیاری آں

چوں مکہ مسجد از عہد سلطان عبد اللہ قطب شاہ بنا یافتہ در زمان سلطان ابو الحسن
قطب شاہ ہم کارخانہ جاری ماندہ رو بہ تیاری آوردہ بود لہذا حکم والا برائے اتمام آں صادر
شد۔ مدت شش سال در عہد مبارک ہم کار جاری ماند قبہ ہائے زریں کہ بالائے مینارہاست
و چبوترہ پیش مسجد و حوض و حطیم یعنی چار دیوار اطراف و دروازہ ہا مع شمسۂ زریں تیار گردید
چنانچہ سنہ ۱۱۰۴ یکہزار و یکصد و چہار تاریخ اتمام بالائے دروازۂ مکہ مسجد ثبت گشت۔ الحق
مسجدے است کہ سیاحان ہفت کشور نظیر و عدیل آں در ہیچ دیار بچشم یقین ندیدہ اند۔ طولش
ہفتاد و پنج درعہ و عرض شصت درعہ مکسر چہار ہزار و پانصد درعہ تخمیناً خواہد بود۔ در طول پنج
محراب و در عرض سہ محراب جملہ پانزدہ چشمہ است و پنجاہ درعہ ارتفاع دارد و معماران نادرہ کار
و سنگتراشان فرہاد شعار از طرف بیروں ہر تختۂ سنگ را قسمے صاف و مصفا نمودہ باہم وصل
کردہ اند کہ از بالا تا پائیں یک سنگ مربع بنظر می آید، طاق و محراب و مینارہائے خرد و کلاں
و شبکۂ اطراف بالائے مسجد بالکل ز سنگ تراشیدہ است نادرہ کاری و صنعت طرازی اخراجات
آں از ہمیں قیاس باید نمود کہ در عرصۂ سہ سلطنت تیار شدہ۔ و اندرون مسجد جملہ گچکاری سفید
چوں عاج مصفا و مجلّے است۔ قطعہ۔

دیوارکچی کہ بس مصفا است   چوں بر بدنِ نگار صندل
تا نیش بچشم در نیامد   ہر چند نگاہ کرد احول

پس وپیش مسجد چبوترہ ایست طولاً یک صد و بست و پنجدرعہ و عرضاً یک صد و بست و پنجدرعہ تخمیناً مکسر پانزدہ ہزار و ہفت صد و پانزدہ درعہ سربسر کچی و صاف و پاکیزہ و کنار آں حوضے مربع بیست در بیست درعہ بغایت لطافت ونزاہت تمام سنگ بستہ درکمال متانت مانند چشمۂ کوثر تعمیر یافتہ آب نہر چلپلی جاری وساری است - کنار حوض سہ قطعہ سنگ اسود در نہایت صافی چوں لوحِ آئینہ مصفا و خوشنما بحسن تقطیع ترتیب یافتہ رشک افزاے سریر شاہی است و تمام صحن مابین حوض و چبوترہ از تختہاے سنگ صاف فرش پذیر گشتہ و جوانب یمین و یسار آں ریاض خلد آثار باقسام اشجار اثمار و گلزار طراوت افزاے خاطر زائراں گردید - ہمانا بیت المقدس است کہ از فلک الافلاک بریں خطۂ پاک نزول اجلال فرمودہ یا بہشت بریں است کہ ابواب فیض وسعادت بر عامۂ خلائق کشودہ مؤذن وخطیب و مصلا و فرش و روشنی و فراشاں و تواباں و باغباں و گھڑیالہا وغیرہ لوازم و شاگرد پیشہ از سرکار آں شہریار معدلت آثار مقرر و معین شد فضلا و علما و حفاظ و زہاد خمس الاوقات نماز و وظائف ادا کردہ دعاے سلامتی بادشاہ دین اسلام ورد زباں دارند -

نظم

ازیں مسجد چگویم کایں چنیں است   جہاں را نسخۂ خلدِ بریں است
خمِ طاقش بلند چوں از زمیں شد   ز رفعت با فلک پہلو نشیں شد
ز روزنہاش نورِ بخت تاباں   ز درہا قاصدِ رحمت شتاباں
کہ دارد جز چنیں فردوس ثانی   خیابانے ز آبِ زندگانی

همی شاید درین فردوس بنیاں　　فرشته خاکروب و حور درباں
زہے خرم زمین شہرے که درو ے　　بنائے فیض باشد آسماں سے
نظیرِ او ندارد ہیچ کس یاد　　الٰہی تا جہاں باشد چنیں باد

اگرچه قلعۂ گلکنڈه و حیدرآباد مفتوح شد لیکن جابجا مفسداں سر بفساد برداشته بنابر جلوه گری رایات عالمگیری بفاصلۂ بعید در ملک بیجاپور و کوکن وغیره بلا وسواس مال بتصرف آورده جمعیتها نگذاشتند۔ ہر چند بخشی الممالک روح الله خاں در ضبط و ربط می کوشید چنانچه باید انتظام ملک صورت نگرفت و در ہمیں جد و جہد وفات یافت۔ لهذا حضرت ظل سبحانی از انتقال او جانسپار خاں را به صوبه داری ایں صوبه بامور و مفوض فرموده رخصت کردند۔ چنانچه خان مذکور دریں جا رسیده فی الجمله به تنسیق مہام پرداخت در یک و سال او ہم فوت کرد۔ از انتقال او رستم دل خاں پسرش از حضور بایں کار سرفراز شده مرد شجاع و عاقل و رسا بود در حکومت او اکثر مفسداں راه اطاعت پیش گرفتند۔ جہاں پناه او را برائے انتظام ملک سیکاکل و اوڑیسه که از حیدرآباد مسافت عظیم دارد و زمینداران آنجا سر بحلقۂ اطاعت نیاورده انحراف داشتند تعین کرده سید مظفر خاں را ناظم بلده مقرر فرمودند۔ از بیخبری مشار الیه و ہنگام غیبت رستم دل خاں قابو طلباں دست دراز کردند۔ لهذا سید مظفر خاں نگاہداشت نموده چوں کارے نساخت طلب سپاه افزود مردم از دیر طلبی عاجز شده دنگه سخت نمودند۔ خان مذکور غیر از فرار خود جانبری از سپاه ندیده قابو یافته بر یک اسپ سوار شده گریخت نوکرانش ہمه اسباب و افیال و اسپاں وغیره آنچه اثاث البیت او بود با یکدیگر قسمت کرده بردند۔ چوں ایں معنی بعرض اقدس رسید و در ملک اوڑیسه و سیکاکل ہم بندوبست بعمل آمد فرمان قضا جریان بنام رستم دل خاں صادر شد

که نائب خود را به استقلال تمام دراں ضلع گزاشته خود آمده با نتظام دارالجهاد حیدرآباد پردازد
حسب الحکم محکم رستم دل خاں دریں جا رسیده مدت مدید به انتظام مهام پرداخته به آئین
شایان نظم و نسق نمود و ظل سبحانی در یورش تنبیه سنبها بودند۔

ذکر خروج سیوا و سنبها وغیره مرهٹه

پوشیده نماند که کوکن ولایتے است واقع بر ساحل دریاے شور مشتمل بر قلاع محکمه و بندرهاے
زرخیز و دره سنگلاخ و بعضے جا بیشه و جنگل است و بیشتر از جنس محصولی آں ولایت ناجیل
و فلفل صحرا صحرا و درخت زار است، در سوابق ایام نصف کوکن تعلق به نظام شاهیه احمدنگری داشت
و نصف به محمد عادل شاه بیجاپوری بود۔ چوں در زمان اعلیٰ حضرت فردوس آشیانی یعنی شاهجهاں
بادشاه قلعهٔ دولت آباد با جمیع حصول و ولایات نظام الملک که صوبهٔ برار و صوبهٔ دولت آباد
باشد داخل ممالک محروسه شد۔ محمد عادل شاه بیجاپوری در سنه ۱۰۴۴ در مقام معذرت آمد۔ غاشیهٔ
فرماں برداری و خراج گزاری بر دوش گرفت و پیشکش گراں داد و نصف ولایت کوکن که
متعلق نظام شاهیه بود نیز به تعلق خود گرفت۔ چنانچه تمام کوکن به تصرف محمد عادل شاه در آمد
ازاں ولایت سوپه و پونه دو محال بجاگیر ساهو بهونسله مرهٹه که از نوکران او بود تنخواه کرد۔
ساهو بهونسله دراں جا توطن گزیده چوں خود در سمت کرناٹک متعین بود سیواے ناخلف نیابت
پدر به تسلط دراں دو پرگنه می ماند بعد از فوت محمد عادل شاه انقلاب در ملک بیجاپور پدید
آمد۔ سیواے مردود که در بیباکی و جلادت و مکر و حیله بے نظیر بود قابو یافته در ولایت کوکن
غبار طغیان برانگیخت و رفته رفته تمامی قلاع و حصون ولایت کوکن را به زور و تعدی گرفته
متصرف شد و جمعیت خاطر ساماں و اسباب بغی و تمرد نموده خود را سیوا راجه گویانید و احداث

قلعه تازه کرده گردن از اطاعت علی عادل شاه پسر محمد عادل شاه پیچید و از سابق و لاحق چهل
قلعه مشحون به سامان قلعداری بهم رسانید و فوج بسیار با خود گرفته قزاقی و تاراجی ولایات اختیار
کرد و بسیاری از ملک بیجاپور هم متصرف شد۔ هر روز کارش بالا می گرفت و در جنگ و جدال
بیجاپوریان را اکثر شکست داد بعد ازیں سی هزار سوار نگاهداشته در ناحیت ممالک بادشاهی دست
تعدی دراز کرد لهذا امیر الامرا صاحب صوبهٔ دکن برائے تنبیه او متعین شد۔ سیوائے مردود
آں امیر را غافلانه زخمی کرد۔ بعد ازاں راجه جسونت سنگه باین خدمت مامور گردید از وهم چنانچه
باید استیصال آں شقی متمشی نگشت۔ لهذا از بارگاه اقبال مرزا راجه جے سنگه با دیگر امرائے
کارگزار بکفایت مهم آں غدار نابکار تعین یافت، میرزا راجه در ملک او در آمده نهیب و غارت
نمود۔ سیوا عاجز شده تنها آمده از میرزا راجه ملاقات نموده در مجلس اول افسونے چند بر آں
قسم سردار پخته کار خوانده متعهد تسخیر بیجاپور گردید۔ میرزا راجه بتلبیس آں ابلیس سر رشته حزم
از دست داده بملک بیجاپور در آمد بیجاپوریان بند تالاب شکسته از آب خالی ساختند و علف
سوختند۔ لاچار مراجعت بملک بادشاهی نمود۔ بعد ازیں واقعه میرزا راجه جے سنگه آں ابلیس فن
یعنی سیوائے مقهور را قید کرده بدرگاه گیتی پناه فرستاد و مدتے در حبس ماند روزے قابو یافته
از قید گریخت و بملک خود آمده در اندک فرصت قلاع خود را با چند قلعه دیگر متصرف شد و از
سر قوت گرفت۔ در همان ایام علی عادل شاه فوت کرده سکندر عادل شاه پسرش که صغیر سن
بود بجائے پدر بر تخت بیجاپور نشست و در سنه یکهزار و نود و یک هجری سیوا العین هم واصل
جهنم شد در حین حیات خود اکثر اوقات خلل اندازیها در ملک بادشاهی می کرد۔ چوں در
عهد عالمگیری جزیه بر فرقهٔ هنود مقرر بود دریں باب عرضی بجناب والا نموده مصدر بے ادبی
و جسارت گردید چنانچه نقل آں بنا بر دریافت شیوهٔ شیطنت آں شیطان داخل ایں نسخه نموده شد

نقل عرضداشت سیوا

عرضداشت خیرخواہ راسخ‌دم سیواے ثابت قدم شکرانہ توجہات بادشاہی کہ اظہر
من الشمس است بجا آوردہ بعرض می رساند اگرچہ خیرخواہ بحسب ظاہر از حضور بے اجازت آمدہ
اما در لوازم خدمتگزاری ہمہ جا چنانچہ باید حاضر و حسن خدمات و ترددات نیکو بر سلاطین و خوانین
ایران و توران و امرا و راجہاے ہندوستان بل ساکنان ہفت کشور و مسافران بحر و بر ظاہر و
باہر شاید در خاطر عالیحضرت نیز پرتو وقوع افگندہ باشد- لہذا نظر بر حسن خدمات خود و الطاف
والا واشتہ چند عرض دولتخواہی جناب و خیراندیشی خلائق می نماید مسموع می شود کہ بتقریب
مہم خیرخواہ زرہا بباد رفت و خزانہا تہی گشتہ الحال از فرقہ ہنود مبلغے بصیغہ جزیہ تحصیل می گردد و
بہ سامان سلطنت و سرانجام خلافت صرف می شود حضرت قبلہ گاہ سلامت بانی مبانی خلافت اکبر
بادشاہ غازی پنجاہ و دو سال داد فرمانروائی دادہ و با دین و آئین گروہ مختلفہ از عیسوی و موسوی
و داؤدی و محمدی و فلکیہ و ملکیہ و عنصریہ و دہریہ و برہمن و سیوڑہ طریقہ انیقہ صلح کل اختیار نمودہ اعانت
و حمایت ہمہ پیش نہاد خاطر خود ساختہ بخطاب مستطاب "جگت گرو" موصوف و معروف گردیدند
بپاس این نیت علیا و ہمت والا بہر جانب کہ نگاہ انداختند فتح و اقبال استقبال کرد- و
حضرت جنت مکانی نورالدین جہانگیر بادشاہ بیست و دو سال بر تخت دولت و اجلال تکیہ زدہ
دل با یار و دست در کار کامرانی نمودند- و حضرت علیین مکانی صاحبقران ثانی سایہ فیضان بہ
بر تارک جہانیان گستردہ حیات جاودانی کہ عبارت از نیکی و نیکنامی است حاصل روزگار
فرمودند اندازہ سطوت و صولت شاہان عظام ازین جا قیاس باید کرد دیگر گفتن جزیہ قادر
نبودند- چون آیہ رحمت عامہ بودند جمیع مشارب را آیت حق دانستہ تعصب را گرد خاطر خود را

نمی دادند و خلق را امانت خالق خیال نموده رعایت و احسان مرعی می داشتند که الحال و استقبال یادگار بر صفحهٔ روزگار است و دعا و ثنای آن پاک گوهران در دل و بر زبان صغیر و کبیر بدالدهر جای گیر از برکت نیت ایشان روز بروز خلق در افزائش و آسوده حال بود - در عهد حضرت اکثر ملک و قلاع از تصرف بدر رفته و مابقی عنقریب می رود زیرا که در خراب کردن معابد و ویران نمودن آبادی تقصیری نمی رود و از پامالی افواج نافرمان رعایای هر محال در پایهٔ اختلال و بجای ایصال لک الف امر محال بهر گاه فلاکت و افلاس در خزائن خلافت و سلاطین یعنی شاه والا پایگاه و شهزادگان بلند جاه راه یافته باشد حال امرا و منصب داران معلوم - و قلت که سپاه در شورش، سوداگر در نالش، مسلمان گریان، هندو بریان، اکثر مردم بنان شب محتاج و بروز از طپانچه رخسارهٔ زرد و سرخ می نمایند قوت سلطانی چگونه اقتضا کند که تکلیف جزیه ضمیمهٔ این حالت پر هلاکت شود از مشرق تا مغرب شهرت رفته که بادشاه چار دانگ هندوستان دست تطاول به تحصیل دانگ دراز دارد و بر کچکول گدایان رشک آورده از برهمنان و سناسیان و بیراگیان و سیوڑه و روستایان و مسکینان و درماندگان و افتادگان و لنگان بطریق جزیه گدیه می گیرد - این اخذ نیمروزه فردا ندارد و ناموس تیموریه بربادی دهد حضرت سلامت در کتاب آسمانی که کلام ربانی در اعتبار است "رب العالمین" نوشته نه "رب المسلمین" همانا که کفر و اسلام نقطهٔ مقابل و آئینه دار هم اند رنگ آمیزی و نقشبندی کارخانهٔ خالق اگر مسجد است بیاد او نعرهٔ قدوس می زنند و اگر کلیسا است بشوق او جرس و ناقوس می نوازند تعصب بر دین و آئین کسی نمودن خط نسخ بر نقش کتاب رحمانی کشیدن و از نقاش حقیقی خطا چیدن است ؎

زشت و زیبا هر چه بینی دست ایرشی مزن   عیب صنعت هر چه گوئی غیبت صنعتگر است

در عالم عدالت جزیه بهیچ وجه جائز نیست و از روی حکومت بشرطیست که زن جمیله با زر و زیور

تنہا از ملکے بہ ملکے امانت و سلامت عبور تواند نمود۔ دریں عصر کہ شہر ہا بتاخت و تاراج میرزا از صحرا کہ گویند قطع نظر ازیں انصاف جزیہ گرفتن قانون ناسازی است و در زمان پیشیں سلطان احمد گجراتی را آرزو ہاے تیرہ از شاہراہ حقیقت تر آوردہ در خار زار چنیں خیال باطلہ افگندہ بود زود مستہلک و مقطوع النسل گردیدہ۔ دریں آخر زماں واقعہ گرفتار شدن مراد بخش نامراد عبرت نامہ ایست براے ظالماں زیرے کہ او بصیغۂ مذکور از احمد آباد گرفتہ بود چوں بخزانہ دارا شکوہ رفت خانۂ او را نیز شعلہ وار در گرفت ؎

آتش سوزاں نکند با سپند	آنچہ کند دودِ دلِ مستمند

مصلحت آن است کہ خاطر از کدورت تعصب مصفا باشد و نامراداں کہ اطاعت و انقیاد دارند مورد رحمت شوند اگر دین داری در ہند و آزاری مقصود است اول از رانا و راجہ جے سنگھ جزیہ باید گرفت کہ سرگروہ ہنود اند و بعدہٗ ازیں خیر خواہ کہ چنداں مشکل نیست و براے خدمت حاضر۔ موراں و مگساں را آزردن از عالم مردی و مردانگی بعید است عجب از نمکخوارگی دولتخواہان حضور کہ در اظہار نفس الامر اغماض می کنند و آتش پارہ را خس پوش می نمایند۔ گفتنِ حق واجب بود بعرض رسانید۔

چوں مضمون عرضداشت او معروض عاکفاں شدہ سپہر رتبہ گردید و کلام نافرجام چوں توسن بے لجام او ظاہر و باہر گردید بزبان الہام گزشت کہ فرق زندیق بے توفیق را نیر سد کہ با مقبولان درگاہ صمدیت و منظوران نظر احدیت دمِ طعنہ زند از آنجا کہ آں ناعاقبت اندیش نخوت و تکبر را سرمایۂ حیات خود ساختہ عنقریب بتلافی خود نمائی و بے حیائی خواہد رسید چنانچہ در سنہ ۱۰۹۱ یکہزار و نود و یک ہجری آں سگ بے دُم و خر بے سُم واصل جہنم شد۔ بعد از و سُنبھاے ناخلف او کہ در فتنہ جوئی انباز پدر بد بسلف خویش بود لشکر مرتب واندوختہ ہاے پدر

یافتہ قدم در بادیۂ ضلالت نہادہ خود را "سنبھا راجہ" گویانید و بشرب دوام و انواع فسق و فجر غافل و فاجر گردید جلوہ گری رایات عالیات دفعۂ دوم از ہندوستان بدکن محض بنا بر استیصال این فاجر بدکیش بود و از شومی شرارت اوسکندر عادل شاہ و ابوالحسن قطب شاہ گرفتار پنجۂ تقدیر گشتند ـ

چو تیرہ شود مرد را روزگار　　　ہمہ آن کند کش نیاید بکار

لہذا غضب الٰہی در لباس خشم شاہی بر و نازل شد در سنہ یکہزار و نود و چہار ہجری ۱۰۹۴ شاہزادہ شاہ عالم را برائے تنبیہ سنبھا بملک کوکن رخصت فرمودند۔ شاہزادہ مؤید از گتل رام گھاٹ بکوکن در آمدہ در نہیب و غارت و بند و اسیر مردم آن ملک و قطع اشجار محصولی و ہدم اماکن ماوائے او و تسخیر قلاع دقیقہ فرو نگذاشت و از دجولی کہ محاذی بندر گوہ است سیر کردہ بہ بندر ہنکولہ و بندر سانسی و تمامی آن ولایت پے سپر موکب ظفر کوکب گردید و شقی بجان تباہ راہ فرار و گریز می پیمود ۔ چون بسبب فقدان غلہ تکلیف عائد حال سپاہ شدہ بود حسب الحکم والا مراجعت کردہ در احمد نگر بعز قدمبوس بادشاہی معزز گشتہ بخطاب بہادری ضمیمۂ خطاب شاہ عالم عز امتیاز اندوخت ۔ درین وقت برائے عالم آرا پرتو افگند کہ تا بیجاپور فتح نشود راہ آمد و شد لشکر و رسد غلہ وا نگردد و استیصال سنبھا شقی از قرار واقع صورت نہ بندد لہذا بہ بیجاپور یورش فرمودہ بتائید الٰہی و تیمن اولیائے شاہی بیجاپور تسخیر شد و بعد ازان گلکنڈہ و حیدرآباد از ابوالحسن قطب شاہ انتزاع نمودہ داخل ممالک محروسہ فرمودند چنانچہ پیشتر گزارش یافت و غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ قلعہ ادھونی و دیگر قلاع و محال بیجاپور و حصون آن ضلع و ولایت تابع آن بغلبہ بر کشود و درہمین سفر بحشم آن امیر مضرت رسیدہ بصارت رفت و شیخ نظام حیدرآبادی کہ خطاب مقرب خان یافتہ از جملہ سرداران معتبر جناب سلطانی

شده بود دراں ضلع مصدر تردّدات کار سرکار بود ناگاه هرکاره ها و خبر رسانید که سنبها شقی بتقریبے از قلعۀ راهیری فرود آمده۔ خان مذکور که طالعش در صعود بود بے توقف با فوج متعینۀ خود روانه شد آں مدبر را گمین وار احاطه کرد او هم حرکت مذبوحی کرده آخرش با چندے دستگیر شد و کار چناں مهم عظیم بایں زودی سرانجام پذیرفت و مژدۀ ایں فتح بست و چهارم ربیع الاول سنه ۱۱۰۱ یک هزار و یک صد و یک هجری بعرض اشرف اعلیٰ در نواح بیجاپور رسید در کل ممالک دکن از حکم احکام و رؤسا باقی کسے نماند۔ راے بند ر تاریخ ایں فتح بطریق تعمیه چنیں نوشته ؎

عالمگیر است بادشاهِ دوراں — درغایت قدرت است شاهِ شاهاں
بیجاپور و گلکنڈه را فتح نمود — از توفیق خدا و لطفِ یزداں
سنبها شقی را بکمندِ اقبال — بگرفت و نمود قدرت خود بجهاں
جان اعداے او برون آرو شماﮦ — مُلکِ دکن گرفت با نوکِ سناں

بعد از دستگیر شدن سنبها رفقاے او "رام راجه" نام پسر سیوا که بعد مردن پدر در قید سنبها بود از قید بر آورده بجاے سنبها اورا نام نهاده در بند و بست قلعجات که راجگڑهه و راهیری وغیره مانده بود مشغول شدند شاهزادۀ عالیجاه محمد اعظم شاه که از دستگیر شدن سنبها براے تنبیه او از حضور مامور شده به پونه رسیده بودند توقف نکرده پیشتر کوچ کردند و حضرت ظل سبحانی هم روانه پونه دهر شدند۔ القصه حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی مدت بست سال در تنبیه مقهوراں کوشیدند یکے بعد از دیگرے در ملک دکن سر برداشته مصدر فساد می شد لشکر کشی می فرمودند و شرح هر سیاق کارنامه هاے است مشهور آفاق از کتب تواریخ موضوع می تواند شد آخرش بحکم تقدیر ختم السفر احمد نگر گردید بعارضۀ جسمانی ازیں جهان فانی شب جمعه بست و هشتم ذیقعده سنه ۱۱۱۸

؎ عدد مصرعۀ اخیر ۱۱۰۴ ۔ جان اعداے مراد دال است آنرا از و بر باید کرد ۔ ۴ منها عدد دال ۔ سنه ۱۱۰۰ه ۔

یکہزار ویکصد وہیجدہ بعالم جاودانی انتقال نمودند شاہزادہ اعظم شاہ واسد خان وزیر تابوت روانہ کردہ در روضۂ منورہ حضرت برہان الدین اولیا کہ ہفت کروہی خجستہ بنیاد متصل قلعۂ دولت آباد است مدفون ساختند یکے از شعرا تاریخ رحلت دریں مصرعہ گفتہ مصرع -

"آہ شد آفتاب زیر زمیں"
۱۱۱۸

ودیگرے گفتہ "مکانش بہشت" ۱۱۱۸ آں شاہ والا بارگاہ در شیوۂ جہانداری بادشاہ عادل و در پاس شریعت و ریاضت ولی کامل بود۔ اکثر اوقات در نظم دستخط احکام می فرمودند چنانچہ روزے یکے از کارپردازاں ایں مصرع نوشتہ گزرانید - سوال :-

"از قضا آئینۂ چینی شکست"

دستخط خاص مزین شد - جواب :-

"خوب شد اسباب خود بینی شکست"

ہمچنیں دیوان تن وقتے ڈول جاگیر منصب اری از دا ہماسے موضع کلورہ تیار کردہ بنظر اقدس گزرانید- دستخط مزین شد :-

کافے کہ بر کلورہ است آں کاف را کنند　　　باقی ہر آنچہ ماند آں شیخ را دہند

وایں شاہ بیت نیز از واردات ضمیر قدسی اوست - بیت :-

ابروش مضمون عالی داشت نازل یزد نوشت　　　بر بیاض آفتاب ایں بیت عالمگیر را

اولاد امجاد پنج پسر ۱ محمد سلطان - ۲ محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ - ۳ محمد اعظم شاہ - ۴ محمد اکبر - ۵ محمد کام بخش - و پنج دختر - ۱ زیب النسا بیگم - ۲ بدر النسا بیگم - ۳ زینت النسا بیگم - ۴ زبدۃ النسا بیگم - ۵ مہر النسا بیگم - مدت عمر شریفش نود ویک سال و ایام سلطنت سریر عظمت پنجاہ سال کسرے زیادہ - از انجملہ سلطنت حیدر آباد بیست سال است - بعد انتقال آں

شاه را خلد مکاں می گفتند۔

جلوس میمنت مانوس شاه عالم بهادر شاه بادشاه غازی

این شاه ثریا جاه حسب الحکم حضرت خلد مکاں در ولایت لاهور و کابل انتظام بخش مهام بودند بعد حدوث این سانحهٔ ناگزیر عازم دار السلطنت شاهجهان آباد شده بتاریخ هجدهم شهر ذی حجه سنه ۱۱۱۸ یکهزار و یکصد و هجده هجری داخل بلده شده بر سریر سلطنت هندوستان جلوس کرده خطبه و سکه بنام نامی جاری فرمودند و شاهزاده محمد اعظم شاه که در حضور خلد مکاں بودند بصوابدید امیر الامراء آصف جاه جمدة الملک اسد خاں بهادر وزیر و ذو الفقار خاں بهادر نصرت جنگ خلف وزیر با جمیع امرا و ارکان سلطنت از دکن به شاهجهان آباد بعزم سلطنت متوجه شدند درین اثنا محمد کام بخش شاهزاده که در حین حیات خلد مکاں در بیجاپور بود متوجه دار الجهاد حیدر آباد شد۔ رستم دل خاں صوبدار حیدر آباد از ارادهٔ کام بخش به اسد خاں و ذو الفقار خاں عرضداشت نمود در جواب صادر گردید که انتظام مقدمهٔ سلطنت خود را کناره کشند لهذا رستم دل خاں بطرف ایلکندل رفت و کام بخش آمده داخل حیدر آباد گشت۔ رستم دل خاں بعد چندے از احسن خاں و میر ملنگ وغیره امرا ساخت نموده ظاهراً باطاعت و باطناً بارادهٔ قید کردن او آمده ملازمت نمود و مترصد قابوے وقت بود کام بخش از ارادهٔ مخفی او آگهی یافته او را قید کرده از فیل هلاک کنانیده نعش او را به پاے فیل بسته در تمام شهر تشهیر نموده بیروں انداخت و احسن خاں را از اسپان جنگی مجروح و مقتول ساخت و میر ملنگ را اسپها در ناخن زده و زبان از قفا برآورده بقتل رسانیده بعیش و عشرت مشغول شد۔ چوں اعظم شاه عبور دریاے نربده نمود شاه عالم بهادر بادشاه مکرر بنصائح ارجمند پرداختند که منازعت فیمابین مصلحت نیست و ولایت دکن

به شما مسلم داشتم ملاقات نانموده همان جا بروند۔ از آنجا کہ اعظم شاہ ہوائے سلطنت ہند در سر داشت بغرور ساز و ساماں بریں معنی راضی نہ شدہ قدم جسارت پیش نہادہ کوس مخالفت زد واز آں طرف شاہ عالم بہادر بادشاہ ہم با فوج برآمد چنانچہ کنار دریائے چنبل جنگ واقع شد واز طرفین نائرۂ جدال وقتال اشتعال یافت۔ بہادران نبرد آزمائے دشمن شکار بازوئے رستمانہ کشادہ داد مردانگی دادند۔

نظم

خروشِ نقیبان ناداد گوش | چو صورِ سرافیل پُر کرد گوش
نبرد آزمایانِ دشمن شکار | رُخِ کیں نہادند در کارزار
سپر بر سپر دوش بر دوش ہم | دویدند شیراں قدم بر قدم
فتادند درہم چو فیلانِ مست | نہ آں را ہزیمت نہ ایں را شکست

بعد از زد و خورد بسیار اعظم شاہ در جنگ گاہ کشتہ و بتائید ایزدی اولیائے دولت شاہ عالم بہادر مظفر و منصور گشتند پس از یک سال کہ استقلال کمال شد و خیالات فاسدۂ کام بخش کر ربعرض رسید اعلام فیروزی بصوب دکن بہ اہتزاز آمد و از دریائے نربدہ عبور کردہ پرتو افگن دیار دکن شدند و روئے عزیمت بحیدرآباد آوردند۔ کام بخش آں زماں از خواب غفلت بیدار شد در اجتماع فوج پرداختہ از شہر برآمدہ دم مخالفت زد۔ بر کتوہ بدویل کہ متصل شہر است جنگ بمیاں آمد۔ مبارزاں وبہادراں از جانبین بازوئے شجاعت کشادہ آمادہ کارزار شدند و بازار حرب و پیکار گرم ساختند۔

ع

برآمد دو دریائے لشکر بہم | علم گشت تیغ و علمہا قلم
دویدند رستم یلاں بید ریغ | چو جوہر بدنداں گرفتند تیغ

در آخر معرکہ محمد کام بخش بقتل رسید و نسیم فتح و فیروزی برایات عالیات شاہ عالم بہادر وزید

بفرخی وفیروزی داخل بلدهٔ دارالجهاد حیدرآباد شده این بلده را بفرخنده بنیاد حیدرآباد موسوم ساختند وچندے خاطر مبارک رابسیر وتماشاے عمارات دلنشیں وبساتینِ این سرزمینِ بهشت آئیں شاد آگیں نموده ویوسف خاں رابصوبداری این صوبه سرفراز کرده معاودت بهندوستاں فرمودند۔ شاعرے تاریخ صوبداری چنیں بقلم داده ۔ قطعه تاریخ :-

صوبداری زلطف خاقانے — سر و پا هم بدلکشِ دیبا
مرحمت شد بنام یوسف خاں — زوست تاریخ خلعتِ زیبا

درآں وقت "سروا" و "پاپڑا" دو برادر بودند درسواد سوریاپیٹه واطراف آں از غایت جسارت وبیباکی قطاع الطریقی اختیار کرده دست بال مردم درازمی ساخت حسب الحکم والا یوسف خاں صوبدار آنهارا به ترددات بائسته دستگیر کرده بقتل رسانید وپاپڑ پیٹه راکه آباد کردهٔ برادر "سروا" بود تسخیر کرده قلعهٔ شاه پورنام نهاد ودرانتظام مهام مصدرسعی وکوشش بود۔ شاه عالم بهادر بادشاه بهندوستان تشریف برده سریرآراے جاه وجلال بوده وضبط ممالک محروسه می کوشیدند۔ درعهد مبارک اسدخاں وکیل مطلق وعنایت الله خاں پسر هدایت الله خاں وزیر بودند درسنه ۱۱۲۴ یکهزار وبست وچهار هجری شاه والاجاه بعارضهٔ جسمانی بدارالملک جاودانی انتقال نمودند۔ درشاهجهاں آباد بدرگاه خواجه قطب الدین مدفون شدند مدت عمر هفتاد سال وایام سلطنت پنجسال بود۔ اولاد امجاد چهار پسر محمد معزالدین مخاطب بجهاندارشاه ومحمد عظیم مخاطب بعظیم الشان ورفیع القدر مخاطب برفیع الشان وخجسته اختر مخاطب بجهان شاه ویک دختر "دهرافروز بانو بیگم" بعد رحلت آں شاه را خلد منزل می نویسند۔

جلوس محمد فرخ سیر بادشاه غازی

بعد رحلت شاه عالم بهادر بادشاه خلد منزل هر چهار خلف نامدار بدعوی سلطنت باهم جنگ نمودند

عظیم الشان و رفیع و جهان شاه کشته شدند معزالدین جهاندار شاه بسلطنت فائز شد و فتحنامه بنام امرا و ناظمانِ ممالک فرستاد -

نقل فتحنامه معزالدین جهاندار شاه

الحمد لله تعالی و تقدس که دریں زمان میمنت اقتران و آوان نصرت نشان اورنگ خلافت و جهانبانی و افسر سلطنت گیتی ستانی بجلوس جهان آرا و جشن عالم پیرا رونق تازه یافت و انوار فیض و افضال حضرت واهب متعال بر روے روزگار تافت - شرح این مقال و تفصیل این اجمال آنکه بعد رحلت حضرت بادشاه جنت آرامگاه انار الله برهانه مخالف عظیم بمقتضاے نخوت ذاتی و خبث صمیم با وصف وصیت آں حضرت و راضی بودن با دولت در تقسیم مملکت که موجب خوشنودی خداے جل شانه و سبب آبادی ملک و رعایا بود بغرور خزانه و سپاه موفور و توقع رسیدن پسر مخذول و مقهور خود و سربلند خاں وغیره مردم نزدیک و دور که هر کدام خطوط بوعدهٔ آمدنها بآں منحرف تا زجادهٔ شعور می نوشتند آثار خودسری بظهور رسانیده بود و امراے بادشاهی را بتطمیع و تزویر بطرف خود دعوت می نمود و فراهم آمدن جمعے پریشاں روزگار با آں سرخیل ادبار اسباب رعونت او را افزود و غافل ازیں که سلطنت عطیه ایست از جناب اقدس الٰهی و خلافتے است از بارگاه صمدیت نامتناهی تا امداد تقدیر نباشد از سعی و تدبیر چه باشد و تا تائید سبحانی و توفیق آسمانی شامل حال نشود بزور سرپنجه عقدهٔ ازیں رشته نگشاید در جمع کردن اسباب ادبار زرهاے خطیر پریشاں ساخت و به تسویه صفوف و ترتیب خندق و توپخانه پرداخته بدمست جهالت رایت مخالفت در میدان ضلالت افراخت بهادران موکب منصور کثرت اعدا و قلت احبا در نظر اعتبار نیاورده جوشن توکل در بر و مغفر تائید پروردگار بر سر گزاشته بمقتضاے صدق نیت و صفاے طویت بسیاری بارش گلوله و تیر تفنگ را

کم از باد بہار و ریزش گلِ گلزار تصور نمودہ با تیغہائے خونچکاں مقابل توپخانۂ آتش فشاں و ہراول
آں زمرۂ ضلالت نشاں درآمدہ بیکبارگی حصار استقلال او را متزلزل ساختند و مانند
شیرانِ خودسر و ہژبرانِ صفدر از کمال نشاء شجاعت خود را بہ اختیار خود نیافتہ بجنگ پرداختند
و بضرب شمشیر آبدار دود از دمار آں گروہ برگشتہ روزگار برآوردند آخر کار ہنگام شام کہ آخر روز
حیات او بود آں رہ نورد منزل ممات بضرب زنبورک قالب تہی نمود و دست حمایت
کارساز بے نیاز ابواب نورہ سرور بر روئے ہواخواہاں کشود و روز دیگر بداختر و نا رفیع القدر
باوجود نیرنگی قضا و قدر باغوائے جمعے اشرار کہ مشتے شرار عبارت از آں است سررشتۂ
اطاعت و انصاف از دست دادہ در مقام انحراف درآمدند و بہ تجویز و تشخیص مصاف پرداختہ
قدم در عرصۂ کارزار گزاشتند۔ ہرچند بمقتضائے مہر و مروت نصائح و موعظت بکار رفت سودمند
نیفتاد۔ یک روز و شب باآں تیرہ درونان جنگ درمیاں ماند ہنگام صبح کہ شام ادبار معاندان شقاوت
شعار بود مقارن طلوع آفتاب عالمتاب ستارۂ آں سوختہ اختراں در مغرب فنا متواری شد
و زمانہ از شر و فساد نجات یافت۔ ع

از دست و زبان کہ برآید — کز عہدۂ شکرش بدرآید

لازم کہ جمیع بندہ ہائے آستانِ کرامت مواد سجدات شکر فتوحات خداداد بجا آورده نقارۂ شادی
بلند آوازہ کردہ خلائق را ازیں نوید سراسر امید آگاہ سازند۔

بعد حصول فتح معزالدین بغفلت ورزیدہ شب و روز بالعل کنور نام طوائف مشغول عیاشی
و شراب نوشی می بود و از بیخبری مقدمۂ سلطنت برہم خورد۔ محمد فرخ سیر خلف عظیم الشان ابن
شاہ عالم بہادر شاہ خلد منزل کہ بہ نیابت پدر در صوبۂ بنگالہ بود بہ اعانت سید عبداللہ خاں و سید
علی حسین خاں از آں جا بداعیۂ سلطنت و انتقام خون پدر برآمدہ در نواح اکبرآباد از معزالدین

جهاندارشاه جنگ نمود۔ معزالدین از غفلت و بیخبری شکست یافته خود مع لعل کنور فرار اختیار کرده بشاهجهان آباد رفت۔ محمد فرخ سیر بتعاقب او رسیده دستگیر نموده بقتل رسانیده در سنه ۱۱۲۵ یکهزار و یکصد و بست و پنج هجری بر سریر سلطنت جلوس فرمود۔ چون بعد رحلت خلد منزل عظیم الشان یازده روز بادشاه شده بعد از و معزالدین جهاندارشاه یازده ماه سلطنت کرد لهذا ایام سلطنت او را ایام جهالت مقرر کرده شد۔ سنه احد جلوس خود از همان وقت که سنه ۱۱۲۴ یکهزار و بست و چهار هجری باشد قرار داده خطبه و سکه جاری کرد سکه این است سکه

سکه زد از فضل حق بر سیم و زر پادشاه بحر و بر فرخ سیر

دریں عرصه سادات مذکور استقلال کمال بهم رسانیده بپایهٔ والا رسیدند سید عبدالله خان خطاب قطب الملک یافته وزیر شده سید حسین علی خان خطاب امیرالامرا یافته سپه سالار و رکن رکین سلطنت گردید۔ یوسف خان که از عهد بهادرشاه خلد منزل بصوبداری حیدرآباد مامور بود بیمار شده فوت کرد۔ داؤد خان صاحب صوبهٔ دکن از انتقال او ابراهیم خان برادر خود را برای ضبط و حراست حیدرآباد فرستاد که تا رسیدن صوبدار از حضور حفاظت نماید و قلعهٔ قمرنگر عرف کرنول با مضافات آن در اقطاع او مقرر کرد از شومی قدم او عمارات و محل سلطانی را که با صرف کرورها در چندیں سلطنت تیار شده بود آتش درگرفت و تا دو ماه سوخت۔ دست سعی کسے باطفا آں نرسید آخرش بالکل سوخته بخاک برابر شد۔ بعد دو سال مبارز خان بهادر از حضور پر نور بصوبداری حیدرآباد مامور شده رسید و بضبط و ربط ایں ملک چنانچه باید کوشید چوں صاحب همت و جرأت و عادل و رعیت پرور بود مفسدان از و گوشمال واقعی یافته سر بحلقهٔ اطاعت آوردند و رفاهیت رعایا و آبادی ملک شد و افواج مرهٹه هم در عمل و محاربات عظیم مکرر شکست یافت سپاه و رعیت را دوست می داشت و قلعهٔ "جانکی پیٹه" را که شانزده کروهی بلده است

تسخیر نمودہ بہ فرخ نگر موسوم ساخت چوں سادات مذکور در حضور زور گرفتہ خیرگی اختیار کردند فرخ سیر فکر دفع شر ایشاں در دل نمودہ امیر الامرا حسین علی خاں را صاحب صوبۂ دکن مقرر کردہ فرستاد و در کشتن قطب الملک عبد اللہ خاں برادرش ساعی شدہ قابومی جست چوں ایں معنی افشا گردید امیر الامرا آگاہ شدہ و مرہٹہ را با خود متفق کردہ و عالم علی خاں برادر زادۂ خود را نیابتاً در دکن گزاشتہ بے طلب از دکن عازم شاہجہاں آباد شد۔ فرخ سیر را کہ اجل بر سر رسیدہ بود سر رشتۂ تدبیر از دست دادہ غافل نشستہ ماند۔ امیر الامرا بشاہجہاں آباد رسیدہ بمشورۂ قطب الملک فرخ سیر را در سنہ ۱۱۳۱ یکہزار و یکصد و سی و یک ہجری دستگیر نمودہ طوق و زنجیر کردہ در قید نگاہداشت چنانچہ در قید ودیعت حیات نمود شاعرے تاریخ او بہ نظم آوردہ است ؎

دیدی کہ چہ با شاہ گرامی کردند — صد جور و جفا ز راہ خامی کردند
تاریخ چو از خرد جُستم فرمود — سادات بوے نمک حرامی کردند

مدت سلطنت او ہفت سال بود چوں سادات نام سلطنت بر خود مناسب ندیدند رفیع الدرجات پسر رفیع الشان را کہ ہفتدہ سالہ بود بر تخت نشاندند۔ جزیہ کہ بر ہنوداں از عہد عالمگیری مقرر شدہ بود بمہاراجہ اجیت سنگھ عرض کردہ معاف کنانید در عرصۂ چہار ماہ فوت شد بعد ازو رفیع الدولہ برادر کلانش را بادشاہ کردند۔ چنانچہ عطاء اللہ نام شاعرے قطعہ تاریخ جلوس گفتہ

قطعہ تاریخ

شکر للہ کہ گل بخت جہاں — از قدوم شہ عالم بشگفت
سال ایں مژدہ دل از شادیہا — زیب دیں خسرو آفاق گفت

در چند ماہ او ہم ازیں جہاں درگزشت۔

جلوس ابوالفتح نصیرالدین محمد شاہ بادشاہ غازی

محمد شاہ خلف خجستہ اختر جہاں شاہ ابن شاہ عالم بہادر بادشاہ خلد منزل را کہ بقاعدۂ شہزادگاں در زاویۂ عزلت بودند سادات مرقوم الصدر نوید سلطنت عرض کردند چوں مزاج ہمایوں بچنیں سلطنت نشد التماس کردند کہ حضرت بدولت و اقبال رونق بخش سریر جہانبانی شدہ اقتدار و مدار سلطنت برائے جہاں آرا مسلم دارند ما بندگاں در اطاعت و جانفشانی حاضریم۔ لہٰذا در ۱۱۳۱ھ یکہزار و یکصد و سی و یک ہجری اورنگ سلطنت را بفرقدوم میمنت لزوم رونق جاوید بخشیدہ باسم سامی ابوالفتح نصیرالدین محمد شاہ بادشاہ غازی خطبہ و سکہ در چار دانگ ہندوستان جنت نشاں جاری فرمودند۔ چوں سادات از سابق چاشنۂ خورشید خیرگی تمام داشتند غیر از نام سلطنت سررشتۂ ہیچ امر از قبضۂ خود نگذاشتند۔ ایں معنی بمزاج ہمایوں ناگوار آمد و فکر استیصال آں مدبران قبیح افعال پیش نہاد ہمت والا شد۔

ذکر ریاست آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار

نواب معلی القاب خورشید اشتہار نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار خلف نواب غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ ابن قلیچ خاں بہادر عرف عابد خاں امرائے عہد خلد مکانی کہ در وقت رفیع الدولہ بصوبداری صوبۂ مالوہ اقدام میداشت حسب الایمائے بادشاہ کیواں بارگاہ بزبان مسعود و آوان محمود بعزیمت دکن لوائے ظفر ارتسام برداشتہ بالیغار عبور دریائے نربدا فرمود۔ سادات باستماع ایں خبر سید دلاور خاں بخشی خود را با فوج گراں و راجہائے ذی شان برائے اعانت عالم علی خاں برادر زادۂ خود کہ در دکن بود روانہ کردند۔ خان مذکور

خان مذکور دوان بدواں رسیده وقتیکه رایات فیروزی آیات نواب مستطاب درسواد نگرائی تعلقهٔ صوبهٔ خاندیس رونق افزا بود زیاده از بست هزار سوار در رکاب سعادت نبود- نصیر الدوله عبدالرحیم خاں بهادر نصیر جنگ وعضد الدوله عوض خاں بهادر قسوره جنگ صوبدار ملک برار که این هردو سردار از نواب معلی القاب قرابت قریبه داشتند وانور خاں صوبدار خاندیس با جمعیت خودها آمده همرکاب شدند- درین اثنا خبر نزدیک سیدن آن اجل رسیده بمسامع جاه وجلال افتاد باتفاق امرای مذکور مصلحت برین شد که اول این صید را نخچیر باید کرد والا درصورت اهمال دلاورخاں وعالم علی خاں اگر هردو متفق شوند قباحت عظیم خواهد شد لهذا باوصف فوج قلیل که همگی پانزده بست هزار سوار مع جمعیت امرای مذکور خواهد بود بهمت به فضل مؤید مطلق داشته همان وقت معاودت کرده بعزم درست ورای صائب بجانب آن خیره سر یورش فرمودند- چون دلاورخاں منزل طولانی نموده از مسافت بعید آمده داخل خیمه شده بود ولشکریان او بیخبر از جنگ بعادت معهود بنا بر تلاش دانه وچاره متفرق بودند یکایک از ملاحظه نشانهای فوج ظفر موج عالی سراسیمه شده هوش درباخت چار ناچار نقاره کرده سوار شد واز طرفین جنگ درپیوست ونبرد عظیم روداد- ؎

غلط بین که بدخواه را در سراست | که فیروزی از کثرت لشکر است
نداند که هنگام کین گستری | زحق نصرت آید نه از لشکری

در یک طرفة العین عالمی به تیغ بیدریغ رسید وسید دلاورخاں مقتول گردید ونسیم فتح وفیروزی بر پرچم لوای نصرت انتمای نواب معلی القاب وزید- سرداران وراجهائی که همراه او بودند بحال تباه مراجعت بشاه جهان آباد کرده رفتند- نواب نامدار بعد حصول چنین فتح نمایان که محض تائیدات الٰهی توان شمرد سپاس مؤدی نموده باتفاق نصیر الدوله وعضد الدوله از انجا عزیمت

خجستہ بنیاد و انصرام کار سید عالم علی خاں فتنہ مواد مصمم کردہ متوجہ پیشتر شدند عضد الدولہ بمضمون
ایں کہ ؎

چو کارے بر آید بلطف و خوشی　　　چہ حاجت بہ تندی و گردنکشی

از راہِ ہدایت کلمات پند آمیز بہ یکے از رفقاے عالم علی خاں نوشتہ فرستاد کہ با احمال و اثقال
خود روانہ حضور پر نور شوند اصلاً مزاحمت نخواہد شد چنانچہ نقل آں برائے دریافت بعضے
حقائق بقلم آمدہ۔

نقل خط عضد الدولہ بیکے از رفقاے عالم علیخاں

عوالی پناہ۔ خط بہجت نمط متضمن اخلاص قلبی و ایماے دریافت انجام کار بمقتضاے آں
و دریافت اصل مطالب و تقدیم مساعی جمیلہ در اصلاح وجراءت بریں امر و شریک نمودن جناب
مہرباں تہور خاں جیو را نیز دریں باب چہرۂ وصول نمود حقیقت شورش ہندوستان بہ تخصیص دکن
کہ فی الحقیقت زنبور خانۂ فساد است از دست رفتہ ظاہر شدہ باشد۔ نواب صاحب مہرباں
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار از روزیکہ تشریف آوردہ اند مکرر نوشتجات شہامت
مرتبت مبارز خاں بہادر و دلیر خاں و ابراہیم خاں و عبد النبی خاں و سعادت اللہ خاں و امین خاں
بہادر و راجہ چندر سین وغیرہ عملہ صوبجات دکن رسیدہ و می رسد بے شائبۂ تکلف ایں ہمہ مردم
عنقریب ملحق می گردند و تہور خاں و روح اللہ خاں با شیام سنگھ وغیرہ رفقاے راجہ دہراج و
مہارانا عرائض رسیدہ کہ عبور دریاے نربدہ کردند امروز فردا ملازمت می نمایند۔ سپاہ دیگر و زمینداران
اطراف و اکناف روزے نیست کہ جوق جوق داخل لشکر نشوند و ہمہ در عقیدت و اخلاص و
فدویت قسمے دلچسپ کہ در ہیچ فوجے با ہیچکسے در عمر خود ایں چنیں رفاقت ندیدہ باشد قلوب
ہزاراں ذوی النفوس را یکسو متوجہ ساختن و بے توقع اسباب دنیا کہ آں قدر گنج و گوہر و خزانہ بحساب

دریں جا کجا بجا نبازی عالے را ائل و متوقع گردانیدن امر اختیاری نیست فضل خداوند بزرگار
شامل حال دلاور خاں وغیرہ عمدہ ہاے آزمودہ و مردم چیدہ چیدہ و برگزیدۂ فوج نواب امیر
الامرا و متعینان مثل مہاراؤ بھیم ہاڑہ کہ از پدر و پدر کلاں بلکہ از روز ابتدا در جمہور راجپوتیہ چقدر
اعتماد تہور و بسالت است دوست محمد خاں روہیلہ وغیرہ جماعداران افاغنہ علیٰ ہذا القیاس
سپاہے کہ در سرکار نواب امیر الامرا بہادر در وقت رفتن ہندوستاں با وشمادیدہ بودیم و ہنود
خلاصہ قوم خود را ہر یک سردار با امتیاز تمام با خود داشتند و استعداد بدیں نوع کہ زیادہ بر پنجاہ
ہزار سوار غرق آہن و توپخانہ از حد زائل و دہ ہیکلہ بدستور در وقت کار مردم سپاہ و سردار با وصف
آں سعی کہ از فیلہا فرود آمدہ پیادہ پا شدہ بودند و چہ تلاشہا کہ نکردند در دو گھڑی معلوم نشد کہ
ایں قدر کوہ آتش و آہن کجا پامال گردید و اکثرے را شمشیر نارسیدہ جان برآمد و بسیارے در کوہ
و بیاباں و طرق و شوارع کہ ہرگز فوج آنجا بتعاقب نرفتہ بود مردم اطراف و جوانب ہلاک ساختند
و از کشتہ ہا شمار نماندہ و غیر دست غیب و ظہور غلبہ مدد قوی نیست و در مقابل شخصیکہ خود موصوف
بچنیں صفات و فضل حق بدیں مرتبہ شامل حال شد و مدد بزرگ بریں نمط ظاہر و آشکار۔
قلت و کثرت حکم مساوات دارد ہرگاہ با ایں ہمہ کثرت و ہجوم بشر مجتمع باشد ارادۂ جنگ صاحبزادۂ
عالی جاہ قرین مصلحت نیست کہ ناموس در خجستہ بنیاد و در رفاقت مرہٹہ کہ خود بہتر میدانند شایان
اعتماد نہ اگر از براے حفظ ناموس و عزم رفتن ہندوستاں روا دار ایں ہمہ تصدیع خود و بندہ ہاے
خدا ہستند از انجا کہ ایں جانب را با وصف آنکہ قرابتہاے قریبہ ایں طرف و وحدت ناموس
درمیان است خیر خواہی طرف ثانی نیز البتہ منظور نظر ہست۔ بخدمت نواب صاحب مہربان
عرض کردہ بمقتضاے صافی باطن ایشاں کہ ہرگز توجہ خاطر بدنیاے دوں مثل دیگر ارباب
دوں ندارند توقع آں دارد کہ خود درمیاں آمدہ با جمیع احمال و اثقال بخیریت و بخوبی از دکن

برآورده شود. پیشتر هرچه صلاح بهتر باشد بعمل آرند. چوں اخلاص آں عالی پناه حقیقی است خوب غور کرده جواب خواهند نگاشت دُنیا جاے سهل است و وقت از دست رفته باز نمی آید بنابرآں نوشته شد پیشتر آنچه در تقدیر است نمی گزرد زیاده چه نگارش رود۔

آں نوجوانِ مغرور یعنی عالم علی خاں بے شعور سخنانِ موعظت اثر اصلا بخاطر نیاورده آماده و مستعد جنگ گردید. فوج سابق و نگاهداشت دیگر فراهم آورده و مرهٹه را باخود متفق نموده قدم جسارت پیش نهاد. در سواد بالاپور سرحد تعلقهٔ برار نواب معلی القاب نظام الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار باتفاق نصیر الدوله و عضد الدوله و انور خان وغیره سرداران و زمینداران دکن ترتیب صفوف پرداخته معرکه آرای کارزار شدند و از آں طرف عالم علی خاں با لشکر گراں و توپخانهٔ فراواں رو بمیداں نهاد. بهادرانِ نبرد پیشه و مبارزانِ رزم اندیشه دست جرأت از آستیں برآورده و قدم همت در میداں فشرده بازار کارزار گرم ساختند۔ ع

دو لشکر همه اژدها و نهنگ — بهم برکشادند بازوے جنگ
ز هر دو طرف بارشِ تیر شد — در و دشت پر صید و نخچیر شد
ندیدے ز رفتار تیر انگماں — فرشته زمیں آدمی آسماں
هزبرانِ بیشه پلنگان کوه — بهم در ستیزه گروها گروه
بجوں ریختن تیز شد تیغها — برآمد ز دریاے خوں میغها
هزبراں فتادند در خون و خاک — زره پاره پاره بدن چاک چاک
زبانه کشید آتش رستخیز — ببازارِ عالم در آمد گریز

فوج مخالف تاب استقرار نیاورده رو بهزیمت نهاد و عالم علی خاں را چوں گوسفند بدست گرگاں داد. غازیان شهامت اندیش سر آں فتنه کیش را تراشیده بر نوک نیزه نهادند بتوفیقات

ناصر بر حق اولیاے دولت نواب مدار مظفر و منصور گشتند و شادیانهٔ فتح و فیروزی بلند آوازه
گردانیدند بندگان عالی از حصول چنیں فتوحات عظمیٰ سجدات شکر بدرگاه فتاح حقیقی بجا
آورده باہزاراں فرخی و فرخندگی بزمان سعادت تواماں داخل بلدهٔ خجسته بنیاد اورنگ آباد
شدند قطب الملک عبداللہ خاں و امیرالامرا حسین علی خاں از وقوع ایں سانحه دست
تغابن سوده و ہیچ و تاب نجود پیچیده بفکر انتقام افتادند حضرت ظل سبحانی ظاہراً بنا بر انصرام
کاران مہم اماں از دہلی کوچ کرده متوجه ایں صوب شدند و قطب الملک را برائے حراست
شاہجہاں آباد گذاشتند و امیرالامرا را ہمراه رکاب سعادت گرفتند۔ درہماں ایام پدر امیرالامرا
بخواب او درآمده ایں عبارت خواند۔ بَلَغَ وَعْدُكَ وَغَلَبَ عَدُوُّكَ ۔ چوں اجل ورا
کشیده بیروں آورده بود در منزل سوم سر سواری دو کس مرد سپاہی بتقریب گزرانیدن فردِ
التماس نزدیکش رفته بضرب خنجرہا کار او را تمام کرده راہگرائے صحرائے فنا ساختند۔ غیرت خاں
وغیره رفقاے او ازیں حادثه آگہی یافته و ظہور ایں امر باشارهٔ بادشاه جمجاه تصور کرده فوج
آراسته تا جلوخانهٔ بادشاہی قدم جسارت پیش نہادند و بیک شلک توپخانهٔ بادشاہی بباۓ
عدم شتافتند فرمان قضا تواماں متضمن ایں سانحه بنام بندگان عالی شرف نفاذ یافته بود نقلِ
آں مندرج گشته۔

نقل فرمان محمد شاه بنام نظام الملک

شکر حضرت مالک الملوک جل شانهٔ که بمیامن تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی ہر
تیره بختے که سر از اطاعت حکم آفتاب شعاع واجب الاتباع ما پیچیده با ملازمان درگاه
آسماں جاه دم مخالفت زد دست تقدیر او را از جان و مال بر انداخت و ہر برگشته بخت
که قدر تربیت و عنایت نشناخته طریق کفران نعمت اختیار کرد قہرمان مبدع کل او را بخاک

برابر ساخت۔ تمہید این مقال آنکه ششم ذی حجه سنه ۲ امیر الامرای نمک حرام که وجود فتنه آمودش
خار گلشن سلطنت غبار ساحت ملک و ملت بود بسعی فدویان خیراندیش و خیراندیشان عقیدت
کیش بقتل رسید و این معنی موجب عبرت سرکشان نخوت مند و مسرت افزای خاطر اولیای
دولت ابد پیوند گردید۔ غیرت خان و دیگر خون گرفتها بعد انتشار این خبر از روی جسارت که عین
خسارت بوده بهیئت مجموعی رو بروی دولت خانه آواره شده بودند بیک شلک توپخانه
مانند بنات النعش متفرق شده بزاویهٔ عدم شتافتند و بقیة السیف بتوسل مقربان اورنگ خلافت
سعادت ملازمت دریافته عجز و الحاح و ندامت را شفیع جرائم ساخته از سیاست سلطانی نجات
یافتند۔ ظهور این لطیفهٔ غیبی بر جمیع بنده های آستان کرامت نشان علی الخصوص بر این
خانه زاد با اعتقاد مبارکباد لازم که سپاس حضرت خالق بتقدیم رسانیده گوش خلائق را بنوازش
کوس شادمانی بلند آوازه سازد۔

چون قطب الملک عبدالله خان برادرش در شاهجهان آباد بود ابراهیم نامی یکی از
شاهزادگان را بر تخت نشانده و کمر کین به انتقام خونِ برادر بسته رختِ ادبار بسوی اردوی
معلی آورد لاجرم حسب الحکم قهرمانی لشکر بادشاهی به ترتیب افواج آراسته و مسلح شده رو بمقابله
آن جسارت کیش کوتاه اندیش نهاد و آتش نبرد اشتعال یافت بهادران نصرت شعار و
مبارزان تهور آثار عالمی را بزیر تیغ بی دریغ کشیده قطب الملک را مع ابراهیم دستگیر کردند
و حسب الحکم در قفس آهنی ساختند و بعد از چندی قطب الملک دران حبس از قید حیات
رست۔ چون سادات با ولی نعمت نمک حرامی کرده بودند در اسرع اوقات نیست و نابود
شدند۔ بعد حصول این فتح هم فرمان محمد شاه بادشاه غازی بنام بندگان عالی
شرف نزول یافت۔

نقل فرمان محمد شاه بنام آصف جاه نظام الملک

عمدهٔ خانه زادا با فرهنگ نظام الملک بهادر فتح جنگ بعنایت خاص بادشاهی مستظهر و مباهی بوده بداند که بعد کشته شدن امیر الامرای نمک حرام رایات نصرت آیات متوجه دار الخلافت بود بعرض رسید که عبد الله خاں شوریده بخت بمقتضای کوته اندیشیها ابراهیم را دست آویز اعتبار خود ساخته با جمعی پریشاں روزگار ارادهٔ پیکار با موکب اقبال دارد ازانجا که بدولت پرورش یافتهای درگاه مقدس هرچند مستحق سیاست و مستوجب عقوبت باشند هیچ گونه در خاطر قدسی مظاهر منظور نیست استادهای پایه سریر خلافت مصیر با نواع کلمات هدایت راهنمای آں سرگشتهٔ وادی غوایت شدند۔ چوں قضا و قدر اسباب وبال آں روگردانیدهٔ اقبال مهیا ساخته بود گوش بر کلام هدایت انجام نداشته و چشم دوربیں بر توم صفحات سعادت قریں نکشوده قدم جهالت در میدان ضلالت افشرده ناچار رایات ظفر آیات بترتیب شائسته بآں صوب نهضت نمود دوازدهم سنه ۲ جلوس معلی ببیست کروهی از دار الخلافه شاهجهاں آباد مضرب خیام فلک احتشام شد آں آوارهٔ دشت خذلاں با سپاه و توپخانهٔ فراواں جیود مسعود بازار ادبار کشود۔ صباح آں شام که تیره روزی او بود به تسویهٔ صفوف پرداخته بکام جرأت پیش آمد۔ بهادران موکب منصور سر و دست بکار به کشادند چنانچه از صبح تا شام نائرهٔ جدال و قتال بمرتبهٔ تمام اشتعال داشت خرمن حیات بسیاری از تیره اختراں بد سر انجام بآتش قهر حضرت شدید الانتقام سوخت و تائید غیبی که هموارهٔ کارساز ایں دولت ابد طراز است چهرهٔ مراد فدویان عقیدت سرشت افروخت یعنی روز دوم وقت نصف النهار که هنگام زوال زمرهٔ بے اعتدال بود سپاه منصور بر اعادی مقهور حمله اوردا اکثری به تیغ بیدریغ کشته و آں اسیر

سلسلۂ تقدیر راکہ با محمد ابراہیم از معرکۂ کارزار رو بفرار گزاشتہ آوردند و بتائیدات حضرت ملک العلام نسیم فتح بر پرچم رایت نصرت اعتصام وزید و صبح امید آرزومنداں دمید و عرصۂ روزگار از غبار فساد پاک گردید۔ مژدۂ ایں فتح نمایاں و نصرت شایاں کہ ظہور است از نتائج پیشقدمی آں زینۂ پیشوایاں معرکۂ رزم و قدوۂ فدویانِ باعزم میدانیم مبارک باد لازم کہ سپاس حضرت قدیر برحق بجا آوردہ و کوس کامیابی بلند آوازہ گردانیدہ از نظم و نسق حدود متعلقہ خبردار باشد۔

بعد انقضائے یک دو سال بندگان عالی عضد الدولہ عوض خاں بہادر قسورجنگ را بہ نیابت در دکن گزاشتہ حسب الطلب روانۂ شاہجہاں آباد شدند۔

ذکر وزارت نواب آصفجاہ بہادر

حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی از راہ تفضلات و عنایات بمنصب وزارت ہندوستان جنت نشان ضمیمۂ خدمت صوبداری مالوہ و دکن سرفراز نمودہ قلمدان و خلعت و جیغہ و سرپیچ عطا فرمودند۔ خان دوراں و سعادت خاں امرائے حضور از خبث درون رشک بردہ در باطن مخالفت ورزیدند چنانچہ تاریخ "وزارت سست" ۱۱۴۴ - بندگان عالی شنیدہ فرمودند "وزارتم بتجمل" ۱۱۴۴ - رفتہ رفتہ بنابر چندیں وجوہات در حضور صحبت برار نشد و مزاج بندگان عالی از تلون مزاجی محمد شاہ و امرائے آنجا ناخوش گردیدہ عمداً بیماری خود و مخالفت آب و ہوا ظاہر کردہ و غازی الدین خان بہادر فیروزجنگ خلف مہین خود را بہ نیابت خود خلعت شش پارچہ و سرپیچ مرصع از حضور بادشاہ دہانیدہ مامور گردانیدند و خود رخصت گرفتہ بنابر اعتدال ہوا بہ سنبھل مراد آباد تشریف فرمودند۔ بعد از چندے کہ مزاج فی الجملہ باصلاح آمد

بتقریب تنبیہ حیدر قلی خاں ناظم گجرات کہ گردن از حلقۂ اطاعت پیچیدہ بغاوت اختیار کردہ بود فوج و کارخانجات سرکار خود و توپخانہ و فوج حضور نیز طلبیدہ عازم بصوب گجرات شدند و بعضد الدولہ بہادر نوشتند کہ خود را مع فوج و جمعیت مرہٹہ زود رسانید۔ چنانچہ عضد الدولہ مستعد روانگی شدہ خطے از طرف خود براجہ ساہو کہ در "ستارا" بود نوشت۔

نقل خط عضد الدولہ بنام راجہ ساہو

چوں شامت بخت برگشتہ آفریدہ دامنگیر پاداش اعمال می شود اوّل ثبات رائے و حسن تدبیر صائب ازو مسلوب می گردد و در دام بید انشی افتادہ بسان حرکت مذبوحی سر بشقاوت برداشتہ عدم اطاعت اولی الامر را کہ عین طاعت است واسطۂ پامالی خود می سازد چنانچہ ایں معنی از بعضے نمک حراماں در ہر دو دمان بوقوع آمدہ احدے پیش نبرد و بجز مذلت و ندامت نتیجہ نیافت دریں ولا بمقتضائے کم فطرتی و بے حوصلگی حیدر قلی خاں ناظم احمد آباد گجرات بادی ایں فعل ناعاقبت اندیش گردیدہ سر از اطاعت پیچیدہ قدم در دائرۂ زوال جان و مال خود گزاشتہ چنانچہ افواج قاہرہ بہ تنبیہ و استیصال و قتل و اسیران خام خیال از ہر چہار طرف بہ بیرلیغ قضا تبلیغ علم برافراشتہ و مقرر گردید بہر طرف کہ بگذرد قتیل و اسیر نمودہ مجراے نیکو خدمتی در تقدیم ایں امر بجا آرند۔ بنا بر آں نواب صاحب مشفق مہربان نظام الملک بہادر بصوبداری احمد آباد معہ مالوہ بانضمام وزارت و صوبداری دکن از حضور پر نور مفوض گردیدہ باہشتاد ہزار سوار و تمام توپخانہ شاہی مشمول نوازش تام متوجہ شدند و بدوستدار نیز عنایت نامجات پیرایۂ ورود بخشیدہ کہ با فوج دکن و جمعیت متعینہ از امرایان و خوانین بلند مکان و راجہاے ذی شان و دیگر صغیر و کبیر فدویان عقیدت نشاں آمادہ و تیار گوش برآواز بوجہ منتظر باید ماند بلکہ قدم پیش گذاشتہ در حدود گجرات و دکن استقامت

باید نزید که هرگاه افواج منصوره از اطراف دیگر بر سر باغی رسد بلا تأخیر تنبیه و تعاقب ازین طرف نیز بعمل آید بفضل الٰهی آن عمده راجهای عالی شان را تقید است که در متابعت امر خاقانی است دیگری را نخواهد بود و همانا طریق سرداری آن است که اگر نوکری از خداوند مجازی خود منحرف گردد سرزنش او را عین صواب و اصلاح متابعان خویش تصور نمایند که من بعد در هیچ دودمان خلاف ظاهر بوقوع نیاید باجی راو پردهان تا حال در آمدن تغافلی دارند و چنین امور در پیش و اکثر چیزها بمصلحت و مشورت بملاقات یکدیگر متعلق که بعون عنایت ایزدی بر وجه اتم میسر است، دیگر سربراهی این مهم اهم کرده می شود۔ بستم ماه صفر سنه ۶ جلوس معلی داخل ستنجانه شده از هر طرف افواج سرداران متعینهٔ دکن که بجهت تیاری لشکر و آسودگی ایام برسات بجاگیر اجازت گرفته رفته بودند ملحق به فوج فیروزی میشوند و روز بروز اجتماع مخلصان و ارادتمندان در ترقی و تزاید است بنابر اطلاع نوشته شد باجی را و مؤکد گردد که زود اینجا برسد و سرداران دیگر نیز جابجا مستعد و گوش بر آواز باشند که هرگاه از خجسته بنیاد بسمت مالوه عزیمت نموده آید بجناح استعجال ملحق فوج فیروزی شوند و داغ عدم ثبات قدم که در جنگ عالم علی خان مقتول بر سینهٔ خودها برداشته اند و چه قدر مزاج سامی کدورت ازان کرده باشد از دل بردارند ظهور این رسم ارادت و اخلاص در جناب حضرت خدیو گیهان و بحضور نواب صاحب نظام الملک بهادر موجب استرضا خواهد بود انشاءالله تعالیٰ شقاوت اندیش که غرور را مرتکب کور نمکی ساخته در طرفة العین پامال خواهد شد۔

چون اخبار یورش بادشاهی بحیدر قلی خان رسید خیریت در اطاعت دیده بالا بالا از راه دیگر عازم حضور گردیده بذریعهٔ خان دوران و سعادت خان شرف ملازمت دریافت۔ بندگان عالی حامد خان بهادر را در صوبهٔ گجرات مستقل کرده افواج و توپخانهٔ بادشاهی روانه

حضور کردہ خود بدولت و اقبال بدکن تشریف آوردند خان دوراں وغیرہ کہ تخم مخالفت در
مزرعۂ دل می کاشتند بے اجازت آمدن بندگان عالی بدکن دست آویز ساختہ مزاج بادشاہ
را برگردانیدند و فرمان صوبداری دکن بنام عماد الملک مبارز خاں بہادر ہژبر جنگ ناظم
حیدرآباد فرستادند و نیز فرامین بنام دلیر خاں و ابراہیم خاں و عبدالنبی خاں و سعادت اللہ خاں
و امین خاں و راجہ چندر سین وغیرہ سرداراں درباب رفاقت مبارز خاں شرف نفاذ یافت

ذکر جنگ نواب نظام الملک با مبارز خاں

چوں مبارز خاں از عہد فرخ سیر بصوبداری حیدرآباد مامور بود بعدل و داد
و قول پروری ملک را آباد ساختہ خزانہ و سپاہ دلخواہ داشت و افواج مرہٹہ و اکثر مفسداں را
بارہا بفوج قلیل خود شکست دادہ غالب می شد و شہر پناہ حیدرآباد از سنگ و آہک تجویز
کردہ بنا انداخت دوازدہ سال رعایا و برایا و سپاہ و منصبدار و جاگیردار در عمل او برفاقت و
آسودگی بسر می بردند از صدور حکم بادشاہی خیال ترقیات دولت تصور نمودہ ندانست کہ
وقت آخر حیات است و از حب جاہ سوابق ارتباط و قرابت دیرین مد نظر نداشتہ بہ ترتیب
افواج پرداختہ عزیمت جنگ نمود ہرچند بندگان عالی روابط سابقہ بہ بیان آوردہ پیغام
صلح دادند کہ آں طرف دریاے گنگ صاحب انتظام ملک نمایند و ایں طرف گنگ ملک از ما
باشد لاکن بخاطر مبارز خاں بہادر اصلا نگذشت و سرداران مرقومۃ الصدر را و فوج مرہٹہ با خود
متفق کردہ از حیدرآباد عازم شدہ متصل شکر کھرلہ برسید منہیان اقبال مآل عدد اخبار مبارز خاں
بہادر متواتر معروض داشتند بخاطر مبارک نمی گزشت کہ براے ملک مال جنگ و جدال واقع شود
زبانی معتمداں و مقرباں باز ہم بعنو انہا گفتہ فرستادند کہ ما را روابط قدیم و قرابت و اتحاد صمیم ملحوظ

بنابریں دریں مدت پنجسال خیال صوبۂ حیدرآباد بخاطر نیاوردیم گفتۂ ارباب غرض و نوشتۂ
حضور که برای عالم کشی این فکر کرده اند مصدر بدنامیها نباید شد و ازیں خیال باید گذشت لاکن
مبارزخاں اصلا راضی به صلح نشد و از تاکیدات حضور و غرور شجاعت خود و اجتماع افواج
موفور بیش از بیش در مخالفت کوشید و ازیں اراده باز نگردید لاجرم بندگان عالی باتفاق
عضد الدوله و نصیر الدوله و دیگر سرداران عمده به ترتیب افواج پرداخته بعزم جنگ سوار شدند
در سنه ۶ جلوس محمد شاهی مطابق سنه ۱۱۳۷ یکهزار و یکصد و سی و هفت هجری متصل "شکر کهره" که
چهل کروهی خجسته بنیاد است مقابله هر دو لشکر رو داد چوں موسم بارش بود بندگان عالی پیش
اندیشی که لازمۂ سری و سرداری است بکار برده بالای پشته بالشکر ایستادند زیر آن پشته ناله
بود که گلوله بسیار داشت رای بالچند منشی عضد الدوله تدبیر انگیخته تمام توپخانه رو بمیدان
کنار ناله نهاده قناتها پیش کشیده پنهان کرد وقتی که جنگ شروع و افغانان و سپاه مبارزخاں
سراچه و قنات دیده گمان بر دیره و ناتیاری فوج کرده اسپان تاخته حمله کردند چون نزدیک
رسیدند رای بالچند توپخانه سر داد چوں تمام میدان و ناله پر از گلوله بود سوار و پیاده غرق آب
و گل شد و از آتش توپخانه بباد فنا رفت و هیچ تردد جنگ و گریز از آنها پیشرفت نشد۔
هزاران سپاه کشته شده دفعۂ دویم خود مبارزخاں حمله کرد مردم از هول توپخانه تن ندادند و منهزم
گشتند و مبارزخاں را ضرب تفنگ رسید عضد الدوله بهادر فیل سواری خود پیش رانده
مبارزخاں را کشت "شهید منزل" ۱۱۳۷ خاص تاریخ اوست فتح عظیم به سهل ترین وجوهات
نصیب اولیای دولت بندگان عالی گردید شادیانۂ فتح نواخته برای انتظام حیدرآباد
متوجه این طرف شدند شهامت خاں پسر کلاں مبارزخاں مع قبائل و اثاث البیت بقلعۂ
محمد نگر گلگنڈه رفته مستعد جنگ شد۔ بندگان عالی به انواع تشفی و دلاسا و رغبت و هراس

مستمال ساختہ بے جنگ ورا از قلعہ بر آوردہ عطا یار خاں را بقلعہ محمد نگر سرفراز فرمودند و در بلدۂ
حیدر آباد جلوہ افروز گردیدہ داد کامرانی خلائق دادند۔ شہامت خاں و خواجہ محمود خاں عرف
امانت خاں را بخطاب مبارز خاں امتیاز بخشیدہ و حامد اللہ خاں و دیگر اقربائے مبارز خاں شہید
را باضافۂ مناصب و خطابہا سرفراز کردہ جاگیرات جید تنخواہ فرمودند چنانچہ تا وفاتِ حیات
ہر کدام بآرام تمام بسر بردہ محمد شاہ بادشاہ باستماع چنیں فتح در ازائے آں خطاب آصف جاہ بہ نظام
الملک فتح جنگ سپہ سالار و از اصل و اضافہ بمنصب ۹ ہزاری ذات ۹ ہزار سوار سرفراز
فرمودند و قلمدان نیابت وزارت بہ قمر الدین خاں عطا شد

بنائے حویلی نظام الملک بہادر

در بلدۂ حیدر آباد بمکانے کہ سابق عمارت جلا محل بادشاہی بود و میرزا احمد خویش کلاں
سلطان عبد اللہ در آں مکان سکونت می داشت بندگان عالی در آں جا حویلی احداث
فرمودہ عمارات عالی مشتمل بر دیوان بار عام و خلوت و خوابگاہ و محلسرائے بہ ترتیب مالا کلام
و استحکام تمام و احاطۂ دیوار بلند بدور عظیم و جلوخانہ بوسعت کمال و نقار خانہ فلک مثال
بسعی کارپردازان سرکار و معماران نادرہ کار صورت اتمام یافت ۔ در آں حویلی مبارک دولتخانہ
بندگان عالی قرار یافتہ بدولت و اقبال "شرف المکان بالمکین" شدند و آں مکانِ ہنوز نشان
مستقر صدر جاہ و جلال گردید۔ آب نہر تالاب جلپلی در حوضہائے دولتخانہ جاری است۔

بنائے بنگلۂ گوشہ محل و بنائے حیدر محل

چون مزاج مبارک بندگان عالی اکثر بہ تماشائے رضات دلکش و عمارات فرح بخش
مائل بود گاہ گاہ برائے تنشط خاطر بسیر و شکار سواری می فرمودند روزے بگوشہ محل تشریف
بردہ بعد از سیر و تماشا ارشاد شد کہ درمیان ایوان مابین بنگلۂ چوبیں تیار سازند حسب الحکم

نجاران صنعت طراز و معماران هنر شعار بنگلۀ چوبی بغایت مطبوع بحسن تقطیع تیار نمودند و نقاشان
مانی شعار برنگ آمیزی ایوان و نقاشی رنگارنگ رونق داده خال رخسار آن عمارت فلک
شکوه گردانیدند و نیز موافق امر عالی مقابل عمارت گوشه محل آن طرف حوض عمارت عالی شان
بطرح عجیب و غریب که ساده و پر تکلف توان گفت بچندے صنعت و محنت بغایت
متانت و استقامت مترتب یافته بجدید محل موسوم شد و در و بروے آن حوض و فواره و
خیابان بندی برونق تمام صورت اتمام پذیرفت رباعی۔

این مقام خوش که مستغنی است از نقش و نگار　　هست با جنات تجری تحتها الانهار یار
چون دل دانا درو پیداست صورتهای غیب　　بسکه مصقول است دیوار و درش آئینه وار

چون موکب همایون کوکب بر دلاورخان و عالم علی خان و مبارزخان منصور شد دیگر کسے را در
دیار دکن تاب مقاومت نماند اگر فوج مرهته در ملک محروسه گذر می کرد سر جنگ واقعی
می یافت لهذا راجه ساهو و راؤ بالاجی پردهان از غلبه و تسلط افواج منصوره متنبه شده
فیما بین صلح قرار داده مدام پاس قرار و مدار می داشتند و زمینداران و پالیگران ملک کرناٹک بیجاپور
و کرناٹک حیدرآباد پیشکشات لائق قبول کرده سال بسال داخل خزانۀ قلعۀ محمدنگر می نمودند انتظام
دکن چنانچه باید بمنصۀ شهود جلوۀ ظهور یافت و در شش صوبه که عبارت از صوبۀ خاندیس و صوبۀ
خجسته بنیاد و صوبۀ محمدآباد بیدر و صوبۀ برار و صوبۀ فرخنده بنیاد حیدرآباد و صوبۀ بیجاپور باشد
علیحده علیحده بهر جا نائب ناظم مع فوج میماندند و خود بدولت و اقبال هر سال در اضلاع و
اطراف ملک بطریق سیر و شکار لشکرکشی فرموده انتظام و رونق بخش می بودند بنائے شهرپناه
که از وقت مبارزخان شد برائے اتمام آن حکم صادر گشت چنانچه باصراف لکوک شهرپناه مستحکم از سنگ
و آهک تیار شده موجب تقویت ساکنان این شهر گردید و همه باغها و عمارات قدیم و جدید حکم

مرمت واحتیاط قرار واقعی در رو دیافت و داروغۂ عمارت برائے ایں کار مقرر شد۔

ہنگامۂ نادر شاہ در شاہجہاں آباد

بعد از مدتے خبر آمد آمد نادر شاہ از ایران بجانب ہندوستان گرم شد و بندگان عالی
حسب الطلب محمد شاہ بادشاہ غازی عزیمت دارالخلافت شاہجہاں آباد کردہ نظام الدولہ
میر احمد خاں بہادر ناصر جنگ خلف خود را بہ نیابت خود در دکن گزاشتہ و مدارالمہام محمد
انور اللہ خاں بہادر را باختیار عزل و نصب عمال باقتدار تمام با تالیقی صاحبزادہ مامور فرمودہ
و خواجہ نور اللہ خاں را مع فوج بہ نیابت نظامت حیدر آباد گذاشتہ خود بدولت و اقبال
متوجہ جناب سلطانی شدند۔ شمۂ از احوال نادر شاہ کہ بشاہجہاں آباد آمدہ بود این است کہ
در سنہ یکہزار و یکصد و پنجاہ و یک ہجری ۱۱۵۱ نادر شاہ کابل و قندھار و غیرہ تعلقہ ہندوستان
گرفتہ عزیمت ایں طرف نمود محمد شاہ بادشاہ بعد تدابیر و مشورۂ امرا غرۂ رمضان سنہ
الیہ از شاہجہاں آباد با پنجاہ ہزار سوار مع آصفجاہ نظام الملک و قمر الدین خاں وزیر و
صمصام الملک و خان دوران و غیرہ امرا برآمدہ داخل کشت خانہ شدند۔ پنجم ذیقعدہ بہ کرنال
رسیدند منہیان اقبال خبر رسانیدند کہ نادر شاہ با پنجہزار قوم افشار جزائل اندازکہ آنرا تومن شاہ
گویند و پنجاہ دستہ سوار کہ در اصطلاح مشہدی ہزار را دستہ می خوانند و سہ دستہ تفنگچی و
بنگاہ بے حساب کہ ہر یکے از سوار و پیادہ دو سہ اشتر و دو سہ خچر آذوقہ دارد دہ کروہی کرنال حل
ادبار انداختہ ہمہ سپاہ از سوار و پیادہ کرتہ و کلاہ سقرلاط و اکثرے کرتہ زرہ در زیر آں دارند۔
بہ وفق تجویز آصف جاہ نظام الملک مورچال گرد لشکر بستہ شد خیول افیال و فحول رجال
باسلاح و یراق مالامال نہار و لیال مستعد و مہیا گردیدہ مترصد جنگ و جدال بودند دہم ذیقعدہ

نادرشاه بفاصلهٔ سه کروه منزل گاه ساخته طلیعه‌های افواج او بر مردم کهنی هند تاخته و سر انداخته آهنگ جرأت بنمود آورده مردم هند را که از مدتی به تن پروری و عیاشی بوده از تردد دست بسته بودند سراسیمگی و هراسانی تمام روداد درین ضمن خبر نزدیک رسیدن سعادت خان که بحق هندوستان نحس اکبر بود سامعه پیرا گردیده بادشاه و سپاه را تقویت دست داد- نادرشاه هم بانتظار سبقت محمد شاه بجای خود درنگ گزینش بود و بفهم و فراست دریافت شجاعت و جلادت ارکان سلطنت هندمی نمود چنانچه پانزدهم ماه مذکور برهان الملک سعادت خان داخل لشکر گردیده سرسواری ملازمت بادشاه حاصل کرد و مورد تحسین شد خبر شنید که فوج طلیعهٔ نادرشاه بر بنگاه او تاخته زد و برد نمودند- آن عجول جهول بی توقف عطف عنان کرده بگران حماقت بجمایت بهیر تاخت فوج نادرشاه بحکم "الحرب خدعة" کشان کشان سوی معسکر خود برد آن ابله ندانست که بر افواج قاهره به هزن عراق و روم و لکوک افاغنه یوسف زئی و پشاور و بوم بایں کم بضاعت چرا میرود ناگاه چهار دسته سپاه سرخ کلاه با طپانچه بندوق آتشبار و یکدسته تیرانداز و نیزه باز برق کردار بیکبار نمودار گشته در چشم زدن هنگامه آرای پیکار و شورش افزای کارزار شدند دفعةً از بارش غلوله مانند تگرگ و ژاله و ریزش تیر بوارق صفیر عالمی را از پا انداخته سعادت خان را دستگیر نمودند خان دوران که بوقت شتافتن سعادت خان بموجب حکم بادشاه بکمک او تعین شده بود با دو دسته فوج نادرشاه دوچار شد و حرکت مذبوحی کرده و خلقی را مثل گوسفند حوالهٔ گرگان خونخوار نموده عنان وزدی ساخته پناه لشکر معسکر بادشاه برد مظفر خان برادر او با پسر کلانش شربت شهادت چشید قمر الدین خان وزیر و آصف جاه بهادر که باعانت خان دوران چند قدم تا لب شاه نهر که از زیر کرنال میرود رسیده بودند استاده ماندند چون شام نزدیک بود معاودت کرده بخیریت داخل خیمه شدند

روز دویم نادرشاه باستفسار احوال سعادت خاں و دریافت کنکاش ارکان سلطنت هند عزم جنگ نکرد سپاه هند فرصت غنیمت دانسته برخے بزیارت قبۀ شاه شرف بوعلی قلندرؒ که در کرنال است رفتند و بسیارے ازیں بهانه به پانی پت خزیدند و اکثرے تا دهلی نه ایستادند آصف جاه نظام الملک بهادر چوں حال فوج بادشاه تباه دید لاچار باب مصالحت کشاده سید لشکر خاں و نجم الدین خاں را بخدمت نادرشاه فرستاده بقسم مصحف مجید طرح صلح انداخت و روز دوم خود بجناب شهنشاه رفته سعادت ملازمت دریافت شهنشاه حسب ظاهر تفضلات کرده بحضور خود طعام خورانید و خلعت داده برائے آوردن محمد شاه مرخص نمود همان روز خان دوران مجروح با دل چاک و غمناک فراق فرزند دلبند و برادر ارجمند و دیگر خویش و پیوند ودیعت حیات سپرد بستم ماه ذیقعده محمد شاه را آصف جاه تخت رواں سوار کرده خود مع قمر الدین خاں و جمیع بندهاے عمده سلطان پیاده پا در جلو شده قدم بقدم روانه بارگاه نادرشاه گشتند چوں قریب بعسکر شاه رسیدند شاهزاده باستقبال آمده محمد شاه جیغه و مالاے مروارید در سر و گردنش کرده رواں شدند چوں متصل خیمه رسیدند نادرشاه برآمده رسم معانقه بعمل آورده بر یک تخت نشستند تا دو گهڑی صحبت داشته محمد شاه را رخصت کرد چنانچه بوقت شام بلشکر خود رسیدند دو روز دیگر آصف جاه پیش شهنشاه آمده و شد داشتند روز چهارم شاه براے انفصال پیشکش نشاندند روز پنجم حکم کرد که محمد شاه را نیز بیارند چنانچه بسواری فیل از راه جنگ گاه که پشته پشته لاشها یکجا انداخته بودند آورده خیمه علیحده ایستاده کرده فرود آوردند و دو دسته تفنچی چوکی نشستند۔ روز سیوم فرمود که همه خزینه و جواهر و نفائس و اقشمۀ نوادر آنچه در رکاب بود داخل سرکار نمودند و اکثر کارخانجات بغارت رفت صفیر نفیر بفلک اثیر رسید و هول رستخیز پدید گشت و جمیع امرایاں مع مال و منال در حیطۂ قید

درآمدند و به هر سردار سرهنگے مؤکل بود تا سعادت خاں با شهنشاه ساخته از جانب شاه برای
بندوبست شاهجهان آباد روانه شده بشهر رسیده دلاسای خلائق کرده مردم شاه جابجا
نشاندند نادرشاه بنگاه خود را از سرهند طلب داشته بالکوک شتر و استر پر از جو و گندم و قند و شکر و
انواع اذوقه هفتم ذی حجه بباغ شالامار فرود آمده فرمود که آصف جاه بخانهٔ خود رفته تسلی
مردم کند و تمام اهل حرفهٔ هند داخل شهر شوند که وقت سواری راه بر فوج تنگ نگردد۔ آصفجاه
و جمیع مردم هند غنیمت دانسته موافق حکم بعمل آوردند نهم ماه که عرفه عید الاضحی و روز جمعه بود
صبحگاه نادرشاه با سپاه و بنگاه خود بشهر پناه درآمده داخل ارک سرخ سلطانی شد و محمد شاه را
نیز در قلعه داشت دهم ماه روز عید خطبه بنام نادرشاه خواندند تا سعادت بمصلحت آصف جاه
که خدعه محض بود زهر خورده روز بمیں کرد۔ روز سیوم چند لچه لبچیا شهره دادند که نادرشاه از عالم
درگذشت مردم شهر عظیم الله خاں چند مردم خراسانی را کشتند و حقیقت بعرض شهنشاه رسید
وقت صبح شهریار لباس سرخ پوشیده و شمشیر از نیام کشیده از محلسرا برآمده حکم قتل عام فرمود
اول با آصف جاه پرسید که ایں آتش فتنه را تو افروختی۔ مصطفےٰ خاں وزیر زبانِ شفاعت
کشاده که شب بخانهٔ من بود و طعام همراه من خورد ایں فتنه از یں صادر نشد خراسانیاں از دلی دروازه
و بیرون آں تا نخاس و عیدگاه کهنه و چوراهه و قدم شریف عالم را به تیغ گرفتند تا سگ و گربه
هم نگذاشتند و خانها را سوختند و تاراج کردند در دو سه گهڑی پنجاه شصت هزار بے گناه از
هندو و مسلمان به تیغ آمد چوں خبر بشاه رسید شمشیر در نیام کرد و فی الفور اماں داد بعد عید گویا
قربانی بنی آدم شد۔ روز دوم سید نیاز خاں و سید شهسوار خاں که هر دو جوان خوش قد و خوشرو
بودند با تمام فتنه انگیزی یکے را شکم پاره کردند و دوم را گردن زدند پس از چند روز که سوال و
جواب پیشکشات انفصال شد محمد شاه را بحضور طلبیده بر تخت نشانید و مدام مورد تفضلات

وعنایات می داشت - درعین هنگامهٔ نادرشاه باجی راؤ مقهور وقت تزلزل وتخلل یافته با فوج کثیر نجبسته بنیاد رسیده بتاخت وتاراج دیهات نواحی دست تطاول دراز کرد۔ ناصرجنگ بهادر بالشکر خود بعزم تنبیه او از شهر برآمده بجنگهاے عظیم مقهور مذکور را برآورده تا گلشن آباد گزرانیدند وبتائید الٰهی براعدا مظفر ومنصور شدند بندگان عالی درحضور احوال شورش دکن معروض داشته فرامین محمد شاه بنام جمیع سرداران دکن حاصل کرده فرستادند چنانچه دراں وقت که فرمان بنام ناصرجنگ بهادر ورود یافته بود نقل آں مندرج است

نقل فرمان محمد شاه بنام ناصرجنگ

شهامت وبسالت مرتبت ابهت وآیات منزلت عمده امراے بافرهنگ خانه زاد صادق الاعتقاد نظام الدوله میر احمد خاں بهادر ناصرجنگ مستظهر عنایات وتفضلات بادشاهی بوده بداند دریں هنگام عشرت آغاز نصرت انجام که بشمول الطاف بے نهایت الٰهی وظهور لطائف غیر متناهی نزول رایات عالیات والویهٔ ظفر سمات حضرت شاهنشاه جم قدر سلیمان حشمت فریدوں فر سکندر شوکت زینت بخش سریر خلافت وجهان پناهی شایستهٔ خطاب مستطاب شاهنشاهی مؤید دین متین احمدی مروج ملت بیضاے احمدی بادشاه عالم وعالمیاں خدیو زمین وزماں دین پرور عدالت گستر سایهٔ رحمت خالق اکبر خلد الله تعالٰی ملکه وتجری فی بحار السلطنة فلکه عرصهٔ هندوستاں را رشک فرماے طبقات بهشت بریں ساخته وقوافل امن وامانی بمعنانی عساکر تائیدات قادر مستعان از شش جهت دریں مملکت دواسپه تاخته ومهابت وصلابت جنود شاهنشاهی بعون وصون الٰهی قاف تا قاف عالم را فرا گرفته زنگ فتنه وفساد از چهرهٔ ارباب بغض وعناد در انداز پرواز وفولاد سختی وسنگدلی اصحاب بغی وطغیان در بوتهٔ هول وهراس سرگرم گداز است هاتا دمیدن صبح ایں دولت عظمٰی

از آثار طلوع خورشید جهانتاب اقبال ابد قرین ما و یاوری طالع ساکنان این مرز و بوم است
اگر اوراق اشجار در هیکل عنصری روزگار یک قلم زبان گردد شمه از شکر این موهبت کبری ادا
نمی تواند شد خلائق که بصدمات اخبار ئے لے باقتضاے قصور مدرکه و اعوجاج فهم زمام
صبر و طاقت و عنان توسن طبیعت را در قبضهٔ هول و هراس داشتند اکنون علی الدوام ابتلا است
آیهٔ کریمه فَعَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا مواظبت دارند
و تلاطم بحار مهر و محبت و شفقت بے نهایت از جناب اشرف همایون شاهنشاهی و صورت
بستن اتحاد حقیقی و زائل شدن آثار دوئی و استحکام اساس خلت و ولا و تشید مبانی
صدق و صفا ازین جانب یعنی یک روح و دو قالب را ذهن نشین خاص و عام
ساخته نظر برین انشاء الله تعالی اگر در نا حیتے فتنه بلند شود قشونات شاهنشاهی از همه طرف
مانند قطرات باران و رشحات موسم نیسان جلوریز رسیده بضرب جزائل و تیغ و خنجر فرو می نشانند
و دمار از روزگار تیره درونان ظلمت سرشت برمی آرند و مکرر فرموده اند که بعد معاودت ما اگر
بد بختے را از برگشتگی ورق طالع در ملک دکن وغیره هواے فتنه در سر افتد حکم میفرمایم که بمجرد
ورود خبر قشونات فلان حدود از بندر عباس سوار کشتیها شده بالوازم توپخانه و مصالح
قتال و دشمن گذاری مثل برق خاطف خود را به بندر مبارک سورت رسانیده پاشنه
کوب و جلوریز بسر وقت اشقیا رسیده دود از دمار او بار ضیبان برآرند و نزهتکدهٔ مملکت را
از خس و خاشاک وجود ناپاک مخالفان صفائی تام دهند درین ولا سیادت و نجابت مرتبت
امارت و ایالت منزلت دانا ے مدارج دین و دولت شناساے مراتب ملک و ملت
فرازندهٔ لواے شوکت و حشمت طرازندهٔ بساط ابهت و عظمت ظفر پیراے معارک جانستانی
عیش آراے محافل کامرانی دقیقه یاب سرائر بادشاهی رمز شناس مزاجدانی و آگاهی جوهر

مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا همدم دلکشاے مجلس خاص محرم خلوتسراے
اخلاص کارفرماے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلندمکان عمدہ امراے عظیم الشان
استظهار مجاهدان با عزم افتخار دلیران معرکۂ رزم امیر صائب تدبیر ممالک مدار مشیر روشن ضمیر
عالی مقدار رکن السلطنت بادشاه سلیمان اقتدار آصف جاه نظام الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار
بعرض همایون رسانید که باجی راؤ مقهور در نواحی خجسته بنیاد آواره شده مصدر شورشها گردیده بود
آں خانه زاد با فرهنگ سرجنگ واقعی باو رسانیده دست تطاول مقهور را از جمهور رعایا
کوتاه ساخت ظهور ایں امور ازآں خانه زاد باموقع و بجا شد لهذا العمدۂ راجهاے ذی شان آجه
ساهو و شهامت و بسالت پناه باجی راؤ سمت تحریر پذیرفت که مراتب مرقومه را ملحوظ و
مدنظر داشته بجمیع اتباع و اشباع و سائر اعوان و انصار خود تاکید و تهدید شدید
نمایند که از قرارداد و عهد و پیماںے که از سالها بمیمنت انعقاد پذیرفته یکسر مو تخلف نورزند
و بر صراط المستقیم متابعت و اطاعت چنانچه باید و شاید ثابت قدم باشند که هر آئنه پاس
ایں روئیه مرضیه مورث بهبود و فلاح و مثمر افزائش خوشنودی و رضا خواهد بود - مرقوم ۱۲ محرم
سنه ۲۱ جلوس والا" - نادرشاه در شاهجهان آباد زیاده از یکماه مانده تمام خزانه و جواهر بادشاهی
مع تخت طاؤسی و کل آلات مرصع با اسپان و افیال مع اموال قمرالدین خان و آصفجاه و غازی
الدین خاں بهادر فیروز جنگ و سوداگراں و ساهوکاراں وغیره مالداران دهلی بضبط سرکار
خود آورده و قرص طلا و نقره مثل آسیا ساخته همراه گرفته و عهدنامه بمهر و دستخط محمد شاه
گرفته رهگراے سمت قندهار گردید -

نقل عهدنامه محمد شاه که بنادر شاه نوشته داده

قبل زیں بندگان اعلیحضرت کیوان منزلت بهرام صولت مریخ سطوت شهنشاه جهان

سلطان السلاطین دوران بادشاه ظل الله اسلام پناه خاقان سکندر شان آسمان بارگاه
السلطان والاکرام الخاقان العظام نادر شاه ظل الله خلد الله ملکه ایلچیان سرکار محمد خان
ترکمانیه را از قندهار برای بعضی امورات روانه حضور این نیازمند درگاه آلهی نموده اند
کارگزاران دولت ابد مدت او در صدد توقف و تعطل جواب نامه و عدم سرانجام مطالب دلخسته
متحرک سلسلهٔ مخالفت گردیدند تا اینکه ورود موکب همایون آن اعلی حضرت بحدود هندستان
اتفاق افتاد و در قصبهٔ کرنال جنگ سلطانی واقع شد نیر تجلی الظهور فتح و ظفر از مشرق آن دولت
بی زوال طالع گردید و از فیض ملاقات بزم و رزم همایون بهره ور گشته باتفاق یکدیگر در دار
الخلافت شاهجهان آباد داخل شدیم و تمام خزائن و نفائس و جواهر کنوز با یعرف سلطنت هندوستان
برسم نیاز بموجب تفصیل علیحده متعلق متصدیان سرکار ساختیم و آنحضرت نیز حسب الالتماس
این نیازمند درگاه آلهی بعضی بحیطهٔ قبول وصول در آورده در عالم اهلیت و اتحاد و خلت و
وداد که مراعات سلسلهٔ عالیه گورگانیه و مراقبت دودهٔ اصل ترکمانیه مطرح نظر قدسی منظر
ایشان می باشد تاج و نگین سلطنت را بدستور سابق باین نیازمند درگاه آلهی مفوض و
مبذول فرمودند این عطیه و عنایت که از پدر در بارهٔ فرزند و از برادر بنسبت برادر بعمل
در نمی آید مغتنمات دانسته در ادای شکر این معنی تمامی ممالک غربی رود اتک و دریای
سندھ و نالهٔ سگره متصل از دریای سندھ که عبارت از پشاور و دار الملک کابل و غزنین
و کوهستان مساکن افغانان و هزاره جات و قلعه بهکر و سکر و خدا آباد و دره جات مساکن
و بلوچیه وغیره مع صوبه بهار و قلعها و قصبه ها و مدن و پرگنه ها ولی کشمیر و سائر پرگنات پشاور
با جمیع قلاع و مواضع حدود و مزارع و پرگنات و بنادر از ابتدای منابع رودخانه اتک
تا جنگدرها و اماکن که آب مذکور متصل ریزشها قرار گرفته تا حدیکه دریای سندھ و نالهٔ سگره

کہ بدریاے محیط اتصال یافتہ ونالۂ سگرا واقع شد مخصوص آں دولت نادرہ ضمیمۂ ممالک محروسۂ آں سلطنت قاہرہ نمودیم کہ من بعد گماشتگان آں دولت خداداد وبندگان آں آستان سپہر بنیاد ومناقشۂ ضبط وربط ولایات وپرگنات مذکورہ بعہدۂ عمال وعقد مہمات جزویہ وکلیہ اہالی وموالی سکنہ ورعایا ولایات آنہا بودہ اولیاے ایں دولت ابد قریں ممالک مسطورہ را از ولایت متعلقہ ایں نیازمند درگاہ الٰہی موضوع ومرفوع القلم از امر ونہی متعلقۂ آنہا دانستہ بہیچ وجہ دخل در ولایات وپرگنات مذکورہ وسکنہ ورعایاے آنہا ننمایند و اصل واقعہ بہر دیولے بندر واقعہ سگرہ وولایت جانب شرقی رودخانۂ اٹک ودریاے سندھ ونالۂ سگرہ واقع شدہ باشد متعلق ممالک ہند خواہد بود۔ مرقوم چہاردہم شہر محرم الحرام سنہ ۱۱۵۲ھ۔

نادرشاہ را داعیۂ تسخیر ہفت اقلیم مرکوز خاطر بود بعد از امیر تیمور غیر از وکسے بعرصہ نیامدہ لہٰذا خزائن ونفائس وجواہر تمام شاہجہان آباد وتعہد نامہ محمد شاہ گرفتہ سلطنت بہ محمد شاہ بدستور سابق مسلم داشتہ از جانب قندھار روانۂ ترکستان شد واز آنجا بطرف روم ودیگر ممالک لشکر کشیدہ ہمہ جا فتحیاب وکامیاب گشت۔ بعد از مدتے کہ اجلش نزدیک رسید بخاطرش گزشت کہ سرگروہان ایران فی الجملہ خیرہ شدہ اند باتفاق پسر خدادادند کدام وقت خدعہ کنند لہٰذا برائے قتیل واسیر آنہا سرداران افاغنہ راکہ زیادہ تر از آنہا انبوہ شدہ بودند، سرشام کنگایش نمود کہ آخر شب طبل جنگ بصدا می آید بغتۃً بر خیام فلاں فلاں سرگروہان ایران ریختہ قتل وخونریزی آغاز کنند از آنجا کہ گرد خرگاہ شہنشاہ توپخانہ جلبنی دیگر کارخانجات چوکی ایرانیاں بود یکے از افاغنہ کہ بہ یکے از مردم ایراں دوستی می داشت ایما کرد وبسرگروہان خود خبر رسانید کہ آخر شب کار شما ہا آخر می شود ہمہ متفق شدہ دوکس را برائے کشتن نادرشاہ

مقرر کردند چنانچه یکے از آنها که لاغر بود وقت سه پهر شب در خیمهٔ بیچوبهٔ نادرشاه درآمد زنیکه پاے بادشاه مالش می کرد یعنی می کوفت خوف برداشته خاموش بدر رفت۔ آن جوان لاغر بد و ضرب تواتر کار نادرشاه قوی ہیکل را بآخر رسانید و سرش بریده پیش سرداران خود آورد و ہیچ آوازے از خرگاه سلطانی بلند نشد۔ افاغنه مستعد پیکار شده منتظر طبل جنگ بودند و جمیع اہل ایران توپخانهٔ جلسی و دیگر کارخانجات حرب که تفویض آنها بود آماده و مستعد بطرف فرودگاه افاغنه کرده انتظار آمدن آنها داشتند چون توقف بسیار براے طبل پیکار شد وقت صبح کاذب افاغنه بخرگاه سلطانی کس فرستاده بر ماجرا مطلع شدند و خائب و خاسر راه ملک خود گرفتند اہل ایران نظر بر کثرت انبوه افاغنه که مبادا از راه برگشته خدعه کنند دو شبانه روز آمادهٔ جنگ استاده بودند۔ شاعرے در تاریخ نادرشاه گفته ؎

سر شب سر قتل و تاراج داشت　　چو شد صبح نے تخت و نے تاج داشت

بیک گردش چرخ نیلوفری　　نه نادر بجا ماند و نے نادری

بعد رفتن نادرشاه از ہندوستان نواب آصفجاه در شاہجہان آباد بحضور بادشاه چندگاه اقامت داشتند و در دکن بعضے قابوجویان ناعاقبت اندیش بنا بر ماندن بندگان عالی مدت چہار سال بہندوستان و واردات ہنگامهٔ نادرشاه که تہلکهٔ عظیم در تمامی ممالک برپا شده بود مزاج صاحبزادهٔ عالی درجه ناصر جنگ بہادر از جادهٔ اعتدال طاعت منحرف ساخته بجادهٔ عناد رہنمون شد چنانچه سید جمال خان و عبدالعزیز خان و میر عبدالرزاق خان و فتحیاب خان وغیره از آن گروه شقاوت پژوه بودند و خدمات عمده و جاگیرات سیر حاصل براے خود ہا گرفتند۔

ذکر آمدن آصفجاه از شاہجہان آباد بدکن

آصفجاه نظام الملک بہادر از روے وقائع دکن و عرائض بعضے دولتخواہان جانفشان

کیفیت بغاوت ناصر جنگ و حیله سازی مفسدان پرنیرنگ دریافته عزم آمدن داشتند چون
از حضور سلطانی برائے رخصت توقف بود لاچار ماندند دریں اثنا فوج مرہٹه مقهور بطرف
بهوپال انتشار یافت و بندگان عالی از حضور برائے تنبیه و تعین شدند ۔ چنانچه بندگان
عالی بتعاقب غنیم لئیم تا مالوه رسیده و از آنجا عبور نربده بدکن آمدند و در خجسته بنیاد داخل شدند
عرضی بحضور محمد شاه بادشاه درباب معذرت بے رخصت آمدن خود و کیفیت انحراف ناصر جنگ
ارسال داشتند چون خبر از اکثر مطالب می دہد لهذا نقل آن بقید تحریر در آمد ۔

نقل عرضی آصف جاه بجناب محمد شاه

هنگام روانه شدن از دکن بعزیمت استیلام عتبه سپهر احتشام جماعهٔ نا عاقبت اندیش
بد فرجام و گروه کافر کیشان شقاوت ارتسام را که باعتماد حقوق احسان و چشم داشت نیکو خدمتها
همراه نظام الدوله گذاشته بود نظر بر فسادات هندوستان و غیبت چهار ساله این ارادت نشان
بمضمون کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ در موقف اظهار جوهر شقاوت اصلی و خبث طینت جبلی
در آمده آن ناتجربه کار را بمقتضائے خورد سالی که ساحت امتیاز نیک و بد زمانه و زمانیان
بکام امتحان نه پیموده و نشاء هوش ربائی ریاست و تملق این فرقه سراپا خیانت به غفلت
بیهوشی وافزوده بود بکلمات خوشامد و چاپلوسی کار فرمائے با استقلال و آلوده از لباس اطاعت
و سخن شنوی بر آوردند و از روز بازپرس غافل کرده در عرصه تحصیل مدعائے خود کامی
کام خواهش زدند چنانچه سید جمال خان پسر عضد الدوله مرحوم نیابت صوبداری بهار
با جاگیر نه لک روپیه مشروط و هفت لک روپیه بلاشرط بتصرف خود در آورده و با اهتمام در
افزائش اسباب ریاست و سامان خیانت پرداخت و عبد العزیز خان به نیابت صوبه
خجسته بنیاد جاگیر بیست و دو لک روپیه بجهت نگاهداشت از جاگیرات غلام و

مناصب و خطاب نامناسب و جاگیرات پسران و منتسبان خود گرفته دُکانے و دستگاہے
برائے خود چید و خان عالم دکھنی و سلطان جی و جانوجی مرہٹہ ہا و دیگر خودکامان سیہ بخت بانواع
تزویر و تلبیس جاگیر خاطر خواه گرفته جمعیتها زیاده بر مقدار نوکر کردند و از روے شیطنت و حرامخوری
در سلوک مسالک شقاوت و نگول ساری متفق الکلمه گردیده معاصی خود را لباس اخلاص
پوشانیده سخن ناشنوییها و زیاده سریها آں سفیه بیخرد منسوب از پرسش امور مرغوب ساخته
پردهٔ حجاب از میان برداشتند چون اخبار اختلال کار و انقلاب احوال دکن از تقسیم صوبجات
و جاگیرات و تفرقه محصولات و آبادی اسباب مخالفت و کینه خالی شدن نقود خزینه و افزایش
طلب سپاه و بداندیشیهاے آں جماعهٔ گمراه که هر یکے در مقام انحراف و باندازهٔ راه رویه اتجه
بهیمه ناهج مناهج بدباطنی و خلاف بودند متواتر و ترادف رسید یقین گردید که اگر چندے در
تدارک ایں امر مداهنه شود کار از دست میرود و ملک و مال مع آں خانه زاد خورد سال در
عرصه تلف می گردد لهذا از پیشگاه خلافت رخصت نموده بالوا رسید و بتحریر نصائح تنبیه
گردانید مغویان بیش از بیش در افزایش واهمه و تشویش آں ناعاقبت اندیش کوشیده او را
از حیدرآباد باراده مقاتله و مجادله مستعد کرده آوردند و خطوط باسر اولان بطلب آں کهنه عمازاب
فرستاده هر کدام را با جمعیت تمام از اماکن آنها طلب داشته در نزدیکی خجسته بنیاد رفیق طریق آب
غریق بحر شقاوت ساختند و باز ابله فریبی را گرم تر دیده مجدداً اضافهٔ مناصب و جاگیرات
و خدمات گرفته جادهٔ مخالفت و اصرار ورزیدند آں مدهوش نشاء ایالت بضلالت ایں
خدیعت سرشتان از راه رفته غافل از آنکه اگر چشم زخم به پیر غلام رسد قباحت کلی باو دارد
و قطع نظر ازیں اگر بظاهر کامیاب گردد از دست ایں حرامخواران چاشنهٔ خور سلامت نمی ماند
و بسبب تقسیم شدن ملک و خزانه و افزایش طلب سپاه و عداوت مرهٹه فی الفور بهاں معامله

بهمنیه بر روے کار می آید تا سرکش فرد اپور راه نخوت و غرور بکام جهالت و عدم شعور بیهوده
اولاً متهور خان خویشگی را که در زمرهٔ فجره بفطانت و فراست اشتهار داشت و ثانیاً عبدالحسین خان
میر سامان خود را که در شیطنت و ابلیسی همزاد پیران ویسه توان گفت فرستاده استدعاے اختیار
امور دکن بقبضهٔ اقتدار خود و تکلیف رجع القهقره غلام بحضور ساطع النور نمود هر چند تعزیرات
قبائح و تحذیرات فضائح باکلمات نصائح بگوش آنها کشیده بآں کم فطرت نوشت و نامه‌ها
نیز بکرّات و مرات نوشتند غوایت البیساں از بسکه در مزاج فاسد پر سوداے او جا کرده
از صراط المستقیم آں اندیشی کناره انداخته بود معجون نجاح مواعظ فائده نکرد لاچار بمضمون
"آخر الدواء الکی" در کم فرصت با جتماع افواج و افواج کثیر پرداخته استعداد عزیمت تنبیه
نمود بفضل الٰهی و اقبال جناب شاهنشاهی که در هر آن و زمان شامل حال این جاده پیماے
مراحل فدویت و دولتخواهی است بسرعت تمام خوفے در بواطن کج خرامان وادی گمراهی
راه یافت نظام الدوله چوں آثار تزلزل در بناے ثبات سپاه دید از رفاقت آں فتنه
پژوهاں مایوس گردید باطناً معانی یاس از مضامین سورهٔ الم ترکیف برخواند و بظاهر دست
از لباس تعلق برافشاند محتشم خاں بهادر بخشی الملک دکن را با خان عالم و سلتانجی و غیر منصبدار
و ملازمان متعینه توپخانه و غیره نزد فدوی مرخص ساخت و از راه تلبیس لباس درویشانه
پوشیده خود را در حمایت شاه برهان الدین اولیا انداخت نائرهٔ فتنهٔ عجیبے که بشومی بدباطناں
سر بفلک کشیده بود بآبیاری اقبال والا فرونشست چوں انتزاع قلاع از دست عبدالعزیز
خاں و فتحیاب خاں که اعتضاد عمدهٔ او بودند ضرور بود پیر غلام از برهان پور حرکت نموده
ابوالخیر خاں را بقلعداری اورنگ گڑھ تعین نمود و خود براه کتل کساری قریب سنگمنیر
و گلشن آباد رسیده عبدالعزیز خاں را طلب داشته خان مذکور خیریت در اطاعت دیده آمده

ملاقات نمود و دست از دو قلعهٔ عمده که بتازگی از نظام الدوله گرفته بود بر داشت و قلعهٔ اشکله که از کمال رفعت و حصانت سر ببام فلک کشیده از بیخبری غفلت شعاران بتصرف مقاهیر رفته بود در فرصت قلیل و برآوردن پوتها باستعمال جرثقیل بغلبهٔ قهر از دست این مخاذیل بتصرف بندگان والا در آمد الحال از دست افواج متعینه کار فتحیاب خان قلعدار معزول قریب باتمام رسیده و قلعه از قبیل ام گردیده عنقریب مانند مرغ اجل رسیده گرفتار می شود و قلعه دیگر نیز بتدبیر و جنگ از تصرف مقاهیر بر می آید۔ بعد سر انجام این امور قریب الوقوع بنابر تنبیه راگهو مقهور که کثرت جمعیت بهم رسانیده ارادهٔ انتشار بطرف حیدرآباد دارد می رود از تنبیه و اطمینان از بند و بست آن ضلع حاصل کرده عازم عتبهٔ سپهر رتبه میگردد۔

ناصر جنگ بهادر از ارادهٔ جنگ مایوس شده بلباس درویشانه بروضهٔ شاه برهان الدین اولیا قدس سرهٔ که متصل قلعهٔ دولت آباد هفت کروهی بلدهٔ خجسته بنیاد است رفته معتکف شد و بندگان عالی بمیمنت و فرخی در سنه ۱۱۵۳ یکهزار و یکصد و پنجاه و سه هجری داخل بلدهٔ خجسته بنیاد شدند۔ سرداران مرخص گشته مع فوج بجاگیرات خودها رفتند و ملازمان لشکر بچرائی روانه شدند۔ وقت قابو دیده مغویان مذکور باز متحرک سلسلهٔ فساد و عناد شده و ناصر جنگ را ورغلانیده و فوج اجتماع کرده یکایک از روضه بجانب خجسته بنیاد یورش نمودند و حقوق نعمت بعقوق مبدل ساختند۔ بندگان عالی بمجرد استماع این شورش کوس فیروزی بلند آوازه گردانیده بدولت و اقبال سوار شدند و انچه فوج قلیل در حضور بود همراه رکاب گردید و توپخانه هم بنابر بودن گاوان در چرائی کمتر در رکاب رسید۔ در سواد بلدهٔ مذکور معرکهٔ جنگ پسر باپدر اتفاق افتاد۔ غازیان نصرت شعار و بهادران فیروزی آثار از طرفین حمله ها آوردند۔ سه

نهنگان دریاے کیں فوج فوج | پیاپے رسیدند مانند موج
ستیزہ کناں در خروش آمدند | چو گرداب قلزم بجوش آمدند
جہاں کر شد از کوس روز نبرد | بدرید ایں گنبدِ لاجورد
بلرزید گیتی ز سر تا بہ بن | سراسیمہ گردید چرخ کہن
نخستیں ہژبران پولاد دست | بہ بستند دست و کشادند شست
ز ہر دو طرف یکہ تازان تیز | کشادند برہم کماں از ستیز
یکے گفت احسنت یکے گفت زہ | یکے گفت بستاں یکے گفت دہ
ز پیکار بیکار گردید شست | سوے نیزہ بردند آنگاہ دست
نے نیزہ ہا نیز آمد قلم | پس آنگاہ شمشیر ہا شد علم
چو شمشیر و نیزہ بپایاں رسید | حکایت بمشت و گریباں رسید
ز ہر دو طرف کوشش از حد گزشت | شکست آخر آمد بہ سالار دست
رمیدند آں وحشیان دلیر | چو نخچیر و آہو ز میدان شیر
چنین است آئین ایں بے وفا | پے نوش نیشش بود در قفا

مغویان مخذول تاب نیاوردہ از معرکہ بدر جستہ رو بفرار نہادند و ہماں وقت فیلبان سواری ناصر جنگ بہادر بزخم تفنگ افتاد ناصر جنگ بہادر رخ تافتن از مقابلہ ننگ و عار از آئین سپہ سالاری و سرداری دانستہ دست بحبل المتین توکل زیکپاے خود فیل پیش رانده و تیر اندازی کردہ تن تنہا حملہ آور شدند و فیل اصیل کوہ تمثیل در عین شورش و بارش توپ و تفنگ بسوے راست خرامید سید لشکر خاں و محتشم خاں بہادر بچابکی پیشتر رفتہ آداب بجا آوردند و تیر اندازی موقوف کنانیدہ و حسب الارشاد بندگان عالی بالاے عماری گھٹا ٹوپ انداختہ

چوکی مقرر کردند شادیانهٔ مبارک بلند آوازه شد فتح عجیب و غریب که هم نصرت نمایان و هم سلامتی صاحبزادهٔ والا مکان و آوارگی مغویان و بد اندیشان محض از تائید ربانی و حسن نیت و یمن دعای سیفی که اکثر بندگان عالی در وقت محاربات و مشکلات ورد می فرمودند و اثر تمام داشت جلوه ظهور بخشید سجدات شکر بدرگاه ایزدی بجا آورده بعنان فتح و نصرت داخل دولتخانهٔ مبارک شده جشن فرحی ترتیب داده جمیع خیر خواهان را بنوازش و مکرمت سرافراز فرمودند درین وقت خواجه مومن خان پسر عضد الدوله مرحوم که از بیشتر بصوبداری نادیر که مکان حاکم نشین صوبهٔ محمد آباد بیدر است مقرر بودند و بتفضلات عالی شده بخدمت صوبداری و متصدیگری صوبهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد از تغیر خواجه نور الله خان با ختیار عزل و نصب عمال با جارهٔ یک کرور روپیه سالتمام مقرر و مفوض شد و بخطاب محمد عوض خان بهادر سرافراز شد و رام داس پنڈت که از سابق پیشکاری دیوانی حیدرآباد داشت و بانی این کار بود دیوان ایشان مقرر شد سابق در هیچ وقت اجاره درین ملک نشده بود از مدار المهامی محمد انور الله خان بهادر درین سرکار فیض آثار اجاره مقرر گردید۔ عوض خان بهادر بحیدرآباد رسیده چهار هزار سوار و پنجهزار پیاده نگاهداشت کرده بضبط و ربط تمام انتظام ملک کرد و عدل و انصاف با جمهور خلائق مرعی داشت و از محالات مبلغ خطیر بوصول آورد و متشرع و ریاضت کیش و شجاعت اندیش بود و بتنبیه علی قراول وغیره اشقیا که بطرف مچهلی بندر و راجبندری آواره شده بودند قرار واقعی نموده و تعاقب کرده آنطرف دریاے گنگ گریزانیده عرضی بحضور آصفجاه نموده بود بنابر ادراک حقائق نقل آن مندرج نموده شد

نقل عرضی عوض خان بهادر بجناب آصفجاه

سابق عرضی در جواب نوازشنامهٔ کرامت ختامه که درباب تنبیه و تخریج اشقیاے تیره روزگار

مصحوب شتر سوار اصدار یافته ارسال داشته دوم محرم الحرام ۱۲۵۴ھ ہجری از حیات نگروا
شده دہم به بجواڑه رسید خبر یافت که مقهوراں از راه پالونچه در آمده قلعۀ ایلور را محاصره کرده بودند
نائب علی قلی خاں با جمعیت شائسته مستعد بود تنبیه واقعی نمود و جمعے کثیر را واصل جهنم ساخت
از انجا بقلعۀ کاکول رفته آں را محاصره کردند در آنجا هم بسبب مهیا بودن جمعیت معقول و مصالح
حرب بسیارے از باطل سراں از حصار هستی بر آمدند خواستند که بجانب راجبندری آواره
شوند چوں خان مذکور جمعیت خود و زمینداراں فرستاده به استحکام منافذ پرداخته بود براه نیافته
سمت بندر مچهلی پٹن رخت ادبار کشیدند احمد علی جمعدار علی قلی خاں که با یک صد چند
کس برائے معاونت مردم ایلور می آمد در راه دوچار شد و باوجود قلت جمعیت بمقتضائے
حمیت جمعے را مقتول و مجروح ساخته باسی و دو کس سعادت شهادت یافت بعد سیلاب
مخذولاں نزدیک بندر غلام حسین خاں و فرنگیاں تو پها سر دادند و جنگے بمیان آمد اشقیا
سر جنگ یافته خواستند که قصبۀ "انگدر" را تاراج نمایند و از بندر نیز زرے بگیرند- چوں غلام
پانزدہم کتل بجواڑه بسبب تنگی راه دست راست گزاشته هشت کروه پیشتر منزل کرده بود
هرکاره ها خبر رسیدن فوج اسلام بکافران بد سر انجام رسانیدند و آنها فرصت گرفتن زر و
تاراجی انگدر نیافته و طعام پخته را گزاشته بسراسیمگی تمام باز راه ایلور گرفتند غلام هرکاره های متصل
و متواتر فرستاده خبر دمبدم از حال خسراں مآل آں فئۀ سراپا ضلال می طلبید باستماع حرکت
آں جماعۀ شقاوت انتساب بجانب ایلور عناں تاب شد و سیزدهم هفده کروه راه رفته وقت
شام بفاصله دو کروه از ایلور منزل کرد اگرچه شدت حدت آفتاب و نایابی آب هر روز باعث
هرج خلائق بود اما آں روز از فرط گرمی و نایابی آب و کثرت گرد و غبار عجب حالت گزشت
آخر روز باران رحمت شد تفسیدگی به برودت مبدل گردید- یک پاس شب گزشته خبر آمد

آں ظلمت سرشتاں بفاصلهٔ شش کروه دائرهٔ ادبار وارند غلام همان وقت به ترتیب صفوف
وتقسیم سرب باروت وغیره لوازم حرب پرداخته پهر شب مانده سوار شد که بایلغار بر سر کفار
رسیده آں زمرهٔ تیره روزگار را علف تیغ آبدار سازد چنانچه پانزده کروه منزل سه گروه شقاوت
پژوه ازبس خوف نصف شب بابخت تیره از خرابهٔ خودها روانه شدند وبیست و دو کروه
مسافت طے نموده هفت کروه پیشتر از عسکر اسلام فرود آمدند روز دیگر بدستور روز گذشته
آخرهاے شب کوچ نموده مقهوران بهمان وتیره پیش پیش وغازیان پاشنه کوب در تعاقب
زمرهٔ ضلالت کیش می رفتند وباوصف بے آبی وافراط حرارت هوا که زبان قلم از بیانش
خشک ومرکب منجمد تر از نافهٔ مشک می شود هر روز چهارده وپانزده کروه راه طے می شد
و دو روز علی الاتصال ببیست کروهی سے طے منازل بعمل آمد وبر مدبران لئیم طرفه تهلکهٔ عظیم
رو داد مواشی که از دیهات گرفته بودند جابجا گذاشتند واسپاں وشتر وگاوان باربردار از نقت و
تاب وقلت آب قدم بجانب سراب عدم برداشتند وبسبب تراکم اشجار وتصادم احجار که هر
طرف کوه ها سر بفلک کشیده وچشم حیرت بین کاهے چنیں راه دشوار گزار وصحراے خاردار ندیده
علی قراول ولوها پاندهریه که جنډاول جمعیت بے حمیت خود بودند دو روز در آں دشت
طاقت سوز راه گم کرده روز سیوم بحال خراب وبکمال اضطراب بافوج نکبت موج خود ملحق
گردیدند غرض عجب صعوبت شدید وآفت از حد مزید بر آوارگان تیه ناکامی گذشت که چندروزه
دانه وچاره مطلق بهم نرسید قلیلے جوار که بجان کنی بسیار بهم می رسانیدند چوں هڑله می خوردند وافتاں و
خیزاں بحال تباه ور روز سیاه طریق فرار بپاے اضطرار می سپردند اسپاں وشتراں وگاوان باربردار
می مردند ودر معاوضه منفعت که ازیں ملک در سر بهم داشتند سلامت سر غنیمت کلی دانستند
لشکر اسلام نیز از طولانی منازل ونایابی آب وقحط غله تعب کلی کشیده کار بجائے رسیده بود که

روپیہ را چہار آثار نخود و برنج بعد از رنج بسیار ہم یافتہ نمی شد و گندم مفقود مطلق محض بفضل
الٰہی و اقبال ابد اتصال جناب عالی ممد و معین بود کہ مجاہدان دین متین موافق آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ
مَعَ الصّٰبِرِیْنَ پائے صبر از رکاب ہمت بر نیاوردہ و عنان استقلال از دست ندادہ بفقر
و فاقہ متحمل تکالیف شاقہ شدہ مانند شیر گرسنہ در جستجوے طعمہ یعنی طلبگاری مخاذیل ذلیل میرفتند
چوں آں جماعہ بے ناموس و ننگ عرصہ عافیت بر خود تنگ دیدند از گذر موضع بھدرا چلیم
با آنکہ دریاے گنگ پایاب نبود خود را در آب زدند پرتال کثرے در آب رفت و بعضے آب
از سر گذشت با ہزار خواری و نگوں ساری از گرداب برآمدہ راہ چاند گرفتند غلام نظر بر آنکہ
آں طرف دریا کثرت جھاڑی و ویرانی ملک و نایابی غلہ بمرتبہ کمال است و از چنیں راہ رفتن
گویا لشکر خود را بدست خود کشتن است زیادہ بریں بکام سعی مشی نمودن مناسب ندیدہ بر کنار دریا
جہت آسایش سپاہ و دریافت خبر آنجماعہ تباہ کہ کجا و کدام راہ می روند توقف نمودہ ہرکارہا
فرستادہ کہ پے در پے خبر می رسانیدہ باشند مبیت و یکم بنا بر اینکہ مقہوراں باز ایں طرف دریا
آمدہ بر محالات آرا نگیر و املکندل دست اندازی نمایند بجانب کھم میٹ روانہ شد بفضل الٰہی
و اقبال عالی تعاقب اشقیا چنانچہ باید بعمل آمد قسمے تفرقہ بحال آں فرقہ راہ یافت کہ جسمے
بے جنگ آوارہ صحراے عدم شدند و اکثرے در دریاے گنگ غرق بحر فنا گشتند و دواب
بسیار از عدم آب و علف رہ نورد دشت تلف شدند و بخواجہ بہادر خاں مکرر نوشت کہ با جمعیت
خود و اشوار اؤ زمیندار گذر پالونچہ را مسدود ساز د خاں مذبور عمداً طرف نلکنڈہ رفت اگر یکہزار
پیادہ ہم بر گذر می بود یک کس از زمرہ مقہوراں جانبر نمی شد۔ الحال در باب آمدن غلام بحضور
کہ از روے قدمبوسی بمرتبہ کمال یا توقف چندروز دریں ضلع تا رسیدن خبر ارباب ضلال کہ بکجا رسیدند
و تا سرداراں کدام سمت پریشان شدند ہرچہ امر۔

بعد از چندے از آنجا معاودت کرده بحیدرآباد آمد و مدتے بانتظام مهام پرداخت و صلابت او در دل صغیر و کبیر جاگیر بود چوں خان مذکور متشرع و متورع بود در منع ابواب مناهی بیشتر تاکید نمود۔ بیگم بازار حیدرآباد که آں طرف موسیٰ آباد کرده والدهٔ ناصر جنگ بهادر است و در آنجا بیشتر آبادی شراب خانه و سیندی خانه می باشد تاراج کرد لهذا نالش بیگم صاحبه بحضور رسید بنا بر خاطر داشت بیگم صاحبه بندگان عالی عوض خاں بهادر را تغیر فرموده از تغیر ایشاں خدمت نیابت صوبداری حیدرآباد نورالدین خاں بهادر فوجدار معزول سیکاکول و راجبندری مفوض فرمودند خان منصوب هم دیرینه و مدبر بود بآئین شایاں ضبط و ربط نمود و بدفعات غنیم لئیم را تنبیه کرد۔

ذکر تسخیر قلعهٔ ترچناپلی و ملک ارکاٹ

در ملک کرناٹک یعنی آرکاٹ سعادت الله خاں بهادر نوائتیه از حضور خدمت آنجا داشت بعد رحلت او در آں ضلع تخلل راه یافته لهذا بندگان عالی به کرناٹک متوجه شده قلعهٔ ترچناپلی را که حصارے است قوی اساس و در قبضهٔ مراری مرهٹه بود محاصره کردند تمام موسم بارش همانجا منقضی شد و راجه چندرسین و محتشم خاں بهادر بخشی الملک در مورچال انتقال کردند بهزار جرّ ثقیل قلعه مفتوح گردید در آنجا قلعدار گذاشته بارکاٹ تشریف آوردند و آں ملک را بحیطهٔ تصرف آورده خدمت فوجداری آنجا که بمنزله صوبداری است به عبدالله خاں بهادر مفوض فرمودند بقضائے الٰهی خان مذکور بیکایک شادی مرگ شد بندگان عالی نورالدین خاں بهادر را از حیدرآباد طلب کرده از راه قدرشناسی تعلقهٔ ارکاٹ تفویض نموده خود بحیدرآباد تشریف آوردند و سرافراز خاں دکهنی را به نیابت نظامت حیدرآباد گذاشته

بجسته بنیاد رفته چهاؤنی فرمودند- چون هر سال بعد انقضاے موسم بارش لشکرکشی مقرر بود و
کوچ فرموده انتظام بخش ممالک می بودند- بعد دو سال باز اتفاق قشلاق بحیدرآباد شد- درین وقت
بمقتضاے محبت و مراسم پدری ناصر جنگ بهادر را که در پایهٔ اعتراضی بودند مورد تفضلات
و نوازش کرده صوبه‌داری خجسته بنیاد تفویض نموده وقت رخصت حکم شد که از جلوخانهٔ مبارک
شادیانه نواخته سوار شدند- ناصر جنگ بهادر حسب الارشاد شادیانه نواخته داخل خیمه شدند
و روانهٔ خجسته بنیاد گشتند و پورن چند دیوان ناصرالدوله مرحوم را که متصدی متدین و کاردان بود
بخلعت دیوانی سرکار فیض آثار سرافراز کرده سه هزار روپیه درماهه و خطاب راے عطا کردند
راے مذکور بدیانت و امانت و رسائی تمام امور دیوانی سرانجام می داد و یوماً فیوماً مورد تفضلات
عالی می شد- بعد سپری شدن ایام برسات رایات عالیات بطرف دریاے کشنا براے
ضبطی جاگیر او داجی چوهان مرهته که صاحب شده بود نهضت فرمودند- بعد ضبطی جاگیر و اخراج
او منهیان اقبال خبر رسانیدند که بابوجی نائک مرهته با سردار بالاجی راؤ با جمعیت پنجاه هزار
سوار متصل لشکر فیروزی رسیده لهذا بنگاه و عمالات و کچهریها و بعضے کارخانجات در قلعهٔ ایکیر کنار
دریاے بهیمرا واقع است گذاشته براے تنبیه او کوچ کردند- در اول کوچ وکیل سردار مذکور آمده
بسر راه فیل سواری مبارک بر زمین غلطیده عرض نمود که موکل غلام طاقت و جرأت مقابلهٔ
لشکر فیروزی اثر ندارد و بارادهٔ ملازمت خود را باین طرف رسانیده توجه خود بدولت براے
جنگ او از چه راه است- بندگان عالی التماس او را پذیرفته یورش موقوف فرمودند-
چون بساعت سعید باین عزم سوار شده بودند بمفاصلهٔ یک نیم کروه حکم استادن رایات و خیمه شد
و در آنجا داخل خیمه گردیده مقامات فرمودند- روز سیوم بابوجی نائک با انبوه بسیار براے ملازمت
در لشکر آمده با معدودے از رفقا بدیوان خانهٔ مبارک باریافت و شرف ملازمت حاصل کرد

ونذر گزرانیده آداب تسلیمات بجا آورد۔ خود بدولت واقبال از راه نوازش تفضلات بجا لش
فرموده خلعت واسپ انعام داده دستوری مراجعت بخشیدند۔ بعد از کوچ ناگ مذکور بهیر بنگاه
وخدمه محل وکچهری ها از قلعهٔ ایکیر طلبیده واز سیر وشکار وسبیل پیشکشات آں ضلع فراغ خاطر حاصل
کرده بمنازل طویل بجانب بالکنڈه که بجاگیر مقرب خان دکهنی بود وخان مشار الیه وفات یافته
برادرش منور نبی خاں در تصرف خود داشت متوجه شدند وباستعجال تمام در آنجا رسیده اطراف
قلعه مورچال تقسیم کردند۔ مدت سه ماه محاصرهٔ قلعه ماند۔ درین عرصه زنگرٹه وکجاوه وزدوباها تیار
شده وقت یورش نزدیک شد، محصوراں سراسیمه شدند۔ منور نبی خاں بوساطت راجه اچپند آمده
ملازمت حاصل کرد۔ خود بدولت تسخیر قلعه نموده وقلعه را به ابراهیم منور خاں پسر مقرب خاں مرحوم مفوض
فرموده واز آنجا کوچ کرده بحیدرآباد تشریف آورده چهاونی فرمودند۔ چهار ماه بارش بسیر باغات
وشکارها پرداخته بعد هنگام بارش کوچ کرده سیر کناں وشکار افگناں تا واکن کیرا تشریف
برده واز انجا برائے چهاونی خجسته بنیاد نهضت نمودند۔ بعد چندگاه باستماع اخبار آمدن ابدالی
بعزم هندوستان حکم طلب از حضور محمد شاه بادشاه بنام بندگان عالی رسیده باین عزیمت
به برهان پور تشریف آوردند واراده رفتن هندوستان مصمم بود۔ درین اثنا اخبار از شاهجهان آباد
رسید که شاهزاده احمد شاه وقمر الدین خاں وزیر الممالک با فوج گراں ودیگر امرائے عالی شان
از حضور بادشاه برائے تنبیه ابدالی گمراه برآمده در نزدیکی پانی پت مقابله ومجادله روداد۔ قمر الدین
خاں بهادر وزیر الممالک بضرب گلولهٔ توپ جاں بحق تسلیم نمود ومیر منور پسر وزیر الممالک این معنی را
اخفا داشته پائے ثبات وزیده بجنگ مستعد شد۔ باقتضائے تقدیر آتش در ارابهائے بان و
باروت که مردم ابدالی از هندوستان بغارت برده بودند افتاد وهمه بیکبارگی آں منتشر شده فوج
ابدالی را ضائع ساخت وشکست عظیم برآں لشکر افتاد۔ میر منور تعاقب کناں تا سرحد ولایت آنها

رفت و شکست عظیم داد و احمد شاه عنان فتح و نصرت معاودت بدار السلطنت نمود. بعد از
چند روز محمد شاه بادشاه بعارضهٔ جسمانی ازین عالم رحلت نمود. دران ایام آصف جاه نظام
الملک بهادر روزے بشکار سوار شده متصل کرارهٔ شکار نیله گاو کردند. نیله گاو ضرب تفنگ
خورده راست بسوے نواب دوید و نزدیکتر رسیده بود خود بدولت سنان بر وزدند و مردم
دیگر هم رسیده نیله گاو را از پا انداختند. از همان روز عارضه بذات قدسی صفات رو داد
درین اثنا خبر فتح شاهزاده و انتقال محمد شاه بادشاه و جلوس احمد شاه بمسامع قدسی رسید تاسف
خورده غمگین شدند و در عین بیماری بعزم خجسته بنیاد داخل پیشخانه شدند لاکن روز بروز مزاج
ناتوان گردید و بیماری بشدت کشید. درحالت هوش ناصر جنگ بهادر را که همراه رکاب بودند
از جمیع مراتب آگاه ساخته و بوصایاے سودمند پرداخته افراد گوشوارهٔ خزانه که پنج کرور روپیه
مع اشرفی و هون در قلعهٔ گلکنده و دو کرور روپیه در قلعهٔ آسیر دران وقت موجود بود و وافر خزانه
و جواهر رکاب و خجسته بنیاد بایشان سپرده در ۱۱۶۱ سنه یکهزار و یکصد و شصت و یک هجری بعمر
هشتاد سال بسوے دار الملک بقا و جنت الماوی رحلت فرمودند. این بیت تاریخ رحلت است.

بیت تاریخ

رنگ طرب از رخ جهان رفت   صد حیف که آصف زمان رفت

از غرائب تقدیر آنکه ایام سلطنت محمد شاه و صوبداری دکن آصف جاه سی سال موافق است
و وفات هم در یک سال شده. ناصر جنگ بهادر تابوت پدر بزرگوار را با سامان تزک سواری دانه روضه
منورهٔ شاه برهان الدین اولیا نموده متصل مرقد عالمگیر بادشاه خلد مکان دفن کردند. عجب امیر
و صاحب تدبیر بود. نظام عالم وابسته براے صائب و داشت. خلق الله بیمن معدلت او بآسودگی
تمام بسر برد. معنی صاحب السیف و القلم درشان او صادق و لائق می آید. در علم و فضل و هنر و سیاق

وشعر و انشا علم استادی می افراشت و مقدمات مالی و ملکی بتدبیر خود انصرام داده محتاج بخشی و دیوان نبود - و در ریاضت و پاس شریعت عدیل نداشت، و در ریختن خون کسے که اگر غنی هم باشد در ریاست خود گاہے حکم نکردند - چنانچه متوسل خاں بہادر قصیدهٔ در وصف آں آصف زماں طرح داده - ایں ابیات از آں قصیده است -

وصف آصف جاه

قبلهٔ طاعات مردم کعبهٔ حاجات خلق　　سرور دانشوراں دادارِ ملکِ داوری
عمدهٔ اعوانِ سلطاں قدوهٔ اہلِ جہاں　　شمعِ بزمِ رزم و شیرِ بیشهٔ زور آوری
آں کریم ابن الکریم ارفع الشانے که ہست　　آبروے ملکِ ہندستاں زوالا گوہری
مسند آرا ہر کجا گردد دماغِ صاحبش　　آسماں از کہکشاں بندد نطاقِ چاکری
ابرِ نیساں کفش چوں جوہر افشانی کند　　ساحتِ روے زمیں گردد بساطِ جوہری
احتسابش گر کند منعِ مغنی ایں چنیں　　زہرہ تائب می شود از پیشهٔ خنیاگری
حدتِ آں طبع را نازم که دریک دم زدن　　قطعِ صد مشکل کند چوں ذوالفقار حیدری
مشکلاتِ مخزنِ اسرار را با فہمِ او　　میتواں خواندن رواں چوں رقعاتِ بابری
جرأتِ او ہر کجا باشد طالبِ مردِ نبرد　　بر سرِ رستم تلاشاں کرد مغفر معجری
اہلِ دانش دوستا عالیجنا با صاحبا　　اے بشانت نازل آیاتِ ہنر پروری
قدرداں اہلِ فضیلت را کسے غیر از تو نیست　　اے ترا بر کافهٔ اہلِ فضیلت سروری
می شود از سرمهٔ خطِ تو بینا چشمِ کور　　می برد لفظِ شفابخشت زگوشش کرکری
کار فرما تا بتیغِ حدتِ طبعت شدی　　خوش بضبط آورده معمورهٔ دانشوری
گر زنظم تازه اسلوبت شنیدے یک سخن　　خویش را ناظم ندانستے سخن سنج بری

در فضای مدح برای روشنت تا رفته اند — ماه کوی از بدر چاچی برد و مهر از انوری
خار جوی زیر پایش کس خلش هرگز نکرد — تا برون آورده دست عدالت گستری
آفتاب اوج اقبالی و از خلق کریم — بی تفاوت گرم با شاه و گدا بر میخوری
خم نمی گردد سرم جز بر سر درگاه تو — وازهمین درگاه می دارم امید سروری
گرچه از هر در توانم گفت صد دفتر سخن — نیستم همچون سخن سنجان دیگر هر دری
مدحت همچو توئی گفتن نه حد چون من است — کمترم من از معزی بیش تو از سنجری
می کشم دست و دعای دولتت سر می کنم — حاضران هم می کنند آمین ز نیکو محضری
از گهر افشانی نیسان احسان تو باد — جیب و دامان سخن سنجان عالم پُر پری

ازبسکه آن امیر الاتدبیر طبع رسا و موزون داشت گاه گاه بنابر تفنن طبع مائل بشعر بوده دیوان خود را بر صفحهٔ دهر یادگار گذاشت۔ در اوائل شاکر تخلص میکردند۔ بعد ازین که خطاب آصفجاهی یافتند آصفی تخلص مینمودند۔ این غزل ز واردات طبع مبارک اوست۔ غزل

عیش است دران خانه که بستر نتوان یافت — اسباب تردد همه یکسر نتوان یافت
این طایر فرصت که چو برق است پرافشان — در دام عمل گیر که دیگر نتوان یافت
از شرم رسا جلوهٔ آن حسن دل آزار — در خانهٔ آئینه مکرر نتوان یافت
هوئی اگر از دل کشم روز قیامت — بر باد رود دفتر محشر نتوان یافت
شاکر ز حدیث نبوی ص می کشم این جام — جز مهر علی ع آب ز کوثر نتوان یافت

اولاد آصفجاه پنج خلف نامدار غازی الدین خان بهادر فیروز جنگ در هندوستان و در دکن نظام الدوله میر احمد خان بهادر ناصر جنگ و میر سید محمد خان بهادر صلابت جنگ و میر نظام علی خان بهادر اسد جنگ و میر محمد شریف خان بهادر بسالت جنگ و میر مغل علیخان بهادر

جلوس احمد شاه بادشاه خلف محمد شاه

در سنه ۱۱۶۱ یک هزار و یکصد و شصت و یک هجری احمد شاه بادشاه بر تخت سلطنت در شاهجهان آباد جلوس کرده خطبه و سکه در ممالک محروسه جاری شد و در دکن نواب ناصر جنگ بهادر بعد از سه روز وفات نواب مغفرت مآب متصل زین آباد برهان پور بر مسند دولت متمکن گشته بار عام فرمودند. جمیع ارکان و اعیان دولت مجرا نموده نذر گزرانیدند. بعد استمالت و تسلی خاطر جمیع بنده ها بطرف خجسته بنیاد کوچ نموده از نزدیکی شکر کهیرله رای پورن چند دیوان برای تحصیل زر عمال صوبه فرخنده بنیاد حیدرآباد مع فوج شایان روانه فرمودند. چنانچه رای مذکور به ترددات و جزرسی در عرصه یکسال هشتاد لک روپیه بمعرض وصول آورده داخل خزانه قلعه محمد نگر نمود و خود بدولت میر عبدالرزاق خان را خلعت دیوانی سرکار و خطاب شاهنواز خان بهادر عطا فرموده مدار المهام ساختند و سید حشمت خان پسر محتشم خان بهادر را تغیر فرموده خلعت بخشی گری دکن محمد انور خان دادند و کوچ بکوچ به خجسته بنیاد رسیده داخل دولتخانه شدند و ایام چهاونی به عیش و عشرت گزرانیده باز بطرف برهان پور کوچ نموده تا کنار نربدا جلوه افروز شده دو ماه مقامات داشتند. بنا بر ملازمت احمد شاه بادشاه و حصول سند صوبداری دکن مرکوز خاطر بود- درین ضمن نوشتجات ارکان حضور رسیده لهذا خزانه آسیر که دو لک روپیه بود همراه گرفته شروع موسم بارش از آنجا معاودت کرده در خجسته بنیاد چهاونی فرمودند-

تجمل سواری نظام الدوله ناصر جنگ بهادر

درین ایام فرمان احمد شاه بادشاه متضمن صوبداری دکن مع خلعت و جیغه و سرپیچ مرصع وفیل صادر شد- نواب مدار سواری تجمل بسیار تیار کرده سوار شدند- دو صد زنجیر فیل شکوه تمثیل

که خرطوم و پیشانی هر فیل برنگ الوان منقش یافته و اسپان عربی و ترکی و تازی از حناکاری
باقسام رنگ رنگین شده و زینهاے زردوز بر آں نهاده موازی هفت نشان از بوٹه هاے
طلائی بر فیلان کوه نشان که با جلهاے و سیرپهاے زردوزی و مسلسل کلابتونی آراسته بودند
و پیش هر نشان طائفه نجران دکهنی با ساز و نوا می رفتند عقب نشان اول پنجاه زنجیر فیل کجنال که هر یک
حوضه فیل از بانات ترتیب یافته و در هر حوضه دو جوان مسلح نشسته و دو ضرب بندوق بر چوب
حوضه تعبیه یافته صف بسته می رفتند- و پس نشان دوم یکصد نفر شتر نال و گهوڑنال قریب دو صد
راس و بعد نشان سوم یکصد نفر شتر قیلیچی بان و عقب نشان چهارم اسپان سرنا نواز و ڈنکه وغیره
سامان نوبت آواز خوش و الحان دلکش ترنم پیرا می رفتند و همچنین بعد هر نشان فیلے خزائن الله ازا
و خاصه برداران با غلاف باناتی تازه بتازه و رنگ برنگ تبرک تمام پایه بپایه قدم بقدم
می رفتند و دو زنجیر فیل دلاور با برگستوان که از سر تا پا غرق آهن بودند و بالاے آں هر دو
دو دو جوان تهمتن با زره و بکتر و خود مسلح نشسته دورباش و دوزبانی در دست داشته استعمال رز
داشتند و یک زنجیر فیل برگستوان زیر طوع بود و اکثر از مردم شاگرد پیشه با عهده ها اسپان سرکار
سوار بودند- و خود بدولت بنابر تعظیم فرمان بادشاهی بر اسپ پری شمائل که برنگینی و زیبائی
تمام براے سواری خاصه آراستگی یافته بود سوار شده و جمیع امرا و ارکان دولت بتکلف و تزئین کمال
ساز و یراق درست کرده بر اسپان خوش رفتار سوار شده در رکاب نصرت مآب بودند و سی هزار
سوار جرار که بسبب ایام چهاؤنی همین قدر در بلده بود در جلو و فور حاضر شد- و هفت زنجیر فیل
زیر بار ماهی مراتب و یازده زنجیر فیل نقاره و چهل فیل عماری خدمه محل و پنجاه عماری فیل براے سواری
امرا و رساله داران و مقربان عقب سواری مبارک میرفت- باین تزک و احتشام بفرمان باری
که در میدان محمدی باغ مقرر یافته خیمها استاده بود تشریف برده و خلعت پوشیده و فرمان را با

سرپیچ و جیغه بر سر نهاده و آداب بجا آورده بر فیلے که پوشش عماری و جل و سری زردوزی
مغرق و مسلسل کلابتونی داشت و حمائل و دیچی از قرصهاے طلا ساخته بودند سوار شده و
شادیانه نواخته بشان و شوکت سلطانی در محمدی باغ بنا بر ملاحظه و مشاهده محله فوج و شلک توپخانه
تشریف ارزانی داشته بر وسادهٔ جاه و جلال متمکن شدند و در میدان باغ که وسعت کروه ها دارد
سه صد عرابه اضراب توپ خرد و کلان بصف بندی نهاده و جزائل اندازان که هشت هزار
بودند و خاصه برداران قریب یک هزار و پیاده هاے برقنداز بے شمار استاده بودند حکم شد
فیلان را در میدان بمقابله توپ خانه آورده سواران اطراف احاطه نمایند تا فیلان از شلک
توپخانه نگریزند. بعد این بند و بست حسب الارشاد عالی تمام توپخانه و جزائل و بندوق را یکدفعه
آتش دادند، زلزلهٔ عظیم بر روے زمین افتاد که تا ده کروه گوش انسان کر شد. بعضے فیلان نامی
پا برجا مانده در اختیار فیلبانان ماندند و حمله ها بهر سو که می راندند می کردند. از انجمله یک فیل درگاه
قلی خان نهایت دلیر و بیباک بود که چون مستان حمله ها بر روے توپخانه می دوید و باقی فیلان
دُم در سرین انداخته بهول و هراس تمام رمیدگنان و بول افگنان دو دو کروه گریخته می رفتند و
سواران نیزه باز و دانگیها و چرخی بازان حلقه کرده از دور باز می آوردند. همچنین سه نوبت
شلک شده و تماشاے عجیب بنظر مبارک و جمیع بنده ها در آمد. بعد ازان برخاسته و بر فیل سواری خاصه
سوار شده و شادیانها نواخته و بر غربا و مسکینان شهر بهر دو دست زر پاشی کرده داخل دولتخانه
مبارک شدند و جشن شاهانه آراسته بعیش و عشرت کوشیدند. دران هنگام خدابنده خان را تعلقهٔ
صوبداری حیدرآباد و میر حافظ خان را متصدی گری حیدرآباد و خواجه نعمت الله خان بهادر
تهور جنگ پسر خواجه عبدالله خان را فوجداری راجبندری مفوض فرموده عزل و نصب اکثر
کارپردازان حضور و دور بعمل آوردند و خاطر مبارک را از جمیع امورات مالی و ملکی جمع ساختند

چوں زمانۂ غدار و سپہر کج رفتار ہموارہ درصدد آزار دلہا است بازی تازہ انگیخت بمقولہ اینکہ۔ ؎

انجام عیش زود بانجام می رسد یک ہفتہ شادمانی گل از ہیش نیست

توضیح ایں مقال اینکہ:-

ذکر جنگ ناصر جنگ با ہدایت محی الدین خاں

نواب مغفرت مآب آصفجاہ مغفور حین حیات خود ہدایت محی الدین خاں پسر متوسل خاں بہادر نواسۂ خود را صوبداری ملک مع قلعۂ ادونی مفوض دراواخر ایام خود بنا بر مزید مہر و محبت و اعتبار او از حضور محمد شاہ بادشاہ خطاب سعد اللہ خاں بہادر مظفر جنگ بنام او پذیرا کنانیدہ داخل فہرست صوبجات دکن فرمودند، و توجہات بے غایات مبذول حالش داشتند۔ چوں ہدایت محی الدین خاں زہد و تقوی ورزیدہ برخلاف شیوۂ متوسل خاں بہادر خمس الاوقات در عبادت اقتدا می داشت نواب مغفرت مآب از ایشاں بسیار راضی و خوشنود بودند۔ چنانچہ روزے وقت دربار متوسل خاں بہادر و ہدایت محی الدین خاں برائے مجرا آمدند و بعد برخاست بخانۂ خود روانہ شدند، دراں اثنا نواب مغفرت مآب زبانی میر ابوالفخر خاں ایں شعر عربی بمتوسل خاں بہادر گفتہ فرستادند۔ شعر

شیئان عجیبان ہما ابرد من یخ شیخ یتصبی وصبی یتشیخ

نواب ناصر جنگ بہادر اندکے از ہدایت محی الدین خاں از سابق سوء المزاج بودند۔ بعد انتقال نواب مغفرت مآب بعضے مغویان خانہ برانداز مظفر جنگ زیادہ تر و غلانیدہ فیما بین

؎ دو چیز عجیب اند کہ آں سرد از یخ است۔ پیرے کہ حرکات بچگی نماید، و بچہ کہ حرکات پیری نماید۔

عداوت دلی انداختند۔ ازانجملہ چنداصاحب نفی ابتہ سرمنشا آنہا بود۔ چوں مزاج منحرف شد نگاہداشت
کثیر و سرانجام آلات حرب زیادہ از سابق درست نمودہ چنداصاحب را بخطاب خدانواز خاں بہا[در]
ملقب کردہ دیوان خود نمود۔ نواب ناصر جنگ بہادر باستماع این اخبار شاہنواز خاں بہادر
مدارالمہام را با فوج شائستہ برائے انتظام آں ضلع بطور منقلہ رخصت فرمودند۔ مظفر جنگ بمجرد استماع
این خبر بتدبیر خدانواز خاں از ادھونی کوچ کردہ بسرعت تمام بارکاٹ شتافت۔ انورالدین خاں
بہادر شہامت جنگ کہ فوجدار ارکاٹ بود چوں زیں اندیشہ فارغ و بے فکر نشستہ فوج او جابجا
در حفاظت تھانجات متفرق و ہنگام بارش بود از حدوث ایں خبر یکایک سیدن ہدایت محی الدین
خاں لاچار با جمعیت قلیل موجودہ سوار شدہ بجنگ ایستادہ و از طرفین جدال سخت در پیوست
از آنجا کہ انورالدین خاں بہادر شجاع و نیکنام و نیک نیت بود در آخر عمر داغ بیوفائی مناسب حال
ندیدہ بپاسداری حقوق نمکِ خداوند نعمت جانفشانی نمودہ بدرجۂ شہادت فائز گردید۔ مظفر جنگ
فتحیاب شدہ و غنائم موفور و سامان بسیار بدست آوردہ بارکاٹ متصرف شد۔ نواب ناصر جنگ
بہادر باستماع بیداری فتنہ و شہادت انورالدین خاں بہادر شہامت جنگ بعزم تنبیہ مظفر جنگ
از بلدۂ خجستہ بنیاد کوچ فرمودند و عبور دریائے کشنا کردند۔ شاہنواز خاں بہادر مدارالمہام کہ بطریق
منقلہ پیشتر رفتہ و جرأت پیشقدمی نیافتہ بر کنار کشنا مقامات داشت ملحق عساکر منصورہ شد۔
مظفر جنگ تاب استقامت و مقاومت ندیدہ بصلاح چندا بطرف بندر پھلچری در پناہ گورنر
فرنگی رفت۔ خود بدولت بارکاٹ تشریف آوردہ و محمد علی خاں پسر انورالدین خاں شہید را
بفوجداری ارکاٹ بدستور پدر مستقل گردانیدند و در انتظام آں ملک پرداختند۔ چوں بارش بر سر
رسید و چنیں وقت صلاح جنگ ندیدہ در بلدۂ ارکاٹ چھاؤنی فرمودند و بعد از چھاؤنی با
لشکر یک لک سوار و پیادہ از ملازمان سرکار و سرداران مرہٹہ ہائے منصبدار و افغانان کڑپہ

وشاہ نور وپالیگراں و زمینداران کرناٹک بارادۂ جنگ کوچ فرمودہ مظفر جنگ تزویر وتدبیر
چندا جمعیت کثیر از فرنگی وگارڈی واضراب از نزد کورند وربطریق کمک گرفتہ برائے جنگ استقبال
نمود- ہر دو لشکر بترتیب صفوف افواج بمقابلۂ یک گروہ ایستادہ گولہ اندازی وبان اندازی
شروع کردند- از صبح تا شام واز شام تا صبح ہر دو لشکر مسلح وسوار در مصاف تیار وبیدار بودند
سوائے توپ وبان ہیچ حرکت یورش وحملہ بظہور نیامد- باوصف آں در فوج مخالف زلزلہ وغلغلہ
راہ یافت- چندا تاب نیاوردہ مع فوج کثیر وفرنگیاں وگارڈیاں وغیرہ چار گھڑی شب باقی ماندہ
بطرف پھلچری راہ ہزیمت سپرد- چوں ایں خبر بہ نواب ناصر جنگ رسید اکثر سرداراں برا با فوج
تعین کردند کہ منہزماں را تعاقب کردہ قتیل واسیر سازند- چوں مفروراں پیشتر گریختہ بودند تیز روی
کردہ بہ پناہ قلعہ رفتند- فوج سرکار معاودت نمود- چوں روز روشن شد ومفہوم گشت کہ
مظفر جنگ از معرکہ روگرداں شدن ننگ وعار دانستہ با فوج قلیلے ایستادہ است حسب الامر
بعضے امرا پیشتر رفتہ مظفر جنگ را کہ بر فیل سوار بود استمالت کردہ در لشکر فیروزی اثر آوردند- حکم
شد کہ مقید نگاہدارند وشادیانۂ فتح نواختہ داخل خیمہ شدند- امرا وارکانِ حضور آداب بجا آوردند
ونذور گزرانیدند ومشیر دولت صلاح معاودت دادند- چوں قضا کار ہا داشت صلاح
دولتخواہاں منظور نشد- چوں قبائل مظفر جنگ در بندر پھلچری بودند رخنۂ فساد قائم تصور فرمودہ برائے
فرستادن آنہا بہ کورند ورحکم شد- چندا حیلہ سازی نمودہ دریں امر بہ کورند ورمانع آمد- نواب ناصر جنگ
بہادر از عدم انقیاد بر فرنگی برہم شدہ بعزم تخریب پھلچری واستیصال فرنگیاں متوجہ شدند- چوں
موکب ظفر کوکب در سواد چنجی دائرہ نمود بارش شب وروز بنوعے شدت داشت کہ احدے را
یارائے حرکت نبود- دریں فرصت چندا با اکثرے از سرداران لشکر فیروزی ساخت کردہ فرنگیاں
راہمراہ گرفتہ قصد شبخوں نمود- اکثر دولتخواہاں وجاسوساں از تزویر چندا وشبخون فرنگی عرض نمودند- لاکن

خود بدولت ہراس و وسواس آنہا از عم کردہ فکرے کہ بایست و احتیاط را شایاں بود بفعل نیاوردہ غافل ماندند، تا آنکہ بتاریخ شانزدہم ماہ محرم سنہ ۳ جلوس احمد شاہی مطابق سنہ ۱۱۶۳ یکہزار و یکصد و شصت و سہ ہجری چہار گھڑی شب باقی ماندہ شبخوں بر لشکر رسید و فرنگیاں توپ اندازی کردند۔ فوج و سپاہ منتظر صدائے نقارہ بود لاکن نقارہ نشد و فوج تیار نگردید و گلولہائے توپ در خیمہ رسیدہ سراچہ ہا را آتش در گرفت۔ آں وقت خود بدولت وضو کردہ و بجناب الٰہی مناجات نمودہ بر فیل خاصہ کہ حاضر بود سوار شدہ با معدودے از مقربان حضور بطرف بہادر خاں عرف بہادر افغانان کرنول والہ متوجہ شدند۔ خان مذکور پسر الف خاں ابن ابراہیم خاں برادر داؤد خاں بود کہ از اباعن جد کرنول جاگیر داشت و حقوق نواب مغفرت مآب بر حالش فراواں، با وصف جرم عظیم کہ ہمت یار خاں بہادر را کشتہ اغماض فرمودہ از خون او در گزشتہ مورد تفضلات داشتند و خود بدولت نیز بخیر خواہی ظاہری و اخلاص و اعتماد تمام داشتند، بایں قصد بطرف او توجہ کردند تا قدرے شب کہ باقی است بگذرد و صبح شود آنگاہ بر مخالفاں و فرنگیاں یورش کردہ بقتل رسانند۔ از نیرنگی سپہر غدار بمجرد رسیدن نزدیک آں افغان بے ایمان نمکحرام دوزخ سرانجام سوابق حقوق را بعقوق مبدل ساختہ بے محابا دیدہ و دانستہ تفنگ سرداد شست قضا خطا نکردہ راست تیر تفنگ بسینۂ مبارک رسید و روح نورانی از پیکر جسمانی پرواز کرد، ہماں دم شہید مظلوم شدند۔ افغاناں فیل خود راندہ چاند خاں فیلبان را گفت کہ فیل بنشاں۔ چاند خاں از پر دلی جواب داد کہ فیل شاہاں را بحکم ہمچو تو بے ایمان نمی توانم نشانید۔ آں ملعون چاند خاں را ہم کشتہ فیل سواری خاصہ را نشانیدہ سر مبارک تراشیدہ بر نیزہ گردانید۔ چوں سپاہ بسبب نشدن نقارہ تیار نشدہ بود و بسبب شب گلولہ مسافت بعید مثلہا و تزلزل عظیم در سواری نرسیدہ بود، چوں صبح روشن شد از معائنۂ ایں حال رستخیز محشر انگیز

واویلا کناں از دست خونخوار کہ انوفج کربلا بود ہر کس خود را بطرفے کشید۔ خزانہ و جواہر و توشہ خانہ و دواب و دفاتر و اسباب سرکار و شکریاں بغارت رفت و عالمے تہ و بالا شد بعضے از بندہ ہائے دل سوز تابوت نواب شہید را برداشتہ بحید رآباد درآوردند و ازیں جا بخجستہ بنیاد بردہ در روضۂ منورۂ حضرت شاہ برہان الدین اولیا بجوار مرقدِ نواب مغفرت مآب مدفون ساختند در ہر دیہ و مکان و بلدہ کہ تابوت رسیدہ بود چہلۂ نواب شہید مقرر شدہ جھنڈہ سوائی استادہ می نمایند و کرامات جاری است۔ بیان وصف جوہر ابہت و ایالت آں امیر عادل زیادہ از عقول و افہام است لاکن زمانہ اماں نداد کہ چندے انتظام بخش جہانیاں چنیں سرفراز نامدار باشد۔ مزاج مبارک اکثر اوقات مائل تصنیف شعر فارسی و ہندی نیز بود۔ و دیوان ایشاں یادگار زمان است ناصر تخلص میکردند۔ ایں اشعار از نتائج طبع والا است۔ غزل

دہانش تنگ شکر آفریدند — دو لب قندِ مکرر آفریدند
ترا خورشیدِ انور آفریدند — مرا از ذرہ کمتر آفریدند
کرم کن یا علیؑ ما در خماریم — ترا ساقیِ کوثر آفریدند

دلِ صافی کہ ما داریم ناصر
چو شبنم پاک گوہر آفریدند

ایں اشعار بتاریخ دوم ماہ محرم سنہ ۱۱۶۳ ہجری نزدیک ایام شہادت خود تصنیف فرمودہ بودند۔

غزل

چہ ہر چند کسے از آشنائی — کہ گل گردد بہار بے وفائی
ورق گردانی دارند شدا — بوقتِ کار یاران ریائی
مرا کشتی و قامت راست کردی — چہ در روز قیامت رونمائی

زعفران دیده می خواهد دلِ من — کفِ پاے ترا سازد حنائی
گدائی گر ہوس باشد کسے را — تواں کرد از درِ ولہا گدائی
گدائی از درِ شاهِ نجف کن
اگر خواهی تو ناصر بادشائی

قطعه

آبِ حیواں در گلو چوں گریه می گردد مرا — در مذاقم آتشِ تیغش در گلو افتاده است
کیست ناصر را که بردارد بجز لطفِ خدا — روے بر خاکِ مذلت شرمسار افتاده است

ذکر حکومت ہدایت محی الدین خاں مظفر جنگ

افغانان ملعون و چندلے بخت واژوں مظفر جنگ را از قید برآورده درہماں خیمهاے نواب شهید بر مسند نشانده و گرد خیمه چوکی و پہرهٔ فرنگیاں و گارڈیاں نصب کرده منادی دادند که مردم لشکر بخاطر جمعی آمده در مشلهاے خود فرود آیند - دو روز عجیب ہراس و واہمه و تهلکهٔ عظیم ماند - اکثر سرداراں که خود را کناره کشیده بودند شتر سواراں فرستاده طلبید - چوں محلات سرکار و میر سید محمد خاں بهادر صلابت جنگ و میر نظام علی خاں بهادر اسد جنگ و میر محمد شریف خاں بهادر بسالت جنگ برادران گرامی نواب شهید در لشکر راجه رام چندر رفته بودند مظفر جنگ معتمداں فرستاده و قول و دلاسا داده نزد خود طلبید و ہمه سرداران لشکر ہم بلاچاری جمع شدند شاهنواز خاں دیوان که درآں وقت برآمده بود راست بخجسته بنیاد رفت - مظفر جنگ فلک را بکام خود دیده رام داس پنڈت را که سابق پیشکار دیوانی صوبهٔ حیدرآباد بود دیوان خود کرده خطاب راجه رگهناتھ داس بهادر بخشیده لشکر را بانواع دلدہی و تسلی اجراے طلب تنخواه

رام خود کرده بنابر ادلے شکر گزاری کورندور فرنگی بجانب پھلچری کوچ نموده کورندور را در قلعهٔ پھلچری طلبیده شادیانها کرده ضیافت نموده تماشاے لنکاه باروت که آتشبازی اقسام دران تعبیه کرده بتکلف تمام تیار کرده بود ملاحظه کنانیده موسی بوسی را با پانصد نفر کلاه پوش و مظفر خان را با چهار هزار گاردی و چند اضراب توپ و سامان باروت وغیره بطریق کمک همراه داده مع قبائل وپسر او را رخصت نمود - چنانچه از پھلچری کوچ کرده معاودت این صوب نموده چندا را از تغیر محمد علی خان بفوجداری ارکاٹ گزاشت و اکثر بنده ها را باضافهٔ مناصب و خطاب نواخت - از آنجا که چرخ نیرنگ ساز در صدد بازی دیگر بود افغانان بر شجاعت خود زیاده مغرور شده هر روز مصدر ایذاے مردم لشکر گشته اداهاے خارج بظهور می آوردند - رفته رفته بر رایچوٹی رسیده فوج خود را پیشتر فرستاده بند و بست انسداد گھاٹ امنچر و از توپ بان وغیره بواقعی کرده خود در لشکر آغاز عناد بظهور آورده بعضے ازانه سامان موسی بوسی را بغارت بردند - موسی بوسی برهم شده مظفر جنگ را براے جنگ با افغانان ترغیب کرد - هر چند مظفر جنگ فرنگی را فهمانید که فی الفور جنگ با اینها اصلاح نیست انشاء الله تعالی بمرور فکر دفع آنها کرده می شود اضطراب نباید کرد - موسی بوسی تعجیل کرده گفت که خوب صاحب را چشم مروت افغانان است - من یکے از صاحبزاده ها را همراه گرفته براے جنگ میروم و فی الفور دست صلابت جنگ را گرفته برخاست - مظفر جنگ لاچار شده طوعاً و کرهاً نقاره نواخته سوار شد - چون بسبب عجلت ترتیب صفوف لشکر درست نشده بود دیکایک جنگ شروع شد - دست اول افغانان بازی داده پسپا شدند - لشکریان که از ظلم آنها عاجز بجان شده بودند بے محابا تعاقب نمودند و ازین حرکت سلسلهٔ فوج زیاده تر برهم شد - افغانان عطف عنان کرده از جانب دیگر مانند پروانه که خود را بر شمع زند اسپان تاخته و تیر و بندوق بخاطر نیاورده بقلبگاه رسید بکوته یراق

پیوستند و ناہمت بہادر کرنول والہ بمقابل مظفر جنگ رسیدہ از یک شست تیر ہلاک ساخت
ہماں دم میر محمد حسین خاں دیوان دکن چنان تیر و تفنگ بر سینۂ آں ملعون زد کہ در عماری
طپیدہ فی الفور جان داد۔ راجہ رگھناتھ داس کہ در خواصی مظفر جنگ نشستہ بود فراست بکار برد
مظفر جنگ بطوریکہ نشستہ بود قائم داشتہ و دست او را بیاوری دست خود جنبانیدہ دلاوران
را بجنگ اشارہ می نمود و حکم شادیانہ کرد۔ فوج افغاناں از کشتہ شدن نا بہادر ہزیمت خورد،
بسیارے کشتہ شدند۔ بقیۃ السیف جان خودہا از معرکہ بدر بردند۔ بہادران لشکر فیروزی سر پلید افغان
بریدہ و بالائے نیزہ گردانیدہ در نجاست انداختند۔ فتح نادر نصیب اولیائے دولت شد۔ ہنگام
مراجعت راجہ رگھناتھ داس بہادر در خواصی نظام علی خاں بہادر اسد جنگ جا کردہ مورچال
جنبانیدن گرفت و شادیانہ نواختہ داخل خیمہ شدند۔ در تمام لشکر ریاست ایشان اشتہار یافت
و آب رفتہ بجو باز آمد۔ از قدرت قادر قدیر و نیرنگی تقدیر ظالمان حق فراموش و نمک حرام
جفا کوش در عرصۂ دو ماہ بکردار ناہنجار واصل جہنم شدند و باقی ہم بہ روز نیست و نابود گشتند۔

رباعی

ہر روز یکے بعرصہ آید کہ منم — خود را بجہانیان نماید کہ منم
چوں کار جہاں بر وقرارے گیرد — ناگاہ اجل ز در درآید کہ منم

ذکر ریاست صلابت جنگ

بعد داخل شدن خیمہ ارکان دولت خواستند کہ نذور مبارکباد گذرانند۔ نظام علی خاں
بہادر فرمودند کہ نواب میر سید محمد خاں بہادر صلابت جنگ از ما بعمر بزرگ ہستند ریاست بذات
ایشاں سزاوار است۔ چنانچہ این صلاح بخاطر عفائف محلات و ارکان دولت پسند آمد

ونواب صلابت جنگ بہادر بر وسادۂ دولت وریاست وحکومت دکن جلوہ افروز شدہ بار عام فرمودند۔ برادران وجمیع ارکان و اعیان نذور گزرانیدہ آداب تہنیت بجا آوردند و کمر انقیاد بدل وجان بستہ در عالم وعالمیان ندائے امن واماں درد ادند و بفیروزی وفرخی از انجا کوچ کردہ لشکر ظفر رہبر با جمیع سرداران وگارڈیان متوجہ سمت حیدرآباد شد وقلعۂ قمرنگر عرف کرنول بجاگیر مظفرخاں سردار گارڈیاں تنخواہ گردید۔ راو بالاجی پیشوا کہ قبل ازیں باستماع حادثہ لشکر وریاست مظفرجنگ بارادۂ مجادلہ از پونہ برآمدہ وازنزدیکی حیدرآباد عبور کردہ رو بآں طرف نہادہ بود آمدہ سنگ راہ لشکر فیروزی شد۔ راجہ رگھناتھ داس بہادر پرخاش باین گروہ شقاوت پژوہ درین ہنگام کہ لشکر از چندیں صعوبات بستوہ آمدہ بود مناسب وقت ندیدہ بقول آنکہ ع:-

"دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ"

بوعدہ ووعید فہمانیدہ آں سنگ پیش پا را از راہ دور انداخت۔ رایات عالیات کوچ بکوچ طے منازل ومراحل نمودہ بفرخندہ بنیاد حیدرآباد رسیدہ سر سواری از میان بلدہ گزشتہ درمیدان گوشہ محل داخل خیمہ شدند۔ سابق فرقۂ گارڈیان درین دیار نبود وکسے نام آنہا نشنیدہ وانبقدر فوج فرنگ ہم گاہے نظر مردم ایں ملک نرسیدہ از آں وقت خروج وعروج ایں فرقہ است۔ ہنگام سواری صفوف کلاہ پوشان وترک سواران وکافریاں وگارڈیاں ونشانہائے الوان وصدائے طنبور فرنگیاں وطاسہ وطبل گارڈیاں وچابکدستی سواران درشلک توپخانہ شان وشوکت وشکوہ عظیم داشت۔ انتظام فوج وچوکی پہرہ وقواعد بندوق آنہا تعلق بدیدن دارد شخصے متعینین قعہ صنعت گارڈیان خوب نوشتہ، چوں خبر از لوازم آنجاعہ میدہد لہذا درین تالیف ظفرہ نقل آں را درج نمودہ شد۔

نقل رقعہ مشعر سامان گارڈیاں

یار خودلیس سرجن ہنش لائق صوبداری سلامت۔ دریں ولا ضمیر دل میخواہد کہ نشان کپیرانی

جماعۂ صوبداراں بر نُہ چرخ آسماں علم گردانیده تو شدان ہمت بر کمر بسته و دستار چکر دار بر سر نهاده طاسۂ بهادری و طبل و مرفعۂ دلاوری بنوازد۔ و کارتوس شهرت را در بندوق چقماقی پر کرده بجنگ کورنژاداں و عملداران زمانه که گاہے ذائقۂ گوشمال چاپ فلاس زمانه بچشیده و شکل کوسنات حادثه ندیده اند پرداز و باید که بمجرد رسیدن وردی با انفریان و گارڈیاں صفوف رونده و پردل آراسته بزودی آمده کمک نمایند۔ ع

شادی و خرمی بجان تو باد   کنده بر پاے دشمنان تو باد

زود باشد که از سنین اجل   دوخته چشم حاسدان تو باد

الٰهی آن سپاهی والا جاهی را در پهرهٔ حفاظت خویش نگهدار و آمین یا خیر الناصرین"۔

مواجب سراسری فرنگی پنجاه روپیه و در ماهۂ سرداراں و سواران و کمیدانان و صوبداراں و کورپراں و انفیریاں و عملداراں هزارها و صدها مقرر بود۔ هزاراں مردم اهل حرفه و انفاراین ملک دراں فریق رفته نوکر شدند۔ زرها پیدا کردند۔ تسلط و رعب این فوج بر تمامی ممالک دکن غالب شده۔ القصه نواب صلابت جنگ بهادر یک ماه بنابر آسودگی سپاه و تیاری کارخانجات در میدان گوشه محل مقامات کرده پیشتر کوچ فرمودند و یک کرور روپیه از قلعۂ محمد نگر خزانه همراه رکاب گرفتند۔ کوچ بکوچ متوجه خجسته بنیاد شده داخل دولت خانه گردیده چهاؤنی فرمودند۔ اُمرا و سرداراں باماکن خود رخصت یافتند۔ بعد از دو ماه از حضور احمد شاه بادشاه فرمان صوبداری دکن مع خلعت فاخره و شمشیر و سرپیچ و جیغۂ مرصع با یک زنجیر فیل و خطاب "امیر الممالک مدار المهام آصف الدوله میر سید محمد خاں بهادر ظفر جنگ سپه سردار" عز ورود یافت۔ لهذا بتزک تمام سوار شده متصل محمدی باغ در فرمان باڑی تعظیم و آداب خسروانی بجا آورده فرمان گرفتند و شلک توپخانۂ فرنگ بعنوانے شده که لرزه در زمین و مکین افگند۔ از انجا شادیانه نواخته داخل

دولتخانه شدند. جشن نشاط ترتیب دادند و قلم نگاهداشت جاری کردند. بعزم جنگ بالاجی راؤ
و تیاری فوج و کارخانجات جنسی وغیره قرار واقعی شده. نواب موصوف با وصف ایام جوانی
از استعداد و جوهر ذاتی عاری بودند. حق تعالی طالع ارجمند عطا کرده بود که بچنین ریاست دکن
سالها کامیاب ماندند. راجه رگهناته داس بهادر دیوان مقدمات و معاملات مالی و ملکی
سرانجام میداد. برائے دستخط چٹهی شرح دستخط نوشته بنظر می گزرانیدند حروف آن را دیده همان طور
دستخط برافراد میکردند. بغیر از چٹهی دستخط کردن نمی دانستند. ازیں وجوهات رفته رفته خلل در ملک
و غبن در مال راه یافت چنانچه اظهر من الشمس است حاجت تشریح نیست.

بالجمله بعد انقضائے موسم بارش رایات عالیات باهتزاز آمده یورش لشکر فتح رهبر بجانب
پونه دهر شد. امرایان عظام و راجهائے عالی مقام با ترک و احتشام فوج فوج و فشون فشون
مستعد و آماده شده ضمیمه لشکر فیروزی گردانیدند. راؤ بالاجی پیشوا پردهان ازیں عزیمت
آگهی یافته با فوج خود سبقت نمود. از نوان خجسته بنیاد جنگ شروع شد. مقهوران تاب توپخانه
فرنگ نیاورده بفاصله دور دور بقاعدهٔ معهودهٔ خود اطراف لشکر نمودار شده و سر جنگها یافته
پسپا می گشتند. روزے بر کهونڈری و چهار کونده جنگ شدید بمیان آمد، هزاران مردم از فوج
شقی واصل جهنم شدند و از لشکر اسلام هم بسیارے شربت شهادت چشیدند. آخرش مقهوران
شقاوت انجام و کافران نافرجام بسرآسیمگی تمام منهزم شده بفاصله بعید رفتند. شبے موسی بوسی
فرنگی و مظفر خان گاردی با فوج و توپخانه خود مسلح شده و از جاسوسان خبر طلبیده بر فوج غنیم
شبخون زدند. جمعیت مقهور پراگنده و منتشر گردیده و بسیارے چون نپنه حلاج بصدمات توپ
بر هوا پریدند. بالاجی راؤ که دران وقت در پرستش و پوجا بود از بیم جان ترسان و لرزان و عریان
گریخته و از گردن زنار گسیخته، ظروف طلا و نقره پوجا و صد و قها و غنائم موفور و اسپان بسیار

بدست بهادران افتاد، بفتح و فیروزی آمده ملحق لشکر شد و معسکر فیروزی بتعاقب آں جماعه
تا سنگروهی پونه رسید، تاخت و تاراج ملک قرار واقعی نمود - نزدیک بود که استیصال شقی
و انتزاع ملک و خاطر خواه اولیاے دولت شود، درین اثنا گرانی غله و نایابی چاره زیاده
از حد رو داد - سید لشکر خاں نصیر جنگ و مهاراو جانوجی نائک بنالکر جیونت که از سابق ارتباط
باطنی با بالاجی راؤ داشتند قابو یافته بانواع تمهیدات اراده پیشتر فسخ کنانیده لشکر را
برگردانیدند و مهم ملتوی ماند و الّا فوج کثیر که هشتاد هزار سوار و پیاده و سامان خوب در رکاب
مهیا بود خصوص جمعیت کلاه پوشان و گارڈیان و توپ خانهٔ فرنگ رعب و هیبت عظیم داشت
و باصراف کرورها چنین لشکر فراهم آمده بود استیصال شقی چنانچه باید می شد لیکن از حیله بازی دشمن
دوست نما ظهور نه پیوست - القصه لشکر معاودت کرده متوجه سمت حیدرآباد گردید - چوں
مزاج راجه رگهناتهه داس بهادر دیوان ازیں مکروهات برهم شد سودا پیدا کرده بود - روزے
مقدمهٔ طلب تنخواه سواران رساله عبدالغفور خان بخشی جواب و سوال سخت بمیان آمد - سواران
قابو یافته بخیمه اش رسیده او را بارای رایان سیتارام همشیرزاده اش بجاں کشتند - نواب
صلابت جنگ بهادر داخل بلدهٔ حیدرآباد شده سید لشکر خاں بهادر نصیر جنگ را که صوبه دار
خجسته بنیاد بود طلبیده وکیل مطلق کردند، و درین ایام کتخدائی خود بدولت از دختر محمد عارف
منصبدار که ثانی الحال سربلند خاں بهادر خطاب یافته مقرر کرده بجلوس تمام لوازم ساچق
و مهندی و شب گشت سرانجام یافت - دو ماه نگذشته بود که:-

آمدن غازی الدین خاں بهادر فیروز جنگ از هند بدکن

از حضور احمد شاه بادشاه نواب غازی الدین خاں بهادر فیروز جنگ خلف کلاں نواب
مغفرت مآب بعد رحلت نواب مغفور خطاب آصفجاهی و نظام الملکی یافته بودند در سنه ۵ جلوسی مطابق

سنه یکهزار و یکصد و شصت و پنج هجری بصوبداری دکن سرفراز شده با فوج و خزانهٔ فراوان و ملهارجی هولکر را که سی هزار سوار داشت رفیق کرده از شاهجهان آباد رسیده داخل خجسته بنیاد شدند- ارادهٔ فیروز جنگ این بود که نواب صلابت جنگ را مستقل کرده باز بحضور تشریف برند بمقتضای نیرنگی تقدیر بعد از دو ماه یکایک بآزار هیضه رحلت بدار البقا کردند- رفقای ایشان تمام مردم محلات و فوج و خزانه همراه گرفته بشاهجهان آباد رفتند- سید لشکر خان وکیل مطلق که بوقت آمد آمد خان فیروز جنگ بنا بر تمهید مصالحت از نواب صلابت جنگ مرخص شده بخجسته بنیاد رفته بودند بدستور سابق در نظم و نسق آن صوبه ماند و بجای او صمصام الدوله شاهنواز خان بهادر صمصام جنگ عرف میر عبد الرزاق خان خلعت وکیل مطلقی یافته بانتظام مهام پرداخت- حویلی عاقل خان که در حیدرآباد دست خرید کرده و دیگر زمین خانهای اطراف گرفته جلوخانه و نقارخانه و دکاکین ترتیب داده اقامت نمود- چون پیشتر از ایشان در لشکر کشی دو سال و اصراف فرنگیان و گاردیان و سپاه و اخراجات شادی وغیره خزانهٔ قلعهٔ محمد نگر خالی شده بود فی الجمله عسرت بحال سپاه راه یافت- سابق طلب تنخواه ماه بماه از روی برات از خزانهٔ رکاب نقدی یافتند، درین وقت از دیر طلبی تنخواه بعمال مقرر شده و رای باکن شنکر ایی لیسائن میدک مستاجر سرکار میدک گردید و سرکارات سیکاکل و راجبندری و مصطفی نگر و مرتضی نگر بجاگیر موسی بوسی در عوض تنخواه نقدی فرنگیان و گاردیان تنخواه یافته- ابراهیم خان گاردی از طرف موسی بوسی به نیابت آن تعلقه مامور شد و خواجه عبد الرحمن پسر خواجه قلندر خان دیوان موسی بوسی گشته خطاب حیدر جنگ یافت و رفته رفته بدرجهٔ امارت رسیده مدار علیه اهل فرنگ و نقطهٔ مقابل صمصام جنگ گردید- محمد علی خان پسر انور الدین خان شهید که خطاب سراج الدوله بهادر شهامت جنگ یافته بود از گورنر و چیناپتن که انگریزیست معاونت گرفته با چنداصاحب که از حمایت فرانسیس گورنر و پهلچری در ملک ارکات

مصدر فساد بود تا دو سال جنگ و جدل داشت. گاهے این غالب میشد و گاهے آن.
آخرش محمد علی خان چندا را در دیول محصور و محبوس کرده بجاں کشت و بر ملک ارکاٹ مسلط
گشت و متابعت فرنگی چیناپٹن اختیار کرد و خواجه نعمت الله خان بهادر تهور جنگ را تعلقهٔ ادونی
و رایچور مع قلعه مفوض گشت. قبائل هدایت محی الدین خان بهادر مظفر جنگ را که در انجا بودند برآورده قلعهٔ
فرخ نگر بآنها دادند و در شاهجهان آباد از حضور احمد شاه بادشاه غازی الدین خان پسر خان فیروز جنگ مرحوم
نبیرهٔ آصفجاه مغفور بپایهٔ وزارت و وکالت مطلق رسیده خطاب وزیر الممالک عمدة الملک ادار المهام آصفجاه
نظام الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار بورثه جد امجد یافته. احمد شاه بعزم تنبیه شجاع الدوله منصور علی
خان بهادر لشکر کشید. بتقدیر ربانی فیما بین شاه و وزیر نزاع دلی رو داد. وزیر الممالک از ممر
بدعهدی احمد شاه رنجیده مستعد جنگ شد. احمد شاه تاب مقاومت نیاورده از مسافت چهل
کروه بشاهجهان آباد گریخته آمد و وزیر الممالک در تعاقب بود. عاقبت محمود خان کشمیری که مدار علیه
سرکار وزیر الممالک بود در ماه شعبان سنه ۱۱۶۷ هجری مطابق سنه ۷ احمد شاهی احمد شاه را مع والدهٔ ش
در سلیم گڑھ قید کرده میل در چشم کشید. مدت سلطنت احمد شاه هفت سال است.

جلوس اعز الدین عالمگیر ثانی بادشاه

اعز الدین خلف معز الدین جهاندار شاه ابن شاه عالم بهادر شاه که در زمرهٔ شهزادگان
در قید بود عاقبت محمود خان بر تخت نشانید. اسم سامی آن شهریار عالی تبار عالمگیر ثانی در خطبه و
سکه مسلوک و مسکوک گردید. و سجع سکه این است سکه

بروزد سکهٔ صاحبقرانی اعز الدین عالمگیر ثانی

وزیر الممالک غازی الدین خان بهادر هم جلد رسیده بمهمات وزارت مالی و ملکی پرداخت

وبعد از چندے کہ عاقبت محمود خاں مغرور شدہ کلمات ناملائم وسخن ناملائم بر زبان براند بحکم وزیر الممالک او را قتل کردند۔ چوں نواب صلابت جنگ بہادر موسی بوسی را بخطاب عمدۃ الملک سیف الدولہ بہادر غضنفر جنگ سرفراز فرمودہ بودند موسی بوسی بنابر پذیرائی بحضور عرضداشت نمود، درجواب فرمان بادشاہی نزول یافتہ پایۂ اعتبار و وقار او افزود زیادہ از سابق دود نخوت بدماغ او وحید جنگ اندود۔

نقل فرمان عالمگیر ثانی بنام موسی بوسی

سزاوار عنایات بادشاہی شائستہ تفضلات شاہنشاہی سیف الدولہ عمدۃ الملک موسی بوسی بہادر غضنفر جنگ بتوجہات بادشاہی مفخر و مباہی بودہ بداند کہ عرضداشت مرسلۂ آں فدوی مع یکصد و بیست ویک مہر و ساعت نامہ وقطعی مرصع کار فرنگ آوردہ کیشور اؤ بوساطت فرزند م سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک وملت اعتضاد خلافت و فرمانروائے عماد سلطنت و کشورکشائی ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوتسرائے اخلاص کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عماد الملک آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار از نظر جہاں پرور گزشتہ فروغ باب مطالعہ گردید۔ رسوخ فدویت و وثوق عبودیت کہ اساس نیکو خدمتی اولیائے دولت و بنائے نیکبختی عقیدت پرستاں پیشگاہ خلافت را ذریعۂ کمال تاسیس و ترصیص تواند بود از معروضۂ آں عمدۃ الملک در مرآت ضمیر خورشید نظیر صورت تحقیق و ثبوت پذیرفت خصوصًا وزیر الممالک بہادر مراتب فدویت و قواعد عقیدت آں شائستہ تفضلات بادشاہی بابلغ وجوہ بمسامع جاہ و جلال

رسانیده منقوش خاطر اقدس گردانیدند۔ ازانجا که درین بارگاه سلاطین پناه جوهر قابلیت و فدویت
پایهٔ بلند و مرتبهٔ ارجمند دارد و زیاده بر حوصلهٔ آمال و امانی عقیدت کیشان ابواب مواهب
گشاده است، بموجب تجویز فدوی با اعتقاد مدار المهام آصف الدوله بهادر ظفر جنگ سپه سالار
ناظم دکن منصب هفت هزاری ذات هفت هزار سوار و علم و نقاره و ماهی و مراتب و خطاب سیف الدوله
عمدة الملک بهادر غضنفر جنگ برای آن عمدة الملک درجهٔ پذیرائی یافت۔ خلعت و سرپیچ
و فیل بموجب عرض وزیر الممالک بهادر مرحمت گردید باید که قدر شمول عطیات عظمی و عنایات
کبری را دانسته در تقدیم لوازم عقیدت و اقدام بر مراسم فدویت مقید و سرگرم بوده احکام مطاع
را کاربند و منقاد باشد و افزایش مراتب تفضلات شاهنشاهی بقدر فرمان پذیری تصور نماید۔

ذکر مصالحت بالاجی راؤ و تسخیر قلعهٔ شاه نور

بعد از چند گاه بالاجی راؤ پیشوا وکلای خود را بحضور نواب صلابت جنگ فرستاده یک گونه
صلح قرار داده خود در ملک کرناتک بیجاپور رفته قلعهٔ شاه نور را که در تصرف افغانان بود محاصره کرد
و مدتی تردد نمود لاکن تسخیر نشد، عاجز شده التماس عزیمت نواب کرد۔ حسب استدعای او در
سنه یکهزار و یکصد و شصت و هشت هجری نواب مدار المهام صلابت جنگ بهادر با لشکر و توپخانهٔ
سرکار و سرداران فرنگ را جلوی پیش آهنگ بکمک او رسیده فرمودند که حملهٔ توپخانهٔ سرکار در یک ضلع
قلعه داشته یکبارگی سر دهند۔ چنانچه در یکپاس بسرعت فرنگیان چندین هزار گوله رسیده دیوار قلعه
را که مستحکم بود توده خاکستر نمود، و سی گز طول دیوار غبار وار پریده رفت۔ محصوران بمعاینهٔ
این طوفان آتش امان جان خواسته ملازمت حاصل کرده پیشکشات گذرانیدند۔ راؤ بالاجی
ازینجا یکدستی اهل فرنگ و شکوه فوج برهم زن هفت اورنگ متحیر مانده تدبیر تفرقه نمودن

این لشکر بدل خود تجویز کرده ظاهراً طریق یکجهتی و مصالحت دائمی قرار داده بانی مبانی صلح شد لهذا نواب امیر الممالک بهادر روزے بسواری جریده بخیمۀ او تشریف ارزانی داشته پایۀ وقار او افزودند - بالاجی پیشوا بپیشوا آمده سعادتِ معانقه دریافت و جواهر و خلاع و اسپان و فیل به نذر گزرانید - دو گھڑی خلوت ماند - بعد ازاں نواب سوار شده بدولتخانه داخل شدند و از شاهنواز معاودت عساکر منصوره بعمل آمد - دراں ایام میر نظام علیخاں بهادر اسد جنگ بخطاب نظام الدوله سرافرازی یافته بصوبداری ملک برار ممتاز شدند و میر محمد شریف خاں بهادر بسالت جنگ بتعلقه ادونی و رائچور مضاف صوبۀ بیجاپور سرافراز گردیدند - هر دو برادران گرامی با سامان شایان رخصت فرمودند -

هنگامۀ موسی بوسی و حیدر جنگ در حیدرآباد

حیدر جنگ که مدار علیه عمدة الملک موسی بوسی بود بافزونی سامان دولت و ثروت غرور و فور پیدا کرده در امور مالی و ملکی دخل نموده با صمصام الدوله شاهنواز خاں بهادر مدار المهام دمِ مساوات می زد - دریں ایام از بعضے حرکات او مزاج صلابت جنگ بهادر و مدار المهام برهم شده و بر طبق صلاح بالاجی بعمل آورده عمدة الملک را مع حیدر جنگ و جمیع سرداران فوج فرنگ شروع سنه ۱۱۶۹ یک هزار و یک صد و شصت و نه هجری برطرف کرده آنها از حضور رخصت شده روانه بسمت حیدرآباد گشتند که از حیدرآباد اسباب خود گرفته از راه راجبندری و سیکاکل به پهلچری خواهند رفت - چنانچه بحیدرآباد آمده در میدان گوشه محل دائره کرده و برائے سرانجام غله و همراه دادن بنجاره با ابراهیم علیخاں خویش محمد معین خاں بهادر شوکت جنگ عرف جعفر علیخاں که خان مذکور دراں وقت متصدی صوبۀ حیدرآباد بود جواب سوال داشتند - دریں اثنا آنها خبر رسید که از حضور سرداران مرهٹه و شوکت جنگ با ده هزار سوار برائے اخراج تعین شده

نزدیک رسیدند۔ حیدر جنگ ازین معنی متردد شده ابراهیم علی خان را که در شهر بود از دغا کشته
و لشکر فرنگ را از بیرون برداشته در چارمحل که از سابق فرودگاه آنها بود داخل شده بر دروازهٔ
شهر چوکی فرنگیان و گارڈیان نشانیده و ذخیرهٔ سرب و باروت و غله و کاه و غیره نموده آمادهٔ جنگ
شد و بالای دادمحل گڑھی بنا کرده توپها نهاد و بر چارمینار و حیدرمحل که مقابل گوشهٔ محل است
توپها نصب کرده نگهداشت جاری نمود۔ سرداران مرهٹه بروز داخل شدن او بچارمحل سپاه
تاخته جنگ انداختند۔ لاکن تاب توپخانه نیاوردند و در پناه قلعهٔ گلکنڈه فرود آمدند۔ شوکت جنگ
هم رسیده نزدیک آنها اقامت گرفت و دو سه دفعه مستعد جنگ شده پیشتر آمده بودند برخے
از فرنگیان و گارڈیان با دو ضرب توپ بیرون شهر رفته بدامن کوه شیخ شبلی سدّ راه شده
شلک می زدند۔ جرأت بیست هزار سوار سبقت نمی شد۔ درچند روز نواب صلابت جنگ
هم با لشکر بالیغار رسیده در میدان قلعه بطرف بنجاری دروازه نزول جلال فرمودند و فکر
حله و حمله تجویز شد۔ اهل شهر ازین حادثهٔ ناگهانی سراسیمه شده باعیال و اطفال و احمال و اثقال
از خانها برآمده اکثرے بقلعه رفتند و بعضے باماکن دیگر پریشان و حیران شدند۔ شهر بسیار خالی گشته
و تفرقهٔ عظیم رو داده، فرنگیان مزاحم رفتن و بُردن اسباب نشده کسے را اصلا ایذا ندادند مگر
غله را بُردن ندادند۔ هرچند مشیران حضور فکر تنبیه و استیصال آنها کردند هیچ پیشرفت متصور نشد۔
شبے فرنگیان بر فوج شوکت جنگ که بر هراولی لشکر بود شبخون زدند۔ غازیان اسلام بملاحظهٔ ظلمت
شب طرح دادند و آن کافردلان شلک زده و اسباب غنیمت کرده و در آتشدان توپها میخها
زده برگشتند۔ روز دیگر خبر شد که موسی لاس فرنگی کور چشم با پانصد فرنگی و دو ضرب توپ از بندر
مچھلی پٹن بکمک موسی بوسی می آید۔ بنابرآن از حضور حامد الله خان بهادر و دیگر سرداران
جانفشان با جمعیت دوازده هزار سوار خونخوار تعین شدند که آن جبارت کیش را قتیل و اسیر

نمایند۔ بهادران لشکر منصور دو سه منزل پیشتر رفتند۔ لاکن از هول فرنگیان و توپ اندازی آنها
دور دور بوده چون حلقهٔ خاتم احاطه داشتند و برای جنگ قابو میجستند تا آنکه موسی لاس
بحیات نگر رسید و از نزد موسی بوسی هم چندے فرنگیان و گارڈیان باستقبال رفته او را
آوردند۔ شاهنواز خان بهادر مدار المهام چون دید که این مهم کهنه لنگ شد و بسهولیت دفع
آنها موافقت نمی کند، مردم کاردان را درمیان انداخته صلح قرار داد و بدستور سابق در نوکری
سرکار بحال داشت۔ موسی بوسی و حیدر جنگ عهد و پیمان موکد گرفته و ملازمت حاصل کرده عذر
جسارت خواستند از پیشگاه فضل و کرم بحر عفو و بخشائش بجوش آمده جرائم آنها عفو فرموده حیدر جنگ را
در ازای نیکو خدمتی بتعلقه سرکار ورنگل و سرکار کهم و سرکار ملنکور سرافراز کردند صباح آن از میدان
قلعه کوچ کرده داخل حیدرآباد شدند۔ اهل لشکر و شهر که بیرون منتشر بودند باماکن خود واآمده آبادان
گشتند۔ بعد از یک ماه موسی بوسی برای انتظام جاگیرات خود رخصت گرفته مع حیدر جنگ و
فوج و توپخانهٔ فرنگ بسمت سیکاکل رفت۔ ابراهیم خان گارڈی که نائب آنجا بود از آمد آمد فرنگی
مع خزانهٔ لکوک فراری شده از راه جهاڑی پالونچه وغیره برآمده بالچپور رفت و بسلک ملازمان
سرکار نواب نظام الدوله منسلک گردید۔ عمدة الملک و حیدر جنگ در تعلقه رفته حسب دلخواه
انتظام کردند و زرهای خطیر وصول نمودند و بجای ابراهیم خان ذوالفقار جنگ برادر حیدر جنگ را
نائب مقرر ساختند۔ نواب میر نظام الملک صلابت جنگ بهادر بعد انقضای هنگام بارش از حیدرآباد
کوچ فرموده و انتظام مهمات ملکی بعمل آورده بخجسته بنیاد تشریف ارزانی داشتند اتفاق
چهاؤنی شد۔ بنابر دیر طلبی سپاه بر شاهنواز خان مدار المهام دنگه سپاه گردید تا بحدیکه دروازه
کوٹله وزارت خان که اندرون حویلی مدار المهام است مسدود شد۔ از اندرون ملازمان مدار المهام
اهتمام داشتند و از بیرون سپاه سرکار در فکر یورش بود۔ بعد دو سه شبانروز مدار المهام سراسیمه شده

وقت شب با مال و منال و عیال و اطفال و سپاه و افیال از جعفر دروازه برآمده بقلعهٔ دولت آباد
رفت۔ سپاه از رفتن او غافل بود۔ بعد برآمدن از شهر خبر یافته عقب دویدند و گرد او هم رسیده
و جواب از صدائے توپ شنیده برگشته آمدند۔ امیر الامرا شجاع الملک بسالت جنگ بهادر
که در حضور رسیده بودند وکیل مطلق شدند و بانجاح مهام و تشفی سپاه کوشیدند۔ چون نظام الدوله بهادر
ابراهیم خان را نوکر کرده و جمعیت دیگر هم از سوار و پیاده نگهداشته انتظام ملک برار نمودند۔
جانوجی بهوسلا مرهٹه که از قدیم الایام دیوگڑه چانده از تخت بلند زمیندار از آنجا بتصرف آورده
در ملک برار و بنگاله همواره مصدر تاخت و تاراج می شد۔ لهذا تنبیه او مرکوز خاطر شده و در سنه
یک هزار و یک هزار و هفتاد بساعت سعید رایات ظفر آیات جلوه افروز گردیده با سپاه بسیار
و سوار و پیاده و توپخانه وغیره متوجه پیکار شدند۔ جانوجی هم با جمعیت فراوان بمقابله آمده دو
ماه کامل جنگ و جدل نمود۔ آخرش تنگ آمده پیغام صلح درمیان آورد۔ بندگان حضرت بمقتضای
وقت پذیرا نموده عهد و مواثیق و قسم از و گرفته معاودت کردند۔ سابق از تحصیل برار نصف در سرکار
داخل میشد و نصف جانوجی میگرفت حالا شصت روپیه سرکار و چهل روپیه جانوجی فی صد مقرر شد۔

ذکر آمدن نظام الدوله بهادر بحضور نواب صلابت جنگ دفعه اول

از آنجا که در حضور صلابت جنگ بهادر عزیمت جنگ با مقاهیر مصمم بود و سرداران طلب حضور
شدند۔ نظام الدوله بهادر هم از ایلچپور بخجسته بنیاد آمده ملازمت نواب صلابت جنگ بهادر حاصل
کردند و باستمالت تمام شاهنواز خان را از قلعهٔ دولت آباد بحضور آوردند و از اجازت نواب
صلابت جنگ بهادر خود مع شاهنواز خان و تمامی لشکر و کچهریهای سرکار و بادشاهی تا سندهه
کهیر نهضت کرده و با اشقیا جنگ عظیم انداخته بعد انعقاد صلح معاودت نموده داخل خجسته بنیاد

شدند- دراں وقت اکثر منصبداراں و سرداراں فراخور تردد و جانفشانی بمناصب و اضافه و خطاب و بذل نوازش بدستخط نظام الدوله سرافراز شدند- بٹھو پنڈت دیوان سرکار هم بمنصب مناسب و خطاب راجه بٹھیلداس بهادر ممتاز شد-

ذکر کشته شدن حیدر جنگ و شاهنواز خاں و میر محمد حسین خاں

عمدة الملک موسی بوسی و حیدر جنگ نیز حسب الطلب بحضور رسیدند- حیدر جنگ که مواد حشمت و استعداد ابهت بهم رسانیده بود خیالات فاسد در سر داشت و اکثر در خانهٔ خود می گفت که بوی سلطنت از بغل ها می آید- دریں وقت قابو یافته از بسالت جنگ صلاح سمرقندی نموده دل ایشاں بدست آورده بحیله شاهنواز خاں را مع پسراں و میر محمد حسین خاں دیوان دکن را را که مردکه بتقریب سامان حرب حسن آباد و غیره جاگیرات و غیره سیر حاصل گرفته و مفت زرها خورده شریک شاهنواز خاں می بود قید کنانیده در پهرهٔ فرنگیان نگاهداشت و سختی و ایذا می داد و بندگان نظام الدوله بهادر را هم از تعلقهٔ برار بپایهٔ عزل آورده و سپاه ایشاں را برطرف کنانیده متفرق و ابراهیم خاں را عفو تقصیر کرده ملازم فرنگی نمود- بعد از معدود الایام خود بانی شده خلعت صوبداری حیدرآباد به نظام الدوله بهادر از حضور رسانیده فوج خود تعین کرده و برای کوچ هر روز سزاولی می شد- مدعا اینکه هرگاه ازینجا کوچ نمایند در راه از دست فوج تعیناتی خود انجام کار بنوع دیگر کند- از انجا که چاه کنده را چاه در پیش است بقول آنکه؎

چو بد کردی مباش ایمن ز آفات　　　که بد را بد بود بے شک مکافات

بتاریخ چهارم ماه رمضان ۱۱۷۱ هجری که اجلش رسیده بود سوار شده بخیمهٔ ایشاں آمد از طرف حضور تاکید کوچ نمود- آنحضرت آرے و بلے میفرمودند- چوں مقربان بساط فیض از ارادهٔ باطله

او آگہی داشتند وقت را مساعد یافتہ حیدر جنگ را بجان کشتند۔ خود بدولت باندیشۂ اینکہ نوکران او بر ڈیوڑھی مسلح حاضر و لشکر فرنگی بر متصل مبادا چہ فتور برپا شود، لہذا از عقب خیمہ بر اسپ سوار شدہ با معدودے از جان نثاران مثل سہراب جنگ و شہسوار جنگ و راجہ مٹھیلداس وغیرہ برآمدند۔ ہر چند نوکران حیدر جنگ از حال آقاے خود خبر یافتہ بتعاقب دویدند و حرکات مذبوحی بعمل آوردند فائدہ نیافتہ خائب و خاسر بازگشتند۔ عمدۃ الملک موسی بوسی بدریافت این معنی برہم شدہ کلاہ سر بزمین زدہ بہ لچھمنا دو بھاسیہ امر کرد کہ در انتقام حیدر جنگ شاہنواز خاں را مع پسرش کہ عبدالنبی خاں نام داشت و میر محمد حسین خاں را کشتند۔ چنانچہ ہمانوقت ہر سہ را بضرب طپانچہ و پستول از جان بکشت۔ شخصے این تاریخ را بقید نظم آوردہ است۔

قطعۂ تاریخ

سالار با خرد بچہ تدبیر کار کرد ‌ ‌ ‌ ‌ گاو زمین و شیر فلک زیر بار کرد
یعنے نظام الدولہ ‌ ‌ ‌ ‌ حیدر جنگ ‌ ‌ شاہنواز خاں
این کہنہ شد مثل کہ بیک گز دو فاختہ ‌ ‌ ‌ ‌ نواب چار صید بیک گز شکار کرد
سنہ ۱۱۷۱ھ

عمدۃ الملک پیچ و تاب خوردہ نقارہ نواختہ سوار شد۔ ابراہیم گارڈی کہ ہمراہ اول او بود آہستہ آہستہ مع فوج و بنگاہ خود را از انجا برآوردہ بحضور نظام الدولہ بہادر شتافت۔ درین اثنا نواب صلابت جنگ بہادر و بسالت جنگ بہادر ہم سوار شدہ باتفاق موسی بوسی براے انتقام حیدر جنگ کوچ فرمودند و بچندین وجوہ تا ملہا بخاطر آوردہ پیشقدمی نمی کردند۔ آخرش دو سہ منزل رفتہ معاودت کردند و کوچ بکوچ بحیدرآباد رسیدند۔ نظام الدولہ بہادر کہ ہمعنان فتح و ظفر از آنجا برآمدہ بودند در ہر قدم ملازمان دو لتخواہان و جمعیت اکثر سرداران مرہٹہ جوق جوق رسیدہ ملازمت حاصل نمودہ ہمراہ رکاب می شدند۔ در راہ توقف مصلحت ندیدہ بایلغار داخل برہانپور شدہ بصلاح راجہ مٹھیلداس محمد انور خاں صوبہ دار آنجا را قید کردہ خزانہ گرفتہ سامان کارخانجات

و توپخانہ وغیرہ درست نمودہ متوجہ اِلچپور شدند۔ در آنجا چھاؤنی کردہ قلم نگہداشت جاری داشتند و آلات و ادوات حرب بآئین بہیں تیار فرمودند۔ نواب صلابت جنگ بہادر کہ در حیدرآباد رسیدہ چھاؤنی کردند عمدۃ الملک موسی بوسی از معائنۂ اطوار زمانہ و اہم خوردہ از حضور رخصت جاگیرات گرفتہ روانۂ آں سمت شد۔ بعد رسیدن سیکاکل در چینا پٹن و چھلچری مناقشہ فیما بین انگریزاں و فرانسیس اُفتاد۔ لہذا موسی بوسی حسب الطلب کورند و ر چھلچری مع فوج و توپخانہ خود رفتہ شریک جنگ شد۔ انگریزاں غلبہ کردہ چھلچری گرفتہ مستاصل نمودہ بخاک برابر ساختند و فرانسیسیاں را کشتند۔ موسی بوسی زندہ دستگیر آنہا شد۔ ؎

نیامد کشتیِ عمرِ وے از گرداب غم بیروں   چو از دریا خلاصی یافت در کامِ نہنگ آمد

مدتے انگریزاں او را در قید خود داشتہ موافق ضابطہ خود بر کُفل و داغ خود کردہ آوارۂ دشت ادبار ساختند۔ ازیں واقعہ "بجے رام راج" وغیرہ زمینداران سیکاکل آگہی یافتہ ذوالفقار جنگ برادر حیدر جنگ را کہ در آنجا بود جنگ انداختہ کشتند و بر ملک و مال متصرف شدند۔ امیر الامرا بسالت جنگ بہادر کہ وکیل مطلق بودند در حیدرآباد وقت را غنیمت دانستہ بسیر و شکار مشغول بودند۔ روزے از موزونی و وفور سرور طبع مصرع تصنیف کردہ بر زباں آوردند۔

"لگم پی چلو کہ چلی آتی ہے بہار"

افضل بیگ خاں عاجز ہمیں زمیں ریختہ ترتیب دادہ گزرانید چنانچہ بقلم آمد۔ غزل

لگم پی چلو کہ چلی آتی ہے بہار   ہنس ہنس کے پھول پھول کھلی جاتی ہے بہار
طوفاں اُٹھا ہے باغ میں اس موج گل سے   اب کشتیِ خمار مدد لاتی ہے بہار
بے مہر باغباں نے مری کچھ خبر نہ لی   اب دل کو میرے خونِ جگر کھاتی ہے بہار
سب بلبلوں نے حضرتِ نواب سوں کہا   اس مقدمِ شریف سے سُکھ پاتی ہے بہار

کیا لطف ہے سخن مین کلام الملوک کے لنگم پلی چلو کہ چلی آتی ہے بہار

طغیانی دریاے موسیٰ در حیدرآباد

دریں سال شدت بارش در حیدرآباد و دیگر ممالک بیشتر بود خصوصاً باران چند روز چناں بارید کہ از زمین تا آسمان غیر از آب دیگر ہیچ نبود۔ بتاریخ بست و سیوم ماہ محرم ۱۱۷۱ سنہ یک ہزار و یک صد و ہفتاد و یک ہجری آنچناں طوفانِ باران شد کہ دریاے بطغیانی کمال از درجۂ اعتدال تجاوز نمودہ قدم فراتر نہاد و سیلاب جابجا دوید بیگم بازار و رکاب گنج و دلی دروازہ را محیط شد و دیوار شہر پناہ و چار دیواری چار محل بتعظیم آں از جا برخاستہ سر فرو کرد

آنچناں طوفانِ باراں شد کہ دیوار و برج
اوفتادہ سرنگوں در سجدہ با چندیں عروج

مردم دیرینہ سال میگفتند کہ از سابق نیز دو دفعہ طغیانی موسیٰ شدہ بود یکے در صوبہ داری ابراہیم خاں افغاں و دوم اوائل ریاست نواب آصف جاہ مغفرت مآب کہ پل از ہر دو سر شکستہ۔ لاکن اندرون شہر چناں خرابی نکردہ۔ دریں طغیانی خانہاے بسیار ویران شد و اکثر را آب از سر گزشت و مال و اسباب مردم در معرض تلف افتاد۔

خرابی کرد از بس با دو باراں کہ نتواند قلم تحریر کردن

از آنجا کہ افضال ایزد ذو الجلال شامل حال خلائق است روز دیگر ہجوم ابر از ہم پاشید و آفتاب عالمتاب جہاں را منور گردانید و جہانیاں را اطمینان خاطر گردید۔ نواب صلابت جنگ بہادر و امیر الامرا بسالت جنگ بہادر خلعت دیوانی سرکار بمحمد مغنی خاں بہادر شوکت جنگ عطا کردہ بتمشیت امور مالی و ملکی مشغول بودہ کامرانیہا می کردند۔

آمدن نظام الدولہ بہادر دفعۂ دوم بحضور صلابت جنگ

بعد سپری شدن موسم بارش رایات عالیات پرتو افگن قلعۂ بھونگیر گردید و بعد انفصال معاملہ
آنجا پیشتر کوچ کردہ تا بجواڑہ رونق افزا شدہ بودند۔ دریں وقت بندگان حضرت نظام الدولہ بہادر
بصوابدید راجہ بیٹھل داس دیوان از انتظام ایلچپور وغیرہ ملک برار فراغت خاطر نمودہ با فوج
فراوان و توپخانۂ بسیار و ابراہیم خاں گارڈی بایلغار در حیدرآباد رسیدہ بیرون شہر فرود آمدہ
وازیں جا پیشتر عازم حضور شدند۔ بسالت جنگ بہادر بریں ارادہ مطلع شدہ و ماندن خود در حضور
مصلحت ندیدہ از نواب صلابت جنگ بہادر رخصت ادونی گرفتہ روانہ شدند و اکثر اہلکاران
ہم کنارہ کشیدہ رفتند و نواب صلابت جنگ بہادر متوجہ حیدرآباد گردیدند۔ در اثنائے راہ
بندگان حضرت ملحق لشکر گشتہ ملازمت نمودند۔ از آنجا ہر دو برادر رفیع المنزلت والاقدر آخر ماہ
ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۲ یکہزار و یکصد و ہفتاد و دو ہجری باتفاق کوچ بکوچ رسیدہ داخل بلدۂ
حیدرآباد شدند۔ بندگان حضرت نظام الدولہ بہادر در حویلی شاہنواز خان نزول اجلال فرمودند
بعد چند روز خلعت تفضلات از حضور بندگان عالی نواب صلابت جنگ بہادر بہ بندگان
حضرت مرحمت گردیدہ وکیل مطلق و مختار مطلق گشتند۔ امورات مالی و ملکی بتدبیرات و ترددات
راجہ بیٹھل داس دیوان سرانجام می یافت۔ ابراہیم خاں بہادر ببر جنگ گارڈی کہ در جنگ جانوجی
بھوسلہ ترددات نمایاں کردہ در یسر و عسر ہمراہ رکاب بندگان حضرت بودہ دریں روزہا مغرور
شدہ پا از اندازۂ خود فراتر گزاشت و دیوان سرکار را وقعتے نمی نہاد لہذا بندگان حضرت او را
برطرف کردند۔ ببر جنگ میخواست کہ بحیلۂ طلب تنخواہ ہنگامہ و دنگہ نماید۔ راجہ بیٹھل داس دیوان
سرکار مبالغ طلب او برفیلاں بار کردہ نزد او فرستاد و ہماں وقت او را از شہر بدر کرد۔ خان مذکور

بافوج سواراں وگارڈیاں وتوپخانہ بہ پونہ رفتہ نوکر راؤ بالاجی پیشوا شد وموسی تاریخ فرنگی کہ سابق
ہمراہ عمدۃ الملک موسی بوسی ملازم سرکار بود بحضور آمدہ ملازمت نمود وبجمعیت یکصد فرنگی و
دو صد گارڈی در سلک ملازمان بندگان حضرت منسلک گردید۔

ذکر جنگ مرہٹہ وغارت شدن فوج چنڈاولی

درہمیں ایام سوریاراؤ زمیندار نرمل کہ از چندے معاتب شدہ در قلعہ محمد نگر مقید بود از
غفلت پاسداراں گریختہ بہ نرمل رفت وفی الحال جمعیت فراہم آوردہ یکایک در قلعہ نرمل
داخل شدہ خواجہ عبدالشہید خاں بہادر ہیبت جنگ قلعدار را بدار کرد۔ لہذا برائے
اخراج آں مفسد وانتزاع قلعہ نرمل از تصرف او معین الدولہ علام سید خاں بہادر
سہراب جنگ بافوج سرکار مع موسی تاریخ واسمٰعیل خاں بہادر وغیرہ جمعداران عمدہ تعین شدہ
در عین بارش دریائے مانجرا و گنگا عبور کردہ متصل نرمل رسیدند وعقب ایشاں جلال الدولہ
قادر خاں بہادر دلیر جنگ عرف قادر صاحب سردار گارڈیاں بجمعیت فراواں آمدہ
ملحق گردیدہ ونواب صلابت جنگ بہادر وبندگان حضرت نظام الدولہ بہادر نیز کوچ فرمودہ تا
قلعہ بالکنڈہ دائر وسائر شدند۔ سوریاراؤ جانبری خود ندیدہ پیغام صلح وپیشکش درمیان آورد
دریں اثنا خبر رسیدہ کہ بھاؤ وغیرہ اقربا وسرداران بالاجی راؤ بجمعیت بے شمار رخت ادبار بایں طرف
می آرند۔ لہذا بندگان حضرت التماس سوریاراؤ مقرون باجابت گردانیدہ وقلعہ نرمل ابدستور
قدیم بروبحال داشتہ سہراب جنگ وقادر صاحب وغیرہ سرداراں وسوریاراؤ را باجمعیت او
طلب حضور فرمودہ وبایلغار متوجہ پیشتر شدہ سواد قلعہ ادگیر مضرب خیام نصرت فرجام ساختند
وبرائے گذاشتن بھیڑ کارخانجات دوسہ مقام کردند۔ مقہوراں نزدیک رسیدہ ہر روز وشب

مصدر جنگ و جدال می شدند- ابراهیم خاں گارڈی که در رفاقت آنها بود در توپ اندازی جو
شقاوت آشکار می نمود- سوریاراؤ ورلے باگن عرف شنکر رلے دیسائیں میدک که همراه
رکاب درمثل چنڈاولی بودند- دریں مقامات روزے با جمعیت خودها سوار شده پیشتر از
فوج هراولی رفته مستعد جنگ گردیدند- اتفاقاً از ابراهیم خاں مقابله رو داد، مردم سوریاراؤ
ورلے باگن بان اندازی خوب کردند- شلک توپ و تفنگ از طرفین تا دو گھڑی درمیاں ماند
آخرش نوبت بکوته یراق و سنگ اندازی هم رسیده بود- چوں شام پردهٔ ظلام فرو هشت بجانبین
خیریت گزشت حسب الحکم حضور دریں مقامات بهیر و بنگاه و کارخانجات و محلات سرکار در
قلعهٔ ادوگیر رفت و لشکر فیروزی کوچ کرده متوجه پیشتر شد- هر روز غنیم لئیم از دور دور جنگ کناں
میرفت و لشکر ظفر قریں کوچ بکوچ بتعاقب آنها تا قلعهٔ اوسه رسیده، در آنجا هم بعضے اسباب زیادتی
گزاشته کوچ شد- بتاریخ شانزدهم شهر جمادی الاول ۱۱۷۳ھ یکهزار و یکصد و هفتاد و سه هجری
در اثنائے یورش شتر باربرداری رلے بسنت رلے پیشکار از پا درآمد محمد معین خاں شوکت جنگ
دیوان سرکار عالی که سردار فوج چنڈاولی بود بنابر تقید برداشتن شتر و اسباب آنها مع فوج
ایستاده و لشکر بفاصلهٔ یک بان انداز پیش رفت- مقاهیر شقاوت تخمیر با بیست هزار سوار تاخته
فوج چنڈاولی را گیں وار احاطه کرده بکوته یراق پیوستند- شوکت جنگ شهید شد و رائے
بسنت رلے که در خواصی او بود بکار آمد و اسمٰعیل خاں جمعدار و سوریاراؤ و قادر صاحب زخمی
شده در معرکه افتادند و هزاراں مردم از طرفین علف تیغ بے دریغ گشتند- بندگان حضرت در
عین جنگ فیل سواری خود بایں طرف آورده هر چند عزم کردند که کمک نمایند لاکن از بسکه
گاوان بنجاره هزارها سد راه بود عبور فوج ممکن نشد- لاچار از همانجا خود بدولت و دیگر بهادراں
تیر اندازی بسیار بعمل آوردند- مقهوراں فوج چنڈاولی غارت کرده برگشتند- چوں شام قریب بود

دائرهٔ لشکر شد۔ صبح آں برائے تدفین لاشہا کہ پشتہا افتادہ بود و تیمار زخمیاں مقام فرمودند و فوج
مرہٹہ نمود شد۔ نواب صلابت جنگ از ملاحظہ حال فوج چنڈاولی اندیشیدہ برخلاف رائے
بندگان حضرت کہ اصلاً راغب بصلح نبود خود بخود حرف صلح بمیان آوردہ منیر الملک حیدر یار
خاں بہادر شیر جنگ دیوان دکن را مع متصدیاں در لشکر مقہور فرستادہ بخاطر خواہ آنہا اسناد قلعہ
اسیر و قلعۂ دولت آباد و برہان پور مع محالات شصت لک روپیہ درست کردہ دادہ معاودت
فرمودند۔ از نزدیکی حیدرآباد بندگان حضرت از لشکر جدا شدہ برائے انتظام راجبندری و
ایلور وغیرہ بانجوارہ تشریف بردند و نواب صلابت جنگ در بلدۂ حیدرآباد داخل گردید مبارز
الملک حامد اللہ خاں بہادر پسر مبارز خاں بہادر شہید را خلعت دادہ وکیل مطلق نمودند۔ آں بیچارہ
از عہدہ دنگہ سپاہ و سوال و جواب مالی و ملکی نتوانست برآمد۔ شیر جنگ و راجہ رتن چند بہادر عرف
کالکا داس گرمی بازار داشتند۔ بندگان حضرت از بجواڑہ معاودت کردہ در میدان گوشہ محل
فرود آمدہ و از تلون مزاجی صلابت جنگ برہم شدہ راجہ رتن چند بہادر را مع کاچند پسرش
قید کردہ بقلعۂ ایلکندل رفتہ چھاؤنی کردند۔ درین اثنا امیر الامرا بسالت جنگ بہادر در بلدہ
بحضور رسیدہ انتظام بخش مہام شدند۔ ناصر الملک میر مغل علی خاں بہادر ناصر جنگ را خدمت
صوبداری محمد آباد بیدر مفوض گردید۔ بعد سپری شدن ہنگام بارش فوج اشقیا در تعلقہ میدک
آوارہ شدہ بود لہذا نواب صلابت جنگ و بسالت جنگ کوچ کردند و بندگان حضرت
نظام الدولہ بہادر ہم از ایلکنڈل متوجہ شدہ و بتنبیہ مقاہیر پرداختہ اخراج کردند۔ در ورود
عساکر فتح اثر در نواح گلبرگہ اتفاق و ملاقات نواب صلابت جنگ و بندگان حضرت و دام
امیر الامرا بسالت جنگ بہادر با دونی رفتند و شیر جنگ گریختہ نزد بالاجی راؤ رفت۔ بدرگاہ
حضرت بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہٗ فیما بین نواب صلابت جنگ و بندگان حضرت عہد

وپیماں مؤکد شد و ایام یساق بسیر و شکار بسر بردہ در موسم بارش بقلعۂ محمد آباد بیدر چھاؤنی فرمودند و خدمت دیوانی دکن از تغیر شیر جنگ بہ صمصام الملک میر عبدالحی خاں بہادر صمصام جنگ پسر شاہنواز خاں مفوض گردید۔

ذکر جنگ ابدالی با مرہٹہ ہا

اعزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ تدبیرے بخود اندیشیدہ ہر چہار خلف خود را می خواست کہ بچہار سمت ممالک ہندوستان تعین سازند۔ چنانچہ شاہزادۂ عالی گوہر را بصوبۂ حیدرآباد رخصت نمود۔ چوں این معنی برخلاف مرضی وزیرالممالک غازی الدین خاں بہادر بوقوع آمدہ بود فوج خود را فرستادہ شاہزادہ را واپس طلبیدہ دارا شکوہ کہ در بلدۂ شاہجہاں آباد است داخل کرد۔ چوں ہر روز آتش فتنہ و فساد اشتعال داشت وزیرالممالک خواست کہ شاہزادہ را گرفتہ مقید سازد۔ شاہزادہ با جمعیت خود کہ ہشت ہزار سوار و پیادہ موجود داشت در ہماں حویلی قائم شدہ جنگ کرد۔ بعد از دو سہ روز از آنجا برآمدہ جریدہ بجانب شجاع الدولہ پسر منصور علی خاں رفت در آخر ۱۱۷۳ھ یکہزار و یکصد و ہفتاد و سہ ہجری مردم وزیرالممالک اعزالدین عالمگیر ثانی را بجاں کشتہ از تخت بر تختہ آوردند۔ مدت سلطنت او ہفت سال بود۔ در ہماں ایام خبر آمد آمد شاہ درانی احمد ابدالی بعزم شاہجہاں آباد گرم شد۔ غازی الدین خاں بہادر فوج مرہٹہ برائے کمک خود طلبید۔ ملہار راؤ ہولکر بجمعیت پنجاہ ہزار سوار کہ در ہماں نواح بود خود را رسانید و از دکن ہم بسواس راؤ و بہاؤ و جنکوجی وغیرہ سرداراں و ابراہیم خاں گاردی ابالاجی راؤ بجمعیت ہشتاد نود ہزار و توپخانۂ بسیار روانہ کرد۔ سابق در فوج مرہٹہ توپخانہ نبود۔ درین عصر توپخانہ ہم با خود می آوردند۔ چنانچہ آنہا بشاہجہاں آباد رفتہ تاخت و تاراج دہات حوالی و اکثر محلات شاہجہاں آباد

کردند و خود را غالب دیده میخواستند که بسواس راؤ را بر تخت نشانند۔ از خیال آنہا راناو غیرہ سرداران راجپوتیہ و جاٹ و وزیر الممالک آگاہ شدہ خود ہا را کنارہ کشیدہ پیغام نمودند کہ اگر سلطنت قوم و نسل چغتہ باشد ما ہمہ در اطاعت او حاضریم و رفیق یکدیگر۔ در صورت نوع دیگر مستعد بجنگ ہستیم، سرداران مرہٹہ بعزم جنگ آں طرف روانہ شدند۔ دریں اثنا شاہ دُرّانی احمد ابدالی نزدیک رسیدہ و غازی الدین خاں بحیلہ و تدبیر خود کنارہ ماندہ فیمابین ابدالی و مرہٹہ طرح جنگ انداخت، چنانچہ محاربہ و مجادلۂ عظیم افتاد۔ ابراہیم خاں گارڈی دراں جنگ ہم تردداتِ نمایاں کردہ نام آور شد۔ آخرش فوج مرہٹہ عہدہ بر آنگشتہ گرد لشکر خندق کندہ متحصن شد۔ در چند روز از قحط آب و دانہ بستوہ آمدہ ارادہ صف جنگ کردند، وبتقدیر قادر قدیر فوج بسیار و اکثر سرداراں در معرکہ کشتہ گشتند۔ از صد یکے و از ہزار اندکے بجان و احدا زینر و گریختہ بر آمد۔ باقی لشکر غارت شد۔ چنانچہ از روے نقل فتحنامہ کہ بمہر صفدر جنگ بہادر وزیر شاہ دُرّانی بنام مردم شاہجہان آباد رسیدہ واضح می شود۔

نقل فتحنامہ بمہر وزیر شاہ دُرّانی ابدالی

عامۂ خلائق دار الخلافت شاہجہان آباد و سائر ممالک محروسہ بمعدلت و رافت شاہنشاہی مید ار بودہ بدانند کہ قبل ازیں بسبب خبر تہنیت اثر واصل جہنم شدن کافر پُر مکر و حیلہ گوبند بوندیلہ بضرب تیغ نصرت پیکار بہاؤ وسدھو مقہور را از رہگذر ترس و فرط وسواس راہ چارہ بند شدہ پاے ثبات از جا و عنان طاقت از دست رفتہ مانند روباہ بسوراخ تنگ خزیدہ بہزار حیلہ خود را نگاہداری می کرد۔ دریں ولا دلاوران تہمتن جگر و پردلان اژدہا پیکر مانند صیاد کہ بفکر و تدبیر شیر جہت ابر بنجیر بندد تا مفرے غیر از دام بلا در نظرش نیاید و بے اختیار خود را آماج

ناوک جانستان و ہدف بلاے ناگہاں نماید۔ از چند روز کفرۂ فجرہ را دائرہ وار احاطہ کردہ
آمد و شد آب و علف بریں حیوانات مسدود نمودہ بودند و قحط و غلبہ بدرجۂ اتم دراں لشکر شقاوت اثر
کہ کثرت شاں از سگ و خوک بیشتر بود بہم رسیدہ چار و ناچار دل بر مرگ نہادہ مانند پروانہ کہ
بر شمع زند و یا مرغے کہ در شب ظلمت خود را بر آتش افگند بتاریخ یوم الاربعہ ششم ماہ جمادی الثانی
سنہ ۱۱۷۴ یکہزار و یکصد و ہفتاد و چہار ہجری توپ و توپخانہ مانند آتش نمرودی پیش انداختہ
بہیئت اجتماعی از مورچال خود برآمدہ با کثرت مور و ملخ رو بعسکر منصور آوردند۔ مبارزان نصرت
قرین و مجاہدان جلادت آئین کہ سمندر آتش ہیجا و نہنگ دریاے وغا اند بیامن افضال
قادر لایزال و استمداد مالک الملوک و تقویت حشمت دین اسلام سعادت انجام آن گروہ
شقاوت پژوہ را آں قدر فرصت دادند کہ از احاطہ بیروں آمدند۔ بعد ازاں متوکلاً علی اللہ
دست بشمشیر آبدار بردہ بر کفار فجار مانند فیل دماں و شیر ہژیاں حملہ آوردہ بیک چشم زدن خرمن
ہستی آں کساں را سوختہ چوں خاک بر باد دادند۔ مہتر آں فریق غریق اعنی خناس پر وسواس اڈو
بسواس را سر پلید از بند کفش جدا نمودہ گوے چوگان بلا گردانیدند۔ و نائب مناب آں سگ
بے دین بہاؤ ادبار قرین از پائمال سم ستوران غازیان اقبال نشاں گردیدہ مفقود العین لاوراں
شد۔ و مروک نابکار اژدہار سیاہ مار طعمۂ تیغ آبدار بہادران تہور آثار گشتہ و کافر بہادر سیہ و شداد خو
جنکو اسیر و مقید زنجیر قضا شدہ طعمۂ زاغان و سگان اردوے معلّٰی گردید۔ و ناسرداران دیگر
کہ لاتعد و لاتحصٰی بودند بدرک اسفل واصل شدند۔ بیست و دو ہزار غلامان پری پیکر و کنیزان
دکھنی نازک کمر کہ اسیر لشکر فیروزی اثر شدہ بودند تقسیم بانفار یافتہ، و غنائمے کہ محاسب وہم
و گمان احصاے آں نمیتواند کرد۔ از جواہر نقود گرانمایہ و اجناس دیگر با توپخانۂ عظیم پنجاہ ہزار اسپ
تیز رفتار و دو لک گاؤ بیار و چندیں ہزار شتر و پانصد زنجیر فیل کوہ تمثیل بتصرف دولت قاہرہ

درآمد۔ کافۂ اسلام این فتح را اعظم فتوحات شمرده درادای مراسم شکرگزاری ولوازم تهنیت قیام نمایند و نقل همین فتحنامه باطراف و جوانب ممالک محروسه رسال دارند که فی الحقیقت این فتح عظیم موجب قوت و شوکت ارباب دولت و روسیاهی مخالفان وخیم العاقبت است۔

ولد الزنا است حاسد من زانکه طالع من — ولد الزنا کش آمد چو ستارۂ یمانی

بعد از جنگ مرہٹہ با ابدالی خبر رسید که فوج سکھ ہا بملک قندهار و درۂ هزاره جات که موطن ابدالی است درآمده۔ لهذا بسرعت معاودت نمود و نجیب خاں روہیلہ را بنیابت خود در شاہجہان آباد گزاشت۔ خان مذکور باتفاق غازی الدین خان بہادر پسر عالی گوہر را نامزد بسلطنت کرده در نظم و نسق مشغول شدند۔ شهر دهلی که از چندین سلطنت معمور شده در آبادی و لطافت نظیر نداشت از آشوب و حوادث متکاثره ویران گردید۔

ذکر سلطنت شاه عالم بادشاه

شاهزادۂ عالی گوہر در صوبۂ اوده و بنگاله باتفاق فرنگیان و شجاع الدوله پسر منصور علیخان مرحوم بسر می برد۔ یازده سال شد هنوز بر تخت شاہجہان آباد بنابر عناد غازی الدین خان بہادر ننشسته۔ در ممالک هندوستان خطبه و سکۂ ایشان باسم شاه عالم بہادر شاه جاری داشته اند فرنگیان را صلابت نجیب خاں روہیله و نجیب خاں را هیبت فرنگیان است لهذا تا حال هر دو بجای خود بوده ایام بسر می برند سلطنت هندوستان بر کسی قرار ندارد۔

ذکر جنگ مرہٹہ در دکن و آغاز ریاست نظام الدوله بہادر

چون فوج مرہٹہ در هندوستان غارت شد نواب صلابت جنگ و بندگان حضرت بصوابدید بعضی دولتخواهان بالشکر عظیم متوجه ملک شقی شدند مقهوران هم اجتماع فوج کرده بمقابله

رسیدند. لشکر اسلام بتعاقب آنها تا نواح پونه دائر و سائر شده زمرهٔ فجره را تنگ کرده بود. در ایام شب راجه رامچندر پسر راجه چندرسین متوفی از راه کوته اندیشی و نمکحرامی خیال خام کرده ناصر الملک میر مغل علی خان بهادر ناصر جنگ را که سردار فوج هراولی بود فریفته با فوج خود پیش بالاجی رفت و ایشان را هم برد و صبح آن جنگ سخت بمیان آمد و نواب صلابت جنگ هم قصد کرده بودند که تنها پیش شقی روند. ازین وجوهات بندگان حضرت وقت فساد و فتور تصور نموده بمجرد رمز یا اشقیا صلح کرده معاودت بقلعهٔ محمد آباد بیدر نموده چهاؤنی فرمودند. ناصر الملک را مقهوران بعضے محالات تعلقهٔ بیجاپور از طرف خود داده در آنجا فرستاده بودند بعد چندے صحبت بر آن نشد باز بحضور بندگان حضرت آمده. بعد از کشته شدن راجه پرتاب ونت از خجسته بنیاد تنها بر آمده پیش امیر الامرا بسالت جنگ بهادر رفته در قلعهٔ رائچور رفته محبوس گردیدند و راجه رامچندر رائے پیش مقهوران در قلعهٔ دولت آباد محبوس مانده بسعی ملهار جی هولکر مخلصی یافته بحضور رسید و بدستور سابق در نوکری سرکار حاضر شدند. بندگان حضرت از تلون مزاجی صلابت جنگ بتنگ آمده لاچار نظربند کرده در قلعهٔ محمد نگر گذاشتند و جمیع کارخانجات و عمله فعله دکن را بخود متعلق فرموده انتظام بخش مهمات شدند. چون راؤ بالاجی در پونه بقضائے الٰهی فوت کرد و راگهوبا برادرش از علیه زمرهٔ مقهوران گردید. راجه مهیپال داس پرتاب ونت که خطاب راجه رامچندر یافته بود وقت تخلل در بنائے مرهٹه تصور نموده صلاح یورش داد و جانوجی بهوسله پسر راگهوبهوسله را با جمعیت پنجاه هزار سوار ملازم سرکار نموده. لهذا بندگان حضرت از بیدر کوچ فرموده با یک لک سوار بخجسته بنیاد متوجه شدند. راگهوکه از مادهوراؤ پسر بالاجی راؤ اختلاف داشت اول پیغام صلح و ملاقات خود داد. وقتیکه از مادهوراؤ بر پٹن ملاقات فیما بین او قرار و مدار که در حضور کرده بود برگشت و مستعد جنگ شد. و تاب مقابله و مجادله نیاورده و رخ تافته بطرف خاندیس خسته دبا

برو لشکر فیروزی دو سه منزل تعاقب او کرده بود - راج راجندر راجه پرتاب ونت دیوان سرگردانی
در تعاقب او فائده ندیده از آنجا بطرف پونه راهنمای لشکر شد - چنانچه فوج اسلام به پونه رسیده
تاخت و تاراج و خرابی بسیار کرد و غنیمت فراوان بدست بهادران اسلام - راگهو از خاندیس
برگشته با هشتاد هزار سوار در نواح حیدرآباد رخت ادبار آورده و این ضلع را پامال کرده و از
جابجا زرها گرفته قریب بلده فرود آمد و یک دو دفعه فوج خود را برای جنگ فرستاد و بهادر دل خان
صوبه دار حیدرآباد که جابجا بر شهر پناه سامان حرب درست کرده چوکی سواران و پیاده ها نگاه داشته
بود بفضل الهی هر دو دفعه فوج مقهور مفرور شده رفت و سر جنگ واقعی یافت - چنانچه ازین جا
بر آمده از نواح فرخ نگر و ملدرک و دهارور شده بآن طرف رفت لشکر فیروزی هم از پونه معاودت
کرده بر کنار گنگ متصل راکس بهون نزول جلال داشت - خبر رسید که مقهور باحمد نگر میرود
لهذا بندگان حضرت بعزم خجسته از آب گنگ که طغیانی داشت عبور فرمودند و راجه پرتاب ونت و
با تتمه لشکر درین طرف گنگ بود - راگهو وقت قابو یافته باستعجال خود را با فوج رسانید - راجه بهادر
با فوج و سامان قلیلی که موجود بود سوار شد - جانوجی بهوسله که اعتماد راجه بهادر بر او بسیار بود دغا
داده شریک مقهور شد - با وصف فوج قلیل نوعی غازیان اسلام داد شجاعت دادند که فیل
سواری راگهو را گرفته رسنهای عماری بریدند - درچنین وقت باشارهٔ مراد خان بهادر ضرب
تفنگی براجه بهادر رسید - فی الحال قالب تهی کرده بکار خداوند نعمت درچنین تیرته کنار گنگ بدرجه
مکت فائز شد و اکثر سرداران و راجه مانکداس بهادر برادر زادهٔ راجه پرتاب ونت بهادر بکار آمدند
و بسیار زخمی شدند و بعضی عمده ها دستگیر کافران بد سرانجام گشتند - فوج و بنگاه بالکل تاراج شد
نواب نظام الدوله بهادر که آن طرف آب بودند بسبب طغیانی کمک راجه نتوانستند کرد - بعد
کشته شدن راجه خود بدولت کوچ کرده بایلغار متوجه خجسته بنیاد شدند - محرر این تساوید احقر گردهاری لعل

قصیدهٔ مشعر کیفیت دراں وقت نوشته بود، چنانچه دریں تالیف ظفره هم قلمی نمود۔

دلا بیں چه کرد آسمان دو رنگ   طریقِ وفا شد از و عار و ننگ
که دی سال نواب عالیجناب   سپهدارِ ملکِ دکن فتح جنگ
شجاع و دلاور قوی همتے   شکار افگنِ شیر و ببر و پلنگ
چو خواهد که تسخیر گیتی کند   بر آرد دمار از شهِ روم و زنگ
بر انگیخت لشکر به تسخیر پونه   بدانساں که جنبد بدریا نهنگ
چو دیوان او راجه پرتاب ونت   بر آراست لشکر پر از ساز جنگ
چه لشکر که دریاے آهن شده   ز پولاد پوشاں زمیں شد بتنگ
به یلغار رفت آں سر نامدار   ز حدِ بید رتا بدریاے گنگ
چو راگهوے مقهور خسراں پناه   تبه حال خود دید از کین و جنگ
فرستاد پیغام لابه گری   قدم را براهِ خدیعت و رنگ
امیرِ دکن شیرِ دشمن شکار   فرستاد حکم طلب بے درنگ
درآمد سرِ کافراں زیر پاے   بدانساں که افتد بداے کلنگ
چو یکچند یکدست درحرف و صوت   بپرید ناگه ازاں قفس تنگ
مقابل نشد رفت سوے برار   نه عارِ هزیمت نه یاراے جنگ
دو سه منزلے جیش اسلام هم   تعاقب کناں رفت در خار و سنگ
چو دانست دیواں که بیجا صلی است   بگرداند لشکر ازاں راهِ تنگ
رواں شد به پونه به یلغارها   بطرزے که آید به آهو پلنگ
چناں آں مکاں از زر آماده بود   که کانِ زر است آں چو شهرِ فرنگ

زحکم سپہدار و سالار دین — گرفتند پونہ نگین وار تنگ
بتخریب شہر و عمارات بت ہا — دواندند بسیار فیل و کلنگ
چو آبادی پونہ بربا د رفت — از انجا رسیدند بر آب گنگ
دراں عرصہ انگھوے ابلیس فن — بطوریکہ خر بگسلد پالہنگ
دو او دوی ترکتازی نمود — ز راہ ہوس زد سر خود بسنگ
بہر جا کہ او رخت ادبار برد — جو ابش رسیدہ بہ تیر و تفنگ
چو در ہیچ جا حرمتِ خود ندید — بگردید مایوس از عار و ننگ
از انجا حوالی ندرک و دھازور — نگہداشت خود را چو روباہ لنگ
ولیکن شب و روز قابو طلب — چو بر خرمنِ غلہ موش دبنگ
پس از چند از آنجا روان پیش شد — بصد آہ و افسوس حیران و دنگ
خبر شد بہ لشکر کہ مردودِ دیں — بہ احمد نگر می رود بے درنگ
سر سروران آصفِ جم نشان — بکشتی روان شد بدریای گنگ
دراں ساحل از لشکر بیقیاس — گزر کرد و شد بر گزر راہ تنگ
چو راجہ بہادر و جمعے سپاہ — بماندہ دریں ساحلِ آب لنگ
شقیِ لعین بخت برگشتہ کرد — یکایک رسیدہ بسانِ نہنگ
چو راجہ بہادر خبردار شد — برآراست صفہا بہ پیکار و جنگ
صدای طبل سربلندی گرفت — برافتاد کرناں ز گوشِ پلنگ
نخستیں اداشد نشکار شاں — زبان رہا کل و توپ و تفنگ
پس آنگاہ اشو مید حاکت ساختند — کنارِ چنیں تیرہ آبِ گنگ

که یعنی ز طرفین هر هر کسان — دوانند اسپان طرق و سرنگ
بیک حمله راجه برو دست یافت — چو اژدر که یابد درِ غار تنگ
چنان ضرب زد بر سرِ پشت او — که مقهور ازان اندکے شد بتنگ
دلیرانه راجه عجب کار کرد — که مانده ازو خلق حیران و تنگ
دگرگونه زد چرخ گرگینه — چو بعضے حسودان هم از شور و شنگ
سرِ راجپوتان شهامت نشان — قلعدار قندهار گوپال سِنگ
بسے فرقِ کفار بر باد داد — پس آنگه فتاده بمیدان جنگ
چو از زخمهائے که کاری بُدند — در افتاد در رزم هنونت جنگ
به پهلوے راجه بهادر بفور — چنان ضرب آمد ز تیر تفنگ
که جان را بکامِ خداوندِ خویش — سپرده بجان آفرین بیدرنگ
چو تاریخِ او جُستم از هاتفے — مکت یافت گفتا ز طغیان گنگ
همه فوج بنگاه تاراج شد — ز راکس بهون تا بمیدانِ جنگ
کسے از دست بردش نجاتے نیافت — که باشد ازارے دامے بچنگ
ز طوفانِ بادِ حوادث برفت — بسا کشتیِ عمر در بحر گنگ
کسانے که از جان امان یافتند — بجستند بیرون ز کامِ نهنگ
امیرِ دکن جهد بسیار کرد — ولے بود لاچار از آب گنگ
پس آنگاه نهضت سوے بلده شد — که نے وقت صلح و نه هنگامِ جنگ
درِ نظم سُفتم بتکلیف یاران — که خوانند از شوق در کیف بنگ
دگر نه ندانم ازان سرگذشت — که راگهو کدام و چرا کرد جنگ

مرادم همین شد ز یزدان پاک — که باشد امیر دکن فتح جنگ
همیشه بر اعدا ظفرمند باد — ز ملکِ دکن تا باقصاے زنگ

بکن اختصر این نامه را اختتام
کلام تو کردعا لمے مست و دنگ

القصه اگهو شقی بقتل و غارت فوج راجه بهادر پرداخته و از کتل دیگر دریاے گنگ پایاب عبور کرده بخجسته بنیاد رسید۔ اگرچه بندگان حضرت قدر قدرت براے تنبیه و برآمده در کالاچبوتره داخل خیمه شده مستعد جنگ بودند۔ لاکن کارپردازان سرکار بمیان آمده مصالحت قرار دادند و راگهو کوچ کرده به پونه رفت۔ درهمان ایام صلابت جنگ که در قلعهٔ بیدر بودند از نیرنگی تقدیر بجهان جاودانی شتافتند۔ خودبدولت خلعت دیوانی سرکار بجمنا راجه نبیرهٔ راجه پرتاب ونت عطا کردند۔ چون صغیر سن بود کار دیوانی سرکار از و انجام نیافت لهذا بعد از دو ماه خلعت دیوانی بمیر موسیٰ خان بهادر احتشام جنگ مرحمت فرموده بخطاب رکن الدوله سرفراز کردند۔ خزانه شصت لک روپیه نقد و اموال و دواب بسیار بابت راجه بهادر بضبط سرکار درآمد و براے جمنا راجه بهادر و غیره متعلقان او جاگیر تنخواه شد۔ بعد انقضاے برسات از خجسته بنیاد کوچ فرموده و بسیر و شکار و انتظام ملک پرداخته داخل حیدرآباد شدند۔ سال دیگر دریاے کشنا عبور کرده در ملک ارکاٹ تشریف بردند و از امیر الهند والاجاه محمد علی خان بهادر ظفر جنگ سپه سردار پیشکش گرفته از راه بجواڑه داخل حیدرآباد گشتند۔ در اثناے راه صاحبزاده بلند اقبال اسد الملک آصف الدوله میر احمد خان بهادر نصرت جنگ خلف بندگان حضرت بتعلقه ناندیر و آرا، اگمیر و الیکندل وغیره محالات سرافراز شده و راجه رتن چند بهادر بدیوان مقرر یافته برخصت تعلقه شدند۔ شانزده زنجیر فیل و دوازده ضرب توپ و ماهی مراتب و نوبت و اسپان و شتران

و دیگر کارخانجات از سرکار ہمراہ ایشان تعین شد۔ بعد چھاؤنی منہیان اقبال خبر رسانیدند که فیما بین راگھو پیشوا و جانوجی بھوسله نزاع اُفتاد۔ بندگان حضرت ہم برائے اعانت راگھو از حیدرآباد کوچ کردہ تا قصبه باسم تشریف بُردند و بعد از صلح مرہٹہ ہائے مذکور معاودت فرمودہ بحیدرآباد چھاؤنی کردند۔ درین سفر شہزادہ آفاق ہم بالشکر خود رسیدہ ہنگام مراجعت رخصت شدہ بتعلقہ رفتند۔

ذکر سفر سرنگ پٹن و روداد جنگ فرنگیان چیناپٹن

چوں راگھو مقہور را مادھوراؤ پسر بالاجی راؤ قید کردہ زمام اقتدار کاروبار بقبضۂ اختیار خود آوردہ گوپال ہری را با چہل ہزار سوار بجانب سرنگ پٹن روانہ کرد۔ حیدر نائک سابق از نائکواڑیان قلعۂ سرنگ پٹن ملازم راجۂ آنجا بود۔ رفتہ رفتہ جمعیت و سامان بہم رسانیدہ از دغا راجۂ خود را قید کردہ زمام اقتدار آں ملک بدست خود آوردہ و در چند سال باطراف و جوانب لشکرکشی کردہ اکثر ملکہائے بسیر حاصل از قبضۂ زمینداران و پالیگران برآوردہ متصرف شد و جمعیت بیست ہزار سوار و چہل ہزار گارڈی و فرنگی و چیٹہ وار نوکر داشتہ مواد غرور و فور بہم رسانیدہ خود را حیدر علی خاں گویانید۔ گوپال ہری دراں ضلع رسیدہ گذر خود را از آنچناں راہ کوہستان و انبوہے اشجار خاردار و تاب مقاومت جنگ از حیدر نائک ندیدہ متامل بود لہذا مادھوراؤ خود با فوج بسیار بملک او درآمدہ بتاخت و تاراج مشغول شد و در ملک چک بالاپور و کولار و دیون ہلی و ہنس کوٹہ و غیرہ چند محالات تھانہ نشاندہ و از حیدر نائک پیشکش و نعلبندی چہل لک روپیہ گرفتہ روانۂ پونہ شد۔ بندگان حضرت نظام الدولہ بہادر که از حضور پرنور بخطاب آصفجاہ نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علی خاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار در سنہ ۱۱۸۰ یکہزار و یکصد و ہشتاد ہجری وقتیکہ مادھوراؤ در سرنگ پٹن بود با لشکر

و توپخانهٔ بسیار تشریف بردند و از مدار المهام رکن الدوله بهادر و مادهوراؤ متصل لالاپور ملاقات
دست داد و مشورت انتظام بعضے امور درمیان آمد - بعد ازان مادهوراؤ معاودت پونه کرد فرنگی
مچهلی بندر که از سال گذشته سیکاکل و راجبندری جاره گرفته موافق قرار پانصد فرنگی و یکصد
ترک سوار و سه هزار گارڈی و چند اضراب توپ در رکاب سعادت گرفته بود برائے تسخیر قلعهٔ بنگلور
که حیدر علی خان خزانهٔ نوکوٹ نارائن تصرفهٔ آن دیار و جواهر بسیار در آنجا نگاهداشته جهد می نمود
لاکن رکن الدوله بهادر بتدبیرت عالی انگیخته فکر تسخیر قلعهٔ بنگلور کرده بیشتر عزم نموده بیست کروهی سرنگ
پٹن متصل چینی پٹن مقامات لشکر فیروزی اثر ساختند - و از جانب حیدر علیخان پیغام صلح و ذکر
پیشکش بمیان آمد - لهذا فرنگی با جمعیت خود برخاسته بطرف چینا پٹن رفت - رکن الدوله
بهادر افواج راجه رامچندر و راجه گوپال سنگه قندهار واله و بسنت خان کرنول واله و غیر سرداران مرهٹها
را پیشتر بسر سرنگ پٹن تعین کرده خود هم با فوج کثیر بآنجا رفتند - حیدر علیخان با جمعیت خود استقبال
کرده ملاقات نمود و در یک هفته بسبیل پیشکشات سرکار و تدبیر مهم فرنگیان نموده رفاقت سرکار
قبول کرد - رکن الدوله بهادر ٹیپو سلطان پسر حیدر علیخان را همراه گرفته با جمیع سرداران لشکر فیروزی
معاودت کرده بحضور رسیده ملازمت ٹیپو سلطان کنانیدند و در چند روز حیدر علیخان با فوج
و سامان شایان آمده دو کروه پیشتر بهراولی لشکر میرفت و لشکر فیروزی متوجه تادیب فرنگیان شد
فرنگیان و ابراهیم بیگ خان دهونسه پسر فاضل بیگ خان که از لشکر برخاسته رفته در کاویری
پٹن اقامت داشتند - حیدر علیخان سر سواری قلعهٔ کاویری پٹن که در پائین گهاٹ سرحد ارکاٹ
است گرفت و فرنگیان و ابراهیم بیگ خان دهونسه هزیمت خورده راه چینا پٹن گرفتند و
حیدر علی تعاقب آنها نمود - لشکر فیروزی هم بایلغار متوجه شد - فرنگیان با وصف جمعیت قلیل در ناله
و پشته و دره مکان قلب دیده ایستاده از توپ و بندوق جنگ میکردند و باز میرفتند - همین قسم

درچند روز بہ ترنامل رسیدہ در دیول کہ جاے قلب است قرار گرفتند - از چیناپٹن فرنگیاں
و گارڈیاں دیگر باسامان سرب و باروت و اذوقہ بکمک آنہا رسید - بعد چند روز از دیول ترنامل
برآمدہ در میدان فرود آمدند - لشکر فیروزی ہم متصل آنہا بفاصلۂ دو کروہی دائرہ داشت - روزے
بندگان حضرت و نواب بسالت جنگ کہ با فوج خود ہمراہ لشکر بودند، و رنمست خاں کرنول والہ
راجہ چندر و قندہار والہ و جمیع سرداران لشکر باسامان توپخانۂ کثیر براے جنگ سوار شدند - و
حیدر علی خاں ہم با فوج و ارابۂ خود تیار گشتہ در معرکہ رفت - چوں فرودگاہ فرنگیاں بسبب کریوہ و
نالہ و گلولاے شالی زار نہایت قلب بود، تاختن اسپاں و یورش موافقت نکرد - وقت دو پہر از
دور توپ اندازی شروع شد - فرنگیاں خیمہ ہا و بنگاہ بار کردہ عقب خود فرستادند و در پناہ پشتہ ہا در
کمین بودہ نمود نشدند، چہار گھڑی روز باقی ماندہ سر بر داشتہ توپ اندازی قسمے بسرعت نمودند
کہ فرصت دم زدن ندادند - اکثر مردم لشکر کہ بیشتر از فوج بودند باز گشتند و فرنگیاں بتعاقب آنہا
مقابل فوج رسیدہ شلک بندوق زدند - مقابل آنہا حیدر علی خاں ہم قسمیکہ باید قائم ماندہ شلک
توپ و بندوق میکرد - آدم و اسپ بسیار بکار آمدند و دو زنجیر فیل بضرب گولۂ توپ افتادند -
وقت شام بندگان حضرت معاودت کردہ داخل خیمہ شدند و حیدر علی خاں ہم بخیمۂ خود رفت - تمام
شب عجب ہول رستخیز در تمامی لشکر ماند کہ فرنگیاں شبخون می زنند، اکثر توپہاے کلاں نامی سرکار
بسبب گولہ و ضائع شدن گاواں ہماں قسم در جنگگاہ ماند و بدست فرنگیاں افتاد - تدبیر
مدار المہام رکن الدولہ بہادر بباطن این بود کہ حیدر نائک و فرنگیاں را باید جنگانید - و از ہر طرف
کہ کشتہ شود سود اسلام است، بنابرآں صبحے از انجا کوچ کردہ ہفدہ کروہ راہ در تمام روز قطع کردہ
وقت شام فرود آمدند و در دو روز متصل وانم باڑی رسیدہ دائرۂ لشکر فیروزی بپکر کردند - حیدر علی خاں
با جمعیت خود از فرنگیاں جنگ کناں باہستگی مراجعت کردہ صحیح و سالم بنجکروہی لشکر فرود آمد

فرنگیاں ہم پیشتر سبقت کردہ بفاصلۂ بعید در جاے قلب اقامت گرفتند۔ مدت دو ماہ صلاح
وتدبیر در سرداران ماند۔ قرار بریں افتاد کہ فوج مادھوراؤ طلبیدہ استیصال فرنگیاں باید کرد۔ چنانچہ
منیر الدولہ حیدر یار خاں بہادر شیر جنگ بہادر از حضور براے ایں کار و پسر چند اصاحب از
طرف حیدر علیخاں بطرف پونہ روانہ شدند۔ دریں اثنا خبر رسید کہ جمعیت کلاہ پوشاں از بندر مچھلی پٹن
آوارہ شدہ کھمم و ورنگل متصرف شد و ارادۂ حیدرآباد دارد۔ بنا بر آں لشکر فیروزی از آنجا کوچ نمود
وحیدر علیخاں بملک خود رفت۔ امیر الہند والاجاہ محمد علیخاں بہادر کہ مدار علیہ فرنگیاں است
رکن الدولہ بہادر مدار المہام با معدودے از مقرباں بچینا پٹن رفتند۔ والاجاہ مراسم استقبال و ضیافت
وتواضع تحائف بعمل آوردہ مبلغے پیشکش سرکار قبول کرد و فرنگیان بندر مچھلی پٹن را کہ پیشتر بطرف
ورنگل آوارہ شدہ بودند تاکید نوشتہ واپس طلبید۔ مدار المہام بعد حصول ایں سرانجام بحضور رسیدہ
و تنخواہی جانفشانی والاجاہ بعرض رسانیدند۔ لہذا قلعۂ کہن پورہ و پرگنہ امین کنڈلہ بطریق
التمغا و مواضع کھٹ کیسرا وغیرہ دیہات پرگنہ حویلی حیدرآباد بطریق انعام براے خرچ روشنی
ودیگر وعود مقبرۂ انور الدین خاں شہید عطا شد۔ بعد از ہرج یک نیم سال لشکر فیروزی در
اواخر ۱۱۸۱ سنہ یکہزار و یکصد و ہشتاد و یک ہجری بحیدرآباد رسیدہ چھاونی نمود وحیدر علیخان
درہمین سال با جمعیت خود تا بچینا پٹن رفتہ فرنگیاں و والاجاہ را تنگ آورد۔ چنانچہ آنہا
عاجز شدہ صلح کردند و اکثر ملک از تصرف خود بحیدر علی خاں گذاشتہ عہد کردند کہ بوقت روداد
جنگ شریک شما باشیم۔ حیدر علیخاں بعد از شرط و شروط مضبوط معاودت کردہ بسرنگ پٹن رفت
ابراہیم بیگ خاں دھونسہ جماعہ دار ملازم محمد علی خاں بہادر کہ در وقت جنگ شریک فرنگیاں
بود والاجاہ او را برطرف کردہ، لہذا از چینا پٹن ہمراہ مدار المہام بحضور آمدہ ملازمت نمود
از راہ فضل و کرم عالی منصب عمدہ وخطاب ظفر الدولہ فاضل بیگ خاں بہادر ضابط جنگ

سرفراز شده و تعلقهٔ کھم و ورنگل و ملنکور و ایلکنڈل و آرامگیر وغیره محالات بعهدهٔ او مقرر یافت
چنانچه در تعلقهٔ مذکور بندوبست و ربط و ضبط خوب کرده و راجه اشوه راؤ زمیندار پالونچه که از قدیم
منصبدار بادشاهی و تعلقهٔ پالونچه در جاگیر داشت و بسبب قلت فوج سرکار وارد آنجا نشده بود
ضابطه جنگ بے جنگ گرفت و راجه اشوه راؤ جریده با عیال و اطفال گریخته رفت-
ملک وسیع و مال و اموال و بدست ضابطه جنگ افتاد

ذکر جنگ مادهوراؤ با جانوجی بهوسله

در سنه ۱۱۸۲ یکهزار و هشتاد و دو هجری فیمابین مادهوراؤ و جانوجی بهوسله نزاع افتاد- مادهو
راؤ با فوج گران برائے اخراج او برآمده رکن الدوله بهادر مدار المهام که پیش ازیں راجه رتن چند
بهادر را نائب خود گذاشته برائے بعضے سوال و جواب به پونه رفته بودند- مادهوراؤ ایشاں را هم
همراه خود گرفت- دریں سال بندگان حضرت رونق افروز بلدهٔ حیدرآباد بوده هیچ جا متوجه نشدند
مادهوراؤ در ملک جانوجی بهوسله تاخت و تاراج بسیار کرده تا دیوگڈه رسیده بود- جانوجی مقابلهٔ
او نکرده از راه دیگر برآمده ارادهٔ پونه نمود- مادهوراؤ ازیں معنی آگهی یافته بالیغار بطرف دوید
چنانچه از راه ناندیر تا بودن و بانسواڑه رسیده جانوجی جرأت سبقت ندیده باز برگشته بملک خود
رفت- مادهوراؤ هم بتعاقب او بوده فرصت دم راست کردن نداد- فوج بسیار دریں هرج و مرج
هلاک شد و اسپان مانده و ضایع گشتند تا بحدیکه نعلبندی سرے اسپ بیست پنجروپیه شده بود
دیگر چیزها ازیں قیاس باید کرد- آخرش بعد گفت و شنید بسیار فیمابین هر دو مقهور صلح شد مادهوراؤ را
پونه گرفته رکن الدوله بهادر را رخصت کرد- چنانچه مدار المهام بحیدرآباد آمده بملازمت فائز شدند-
چوں راجه رتن چند بهادر نائب ایشاں غائبانه خیال دیوانی اصالتًه برائے خود کرده بود لهذا قید شد

مع راجہ کاشی چند بہادر پسرش داخل قلعۂ گلکنڈہ گردید و محمد اعظم خاں بہادر جمعدار ہم معاتب شد۔ او را برطرف کردہ اخراج شہر ساختند۔

ذکر خرابی راجہ رامچندر و گنگاراؤ زمیندار زرمل

در ١١٨٣ھ یکہزار و یکصد و ہشتاد و سہ ہجری بندگان حضرت قدر قدرت از حیدرآباد کوچ فرمودہ و عبور دریاے کشنا کردہ تا قلعۂ جدکر کوٹہ جلوہ افروز شدند۔ راجہ رامچند پسر راجہ چندرسین متوفی کہ بارہا شرارت کردہ و سابق در عین جنگ مرہٹہ دغا دادہ گریختہ با وملحق شدہ بود، چنانچہ بیشتر شمہ ازاں بتحریر درآمد، دریں وقت معاتب شدہ بقید آمدہ طوق زنجیر گشت توپخانہ و افیال و بعضے اسباب و بضبط سرکار درآمد و فوج او گریختہ رفت۔ رایات عالیات بعد حصول ایں فتوحات از کرکوٹہ مراجعت کردہ بایلغار متصل کلیانی نزول اجلال فرمود۔ مادر رامچندر در قلعۂ مذکور مستعد جنگ بود۔ چند روز مورچال ماند، بمقتضاے عنایات خداوندی بھالکی و بھاترہ باو بحال داشتہ باستمالت تمام او را از قلعۂ کلیانی برآوردہ ارسلان جنگ برادر رکن الدولہ بہادر را قلعداری قلعۂ مذکور مقرر ساختہ ہمن آباد و بنچلہ وغیرہ محالات جاگیر بست لک روپیہ بسرکار ضبط شد۔ بعد انفراغ ایں کار متوجہ زرمل شدند۔ راجہ گنگاراؤ زمیندار آنجا براے خودداری مستعد جنگ گردید و پٹیہ زرمل کہ دیوار گلی قد آدم است از جمعیت خود مضبوط کردہ نشست۔ لہذا حکم مورچال شد۔ دہ دوازدہ روز جنگ بمیاں ماند، ہر چند ضابط جنگ براے پٹہ جہد نمود دست نداد و مردم حلہ پسپا می شدند جمعیت گنگاراؤ بسیار جری بود، اگر جنگ می ماند براے تسخیر قلعہ طول می کشید۔ بندگان عالی زبانی معتمدے براجہ گنگاراؤ ارشاد کردند کہ بالفعل مقتضاے دولتخواہی آن است کہ قلعہ خالی کردہ بدہد عوض ایں محال دیگر بجاگیر دادہ می شود۔ گنگاراؤ چار ناچار اطاعت امر نمودہ

و باربردار از سرکار طلبیده مع مال و منال و عیال و اطفال از آنجا بر آمده در محالیکه بجاگیرش مرحمت
شده رفت. بفضله قلعهٔ نرمل مفتوح شد. مدار المهام قلعهٔ مذکور مع محالات بضابط جنگ
مفوض ساخته شروع سنه ۱۱۸۴ یک هزار و یکصد و هشتاد و چهار هجری معاودت لشکر بعمل آمده
چهاؤنی بحیدر آباد شد. راجه رامچندر که همراه لشکر مقید بود داخل محبوسان قلعهٔ گلکنڈه گردید.

ماجرای سنه ۱۱۸۴ هجری

درین سال رایات عالیات باهتزاز نیامد. مدار المهام رکن الدوله بهادر با فوج بسیار و توپخانهٔ
فراوان بطرف گوپال پیٹھ رفته بودند. هنمنت ریڈی زمیندار آنجا مایهٔ فساد مقرری فراری شده
لهذا گڑھی مذکور مستاصل و مسمار کرده و از بند و بست دیگر محالات آن ضلع اطمینان خاطر نموده بحیدر آباد
آمدند. ظفر الدوله ضابط جنگ بهادر قلعهٔ ولیب کنڈه تعمیر نموده پایین آن بنای شهر انداخته
موسوم بظفر نگر ساخت و خزانه و مال و متاع و قبائل خود را در آنجا گذاشته خود به نرمل رفته بود. قضارا
زناردارے که مدار کار و محل اعتماد قلعه دار آنجا بود با وردنا و غیره زمینداران سازش کرده
باغی گردید و قبائل خان مذکور را بدر کرده زمینداران را مع جمعیت اندرون قلعه گرفته سر انجام
نمود. ضابط جنگ باستماع این خانه خرابی از نرمل دویده در هشت روز در آنجا رسیده سه ماه
محاصره نمود. آخرش مفسدان و بکهراماں زنده دستگیر شدند و بقتل و سزا رسیدند و زناردار مذکور را بحال
نکوهیده سوار حمار نموده مدتے همراه داشت. اشوه راؤ زمیندار پالونچه وقت افراط و تفریط دیده
جمعیت فراهم آورده در تعلقهٔ پالونچه آمده آغاز حرکت مذبوحی کرد

چو تیره شود مرد را روزگار   همه آن کند کش نیاید بکار

الهیار بیگ برادر ضابط جنگ که از طرف برادر نائب کهم بود مستعد جنگ شد. قضارا اول

نوبت تیر و تفنگ باشوه راؤ اجل گرفته رسید و مردم همراهش او را گذاشته گریختند. الله یار بیگ سر او تراشیده بحضور ارسال داشت. هنمت ریڈی زمیندار گوپال پیٹه در همان ایام رونے قابو یافته قلعهٔ پانگل را گرفته قلعه‌دار آنجا را بدر کرد. فوج سرکار رفته دو ماه محاصره داشت. آخرش مفسد مذکور از کردهٔ خود نادم شده بشفاعت بعضے مقربان حضور آمده سعادت آستاں بوسی حاصل نمود۔

ذکر احداث عمارات و باغات بلدهٔ حیدرآباد

شصت و پنجسال منقضی گردیده از وقتیکه شاه عالم بهادر بادشاه بحیدرآباد آمده باز بهندوستان رفتند۔ دیگر از سلاطین کسے گاہے ظل افگن این دیار نشد۔ آبادی این بلده که در عهدِ شاهانِ پیشین بود بنا بر بیخبری بعضے حکام آن زیب و رونق نماند۔ للّٰه الحمد و المنّه که بمیامن مقدم خجسته توام بندگان حضرت قدر قدرت سکندر شوکت ارسطو فطرت نواب آصف جاه نظام الملک نظام الدوله میر نظام علی خاں بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار و ظهور رجهاوُنی متواتره بلدهٔ حیدرآباد زینت از سر گرفت۔ در دولت خانهٔ مبارک خسنخانه و خواص پوره وغیره اکثر مکان و عمارات احداث یافته، و حویلی رستم دل خاں را که مدار المهام رکن الدوله بهادر خرید کرده اند عمارت چار محل بطرز نادر و مجلسرا و نقارخانه و جلوخانه و چند مکان و عمارات مستعد و خوش اسلوب تیار و مرتب شد۔ همچنین اکثر امرا و خوانین و اهلکاران و متصدیان و ساهوکاران حویلی‌ها و باغها احداث کردند۔ بعد از سلاطین قطب‌شاهیه درین عصر از چار سال کارخانهٔ عمارت جاری شده و رونق شهر افزوده ؎

گستر د اند رجهاں داد را ۔ بکند از زمیں بیخ بنیاد را

بهر جاے ویرانے آباد کرد ۔ دلِ اهل غم را ز غم شاد کرد

درمیان گوشهٔ محل چار بازار مار و اٹیان کرانه فروش و دیگر بازار بیوپاریان خوب آباد شده و بیرون فتح دروازه بازار عمده بیگم معمور گردیده متصل چوک که حویلی راجه بالکشن بهادر و راجه مهونت رای چودھریان بلده بود اعتقاد الدوله وفادار خان بهادر شمشیر جنگ خرید کرده عمارات دیگر و جلوخانه وغیره ترتیب داده تکلف تمام نمود. سابق وسعت چوک تنگ تر و مکان چاوڑی شمال رویه مرتفع و مستحکم تیار کرده میدان وسیع و اطراف آن دکاکین پخته بتقیید تیار کنانیده طرح تازه انداخت همچنین در هر راسته و بازار بتقیید بعمل آمده اصلاح و آراستگی داد. امین الدوله محمد نواز خان بهادر شهسوار جنگ باره دری محمد سعید خان بهادر را که در کنار دریای موسی اندرون شهر متصل دروازه ترپولیه است خرید کرده تعمیر نمود و نزدیک آن عمارت و باغ دیگر احداث کرده جلوخانهٔ نظاره گیان ساخت- چون از گردش زمانه خان مذکور در پایهٔ اعتراض آمده اخراج شهر شد باره دری و باغ بضبط سرکار در آمد و باره دری قاضی خلیل الله خان که در بشیر پوره لب آب موسی از سابق در سرکار ضبط بود و عمده بیگم والده ماجده حضرت بندگان عالی تعمیر آن مکان کرده صفا و جلا بخشیده‌اند و بطرف علی آباد باغ خواجه نور الله خان بود آن هم خریده از سر نو بتعمیر و ترتیب آن پرداختند و متصل آن نجم الدوله عطایار خان بهادر ببر جنگ باغی طرح داده درچمن روزگار یادگار گذاشتند- غرض همچنین باغات و عمارات نو و کهن بسیار احداث و تعمیر یافته شرح هر یک طول طویل است-

وصف باغ محمد طاهر خان بهادر امیر جنگ

اندرون شهر عقب دولت خانهٔ مبارک قطعهٔ زمینی افتاده بود محمد طاهر خان بهادر امیر جنگ عوض مبلغی خرید نموده باغی بحسن ترکیب احداث کرد- درمیان باغ پنج منزل عمارت پر لطافت بکمال صفا و متانت ترتیب داده نامش سنجیده نهاد- الحق باغیست قابل گل چیدن و

عمارتیست لائق دیدن - خیابانش بسکه از گچکاری مصفاست - تختهٔ بر لوح سنگ مرمرد وچمنستانش از طراوت گلهاے الوان نزهت افزاست - گرو از بهشت برد - هر چهار سو چهار حوض پر از آب مصفا، و فواره هایش خم و چم قامت افزا، گلهاے الوان امن و امن ونهال باردار چمن چمن نسیمش عطر بیز، زمینش طرب انگیز

بحمد الله درین باغ طربناک | چه صنعتها نمود استاد افلاک
حصارے گرد این گلشن کشیده | ز گوهر مهرهٔ دیوار چیده
نخواهد سبزه اش تعلیم استاد | دمیدن را دمیدن می دهد یاد
ارم دارد درین گلشن تمنا | که در چشم تماشایش کند جا
ندیده در جهان کس اینچنین جا | فرح بخش و فرحناک و فرح زا
ز آب حوضهایش رونمایان | چو از آئینه عکس روے جانان
اشاره جانب هر چشمه از دور | کند انگشت فوارهٔ نور
تکلف برطرف اے یار دلبر | که فردوس است این فردوس دیگر
اگر خواهی که رضوان را کنی داغ | تلاش باغبانے کن درین باغ

همچنین راے سیام داس عرف سیام جی پنڈت پیشکار معزول دیوانی سرکار بیرون لعل دروازه شهر باغے مطبوع مختصر طرح داده در وسط باغ بنگلهٔ خوش قطع اساس نهاده سیرگاه عالم وعشرتکدهٔ بنی آدم ساخت، چون مکان دلنشین و فضایش دلگیر است در آنجا خود طرح اقامت الملی انداخت

وصف باغ راے بهوانی داس

بیرون شهر کنار تالاب میر جمله راے بهوانی داس پسر ساگرمل سر دفتر دیوانی سرکار عالی

حدیقۂ بہار افزا و باغ نشاط پیرا بنا نہاد کہ از نظارہ اش مستان را طرب و سرور و عاشقان را فیض مسرت و حضور در نظر و دو منزل عمارت باصفا مقابل یک دیگر چون دو مصراع شاہ بیت نشاط آورد و در میان آن چبوترہ مربع مقطع بغایت وسیع و رفیع اساس یافتہ بفیض بخشی نظارہ چمن زار داد نظارہ دادہ

بنام ایزد چہ زیبا بوستانے کہ جنت باشد از وے ترجمانے

ندید در دو عالم دیدۂ گل چنیں باغے نشاط افزائے بلبل

اگرچہ مدام نہالان اقسام گلزار و میوہ دار دراں گلشن ارم رشک بہ رعنائی و رنگینی جلوہ آراست خصوص در ہنگام زمستاں ہر چار چمنش از لالہ و نافرمان بہار پیرا و جلوہ آراست۔ دریں موسم اکثر اہل غنا برائے سیر لالۂ ہزار سالہ با طوائف قوالہ مشکیں کلالہ و پریچہرگان چہاردہ سالہ دراں مکان مینو نشاں وارد شدہ بدور شیشہ و پیالہ طرب اندوز و نشاط افروز گشتہ داد عیش می دہند و مغنیان خوش الحان بایں ابیات مترنم می شوند۔

دریں گلشن شدم از دست چوں برگ گل لالہ ز دست غمزۂ ساقی جگر پرکالہ پرکالہ

بدنداں میگزی لب را نمی ترسی ز تبخالہ کہ آفت میرسد گلبرگ را در موسم ژالہ

چو نسبت کرد با رنگ رخش خود را گل لالہ صبا چنداں زدش بر سر کہ شد پرکالہ پرکالہ

بروز حشر از دست بتان چار دہ سالہ سر از تربت بروں آرم کفن پرکالہ پرکالہ

میان جامۂ گلگوں جوان چار دہ سالہ مثال قطرۂ شبنم کہ افتد بر گل لالہ

ز بس آب نزاکت خورد لالہ شدش تا رنگہ مے پیالہ

ذکر آبادی صرافہ لشکر درمیدان چارکمان

از ابتدائے آبادی شہر عرصۂ چارکمان جلوخانۂ سلاطین قطب شاہیہ بود۔ چوں از مدت

شصت و پنج سال کسے از شاہان درین جا وارد نشدہ و عمارات بادشاہی سوختہ و افتادہ شدہ - لہذا اغربا و اہل حرفہ درین میدان مسکن ساختہ اقامت داشتند - روزے در حضور بندگان حضرت قدر قدرت از درستی و ترتیب چوک مذکور بمیان آمدہ رکن الدولہ بہادر و بعضے مشیران بعرض رسانیدند کہ صرافہ ہمراہی لشکر فیروزی بیرون شہر فرود می آید و از چھپر بندی ہر سال خسارت می کشد اگر مثل خجستہ بنیاد و بلاد دیگر صرافہ در شہر آباد شود بسیار خوشنما و بجا است و تخفیف ہرج عالم و خسارت آنہا - لہذا موافق تجویز مشیران برائے بودن آنہا مکان چار کمان قرار یافت - در ماہ شعبان ۱۱۸۴ھ یکہزار و یکصد و ہشتاد و چہار ہجری سکنہ آنجا برآوردہ چنانچہ آنہا میان چار محل و داد محل کہ میدان وسیع است رفتہ اقامت ورزیدند و درین جا اننداں رام و کوامجی نایک و ہر لعل کانجھی وغیرہ ساہوان لشکر فیروزی بایہ حویلیہا و دکاکین انداختہ و طرح چار بازار صرافہ نمودہ آوردہ رونق شہر افزودند - ع

بجاں شد از سر نو باز این جہان کہن　　　　بہمین و سعی مدار المہام ملک دکن

احقر غزلے در صفت تاریخ آبادی صرافہ بنظم آوردہ بود بطریق یادگار درین تالیف ثبت نمود -

غزل تاریخ

بحمد اللہ کہ سامان جہاں شد　　　　متاع خوشدلی در ہر مکاں شد

کہ یعنی پیشتر ازیں در حیدرآباد　　　　مکان ساہواں در کارواں شد

کنوں از حکم آصف جاہ ثانی　　　　مقرر جائے در اربع کماں شد

برائے مسکن صراف و ٹکسال　　　　صلاح ہمگناں در این مکاں شد

اننداں رام شد بانی این کار　　　　ز سعیش ہر مکان و ہر دکاں شد

صفوف آن بازار است آراستہ　　　　چو بر لوح سما خط کہکشاں شد

بصد آراستگی و زیب و زینت ... درین چارسوق ساهوان شد
نشستند هر طرف صراف و بزاز ... به روپیه اشرفی نقد روان شد
برات خرمی آید ز هر سو ... که این فردوس رشک گلستان شد
ز حسن حور و غلمان پریزاد ... جهان را هم بهشت جاودان شد
میان چارسوق حوض مثمن ... بسان چشمهٔ کوثر عیان شد
تکلف بر طرف فردوس این است ... ز طوف او طبیعت شادمان شد
مقوس طاقهای سال خورده ... بصد خوبی و زیبائی جوان شد
بهر جانب ز خلخال و ز گهنگرو ... صدای چهن چهن پا بیان شد
دلیلی هست بلبل مشربان را ... پی سودا همه چون گل خیابان شد
همین بس مدح آن نواب عادل ... ز فیضش این مکان دار الامان شد

چو احقر خواستم تاریخ دل گفت
مقام سیم و زر در این مکان شد

ذکر طغیانی دریاے موسی

درسال ۱۱۸۵ھ یکهزار و یکصد و هشتاد و پنج هجری بارش کمتر شده ماه ساون و بهادون خشک گزشته لهذا بندگان حضرت بالتماس مقربان بارگاه عالم پناه براے رفاه خلائق سه روز متواتر پیاده پا با جمهور خاص و عام و زهاد و مشائخ کرام تا میدان عیدگاه جدید قدم رنجه فرموده بجناب حضرت مجیب الدعوات براے نزول باران رحمت مناجات کردند و تا یک هفته خیرات بسیار بفقرا و غربا و مسکینان و بیوگان نمودند و طعام خورانیدند۔ بعد از یک هفته آثار ترشح پیدا شد

بتاریخ شانزدہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۱۸۵ یکہزار و یکصد و ہشتاد و پنج ہجری روز پنجشنبہ از
وقت سہ پہری تا نصف شب دریا دریا چناں باراں بارید کہ روئے زمین لبریز آب گردید اکثر
تالابہا کہ باوصف گزشتن سہ ماہ بارش از آب خالی بود، دریں باران سہ پہر لبریز گشتہ شکست
یافتند دہ پانزدہ تالاب قلعہ نرگھوڑہ و پرگنہ جویلی وغیرہ کہ مغرب رویہ بود دہمہ یکبارگی شکستہ
و آب آں بدریاے موسیٰ ملحق شد۔ وقت نصف شب دریاے موسیٰ از بس طغیانی چوں
بحر مواج جوش زدہ از دروازہ پل تا چدرگھاٹ بیست جا دیوار شہر پناہ شکستہ درون شہر آمدہ
آبادی دروازہ پل وما بین آں و آبادی چار محل و رکاب گنج و چنپا دروازہ و دہلی دروازہ و
مٹکی بازار و باغ شہسوار جنگ و بشیر پورہ و بہادر پورہ و بارہ دری قاضی خلیل اللہ خاں و
آبادی چدرگھاٹ و دیگر قطعات آبادی و باغات ایں طرف و از بیرون شہر چہارم حصہ کاروان
و امام پورہ و نصف مستعد پورہ و بعضے از آبادی لشکر و بیگم بازار و اکثر تکیہ درویشاں و مٹھ
بیراگیان و گوشائیاں در سیلاب رفت۔ بعضے جا چوب و سفال افتادہ آثار باقی ماند و از جاے
نشیب کہ آب برو گزشت ہیچ نشان سواے سنگہا ند۔ آں ہم جابجا متفرق و پراگندہ گردیدہ
قریب بیست ہزار خانہ و دو ہزار کس مردم شہر دریں طوفان بحر جوش بگرداب عدم رفت
و خرابی دیہات کنارِ دریا علیحدہ ـــہ

بادو باراں ز تعدی بسکہ کردہ تاخت تاخت
خانہ ہا چوں خانۂ شطرنج بے دیوار ساخت

بعضے مکانہا کہ پایۂ آں استوار بود مثل چار محل و عاشور خانۂ بادشاہی و بارہ دری محمد سعید خاں
وغیرہ در عین صدمات سیلاب قائم ماند۔ مردم دیرینہ سال خبر می دہند کہ سابق ہم دو دفعہ
طغیانی موسیٰ شدہ بود لاکن ایں قدر خرابی نکردہ۔ چوں وقت شب و تاریکی بود از یکایک
رسیدن سیلاب مردم نتوانستند گریخت۔

آنقدر طوفان باران شد که هاموں گفت بس   سیل ایں دریاچیاں جوشید هاموں گفت بس

آب که بالاے پل میرفت و عبور آدم نبود از بامداد جمعه رو بکمی آورده بتدریج در چند روز پایاب شد۔ ہزاران مردم از مال و متاع و خانها تاراج شدند و بسیار کس را از زر و زیور و چوبینه وغیره غنیمت بدست افتاد، از روز جمعه که ابر از هم پاشید و باران رفت تا یکماه دیگر نبارید۔ عجب سر الٰهی بود که ظهور نمود، گویا آب تمام هنگام در سه پهر از آسمان بزمین افتاد۔ عالم ازیں تهلکه نیاسوده بود که نیرنگی تقدیر سانحهٔ دیگر بفعل آورد۔

ذکر پریدن کوٹھهٔ باروت

از وقت صلابت جنگ بهادر چار محل بادشاهی فرودگاه فرنگیان و گارڈیان و بازاریان و کارخانجات جنسی وغیره شده در یک محل که جانب جنوب بود کوٹھهٔ باروت مقرر شد بسبب طوفان بارش بان و باروت نمناک شده بود لهٰذا بتاریخ بیست و هفتم ماه مذکور سنه الیه گرما داده باز در کوٹھه نهاده مسدود کردند واللّٰه اعلم چه قسم آتش افتاد که یکبارگی تمام محل پریده پاش پاش شد شهتیر چوبها و سنگها بفاصلهٔ دور دور افتادند۔ هفتاد هشتاد کس مردم که اندرون محل و اطراف آن بودند بعضے سوخته مردند و بعضے زخمی شدند۔ دریں آفت طرفه لطیفهٔ غیبی اتفاق شد یعنی بانها در تودهٔ سنگ و گل پنهان شدند۔ اگر بانها را آتش میگرفت قباحت عظیم بشهر بود۔ روز سوم که بان و باروت باقیمانده از زیر تودهٔ سنگ بر آوردند کس آدم صحیح و سالم از آنجا بر آمدند لاکن تا چند روز حواس بجا نداشتند۔ فضل الٰهی همه جا و همه حال حافظ و ناصر است۔

ذکر آوردن نهر رکن الدوله بهادر

از عهد سلاطین قطب شاهیه نهر تالاب جلپلی اندرون بلده در عمارات بادشاهی چار مینار

ونلہ مسجد جاری بود - نواب آصف جاہ مغفور ہم بدولت خانہ طلبیدند و نہر دریاے موسیٰ
در ہنگام بارش بتالاب میر جملہ میرسد - رکن الدولہ بہادر آب نہر جلیلی در حویلی خود بردند چنانچہ
از یکسال جاری است - درمیان ایام شخصے گوشائین آمدہ ظاہر کرد کہ نزد عیدگاہ نو و کاروان کہنہ
زمین آنجا بنا بر قابل نہر است اگر حکم شود در اندک فرصت منبع آب مثل نہر شاہ گنج و شاہ محمود و
غیرہ کہ در خجستہ بنیاد بر آوردہ اند می برآرم - لہذا باہتمام او جائیکہ بر بلندی تجویز کردہ بود شروع
بہ کندن نہر نمودند - بعد از رنج و مشقت بسیار و خرچ زر بیشمار کہ ہمہ سنگلاخ تراشیدند قدرے
آب نمودار شد لیکن قابل جریان نہر نبود - بعد ازاں باصلاح راجہ اوربہا بہادر و غیرہ بالاے
آں زمین سد تالاب بستند بسبب خشک سالی آب در تالاب نیامد - روزے کہ طغیانی دریاے
موسیٰ شد تالاب ہم لبریز و آب در منبع آمدہ نہر جاری گردید -

ذکر باریدن ژالہ

بتاریخ دہم جمادی الاول سنہ ہجری روز پنجشنبہ دو روز پیش از ہولی وقت سہ پہر زور
باد و باران بسیار در حیدرآباد شد - بیرون شہر متصل فرمان باڑی این طرف حسین ساگر ژالہ زیادہ
از حد افتاد - مردمان شہر و اطراف بر ارابہا و شتران و گاوان و غیرہ بار کردہ بردند و فروختند
و برف شیر و تربوزہ بشربت منجمد کردند - تا یک ماہ کامل این شغل ماند - آصف جاہ نظام الدولہ
بہادر برف بدفعات کنانیدہ بجمیع ارکان و امرا و منصبداراں و متصدیاں و اہلکاراں و غیرہ
خورانیدند - این معنی دریں سال از غرائبات بظہور آمدہ - در موسم سرما کہ ماہ شوال بود دو روز ابر
بر آسمان نمود بود - روز سیوم وقت شب باد و باران بشدت تمام رسیدہ و ژالہ کلاں بارید در صحرا
و بیابان ژالہ مثل سنگہا افتاد - مردم و حیوان ضایع شدند و اکثر کشت مثل تنباکو و غیرہ کہ تیار بود
خراب مطلق گردید - طرفہ اینکہ مردمان ژالہ ہا را کہ در صحرا افتادہ بود در مغاک جمع کردہ تا دہ روز سبد ہا

پرکرده در شهر آورده می فروختند و صغیر و کبیر گرفته میخوردند و شیر و نبات وغیره در کوزه پر کرده مثل برف ازاں پرورده کرده تناول می کردند - در تمام شهر همین شغل ماند - گاهے ایں قسم کسے ندیده و نشنیده - وقوع ایں معنی از نوادرات قدرت الٰهی است -

ذکر آمدن شاه عالم بهادر شاه بشاهجهان آباد

شاهزادهٔ عالی گهر ملقب بشاه عالم بهادر که از یازده سال باتفاق فرنگیاں در صوبهٔ بنگاله و اوده و الٰه آباد دائر و سائر بودند - دریں ولا با پنجاه هزار سوار فرنگی و دوازده هزار گارڈی باتفاق سرداران مرهٹه کوچ کرده متوجه دار السلطنت شاهجهان آباد گردیده بتاریخ غرهٔ ماهِ شوال المکرم ۱۱۸۵ه یکهزار و یکصد و هشتاد و پنج هجری سریر سلطنت را بفر قدوم میمنت لزوم زیب و زینت بخشیده اکلیل جهانبانی بر سر نهادند - اُمرا و خوانین عالی تبار و سرداران نامدار پیشکشات و نذور بسیار کباد گذرانیده بعطاے خلاع و مناصب و خطاب سرافراز گشته بجان و دل در بندگی و جانفشانی حاضر شدند - بلدهٔ شاهجهان آباد که دریں مدت از حوادث چندیں سالها ویران گردیده بود آثار رونق و معموری پدید آورد - حق سبحانه و تعالیٰ بیمن قدوم ایں شاه جهانجاه رفاهیت و امنیت و آسودگی خلائق روزی کناد -

وصف جشن سالگره نوروز عالم افروز

بندگان حضرت قدر قدرت سکندر شوکت مریخ صولت - ؎

ستاره حشمش ثریا سریر مهر نظیر　　قضا جناب قدر قدرت آسمان مقدار

از هنگام ریاست هر سال جشن سالگره خود بتجمل تمام می فرمایند - بعد از معاودت لشکر فیروزی

از کرناٹک چند سال موقوف بود - درین ولا حکم برائے تیاری اسباب جشن صادر شد - باہتمام
اعتقاد الدولہ وفادار خاں بہادر شمشیر جنگ میر سامان و دیگر کارپردازان آستان فیض نشان
مکان خلوت خاص کہ از دیوان خانہ زیادہ وسعت دارد در اندک فرصت بکمال زینت
حسن ترتیب یافتہ تمام ایوان را از جابجا چھت و چاندنی حریر سفید صاف و مصفا نمودہ پردہ ہائے
باناتی سرخ و سبز بستہ آراستگی دادند و در وسط ایوان شامیانہ طلاکار با سلسل کلابتوں و ستونہائے
نقرہ نصب ساختہ مسند خاصہ و چارپایش زردوز گستردند - اندرون عمارت و فانوسہائے شیشہ
حلبی و مقلیشی از پرتو شمع کافوری چوں ید بیضا روشن و مزین و شمامہ ہائے اگرمی عطر و گلاب
و برگ گل خرمن خرمن و در پیش ایوان دو منزل پوشش باناتی برائے تفنن طبع محبوبان سیمتن
بسان گردوں چرخ زن ، و بیروں تمام صحن و چمن تا نقارۂ جشن کہ بر دروازہ برپا شدہ بود از
فرط روشنی بر فلک طعنہ زن ؎

یکے جشن شاہانہ گردید راست کہ بود اندر وہر چہ اندر خواست

از غرۂ ذیقعدہ ۱۱۸۵ ہجری شادیانۂ جشن و نقارۂ شادمانی بلند آوازگی گرفتہ ہر روز جماعۂ
مشائخ کبار و طبقۂ امرا و خوانین ذوی الاقتدار و منصبداران نامدار و جماعداران شجاعت شعار نوبت
بہ نوبت درجہ بدرجہ در محل قدسی شمائل ارباب مجرا شدہ بر مائدہ خاص اقسام طعام تناول نمودہ
شریک سیر و تماشائے رقص و روشنی و آتشبازی می گشتند - سوم ماہ مذکور کہ روز عشرت افروز
بسنت بود در عین روز مواد راگ و رنگ مہیا شدہ رکن الدولہ بہادر و دیگر مقربان بساط
حضور و متصدیان و ساہوکاران مجتمع گردیدہ بآئین بسنت رنگپاشی کردہ ہنگامہ آرائے ہولی گشتند
خود بدولت ازیں تماشا سرور موفور نمودہ آخر روز غسل فرمودہ و وقت شام خلعت فاخرۂ خاصہ
و جواہر الوان گرانبہا پوشیدہ اندرون محل تشریف بردند - چوں ۹ گھڑی از شب گذشت عقد سالگرہ

بستند. وقت یک نیم پاس شب در بزم خجسته توام جلوه افروز گردیدند۔ ارکان دولت و ملازمان رکاب سعادت نذور مبارکباد گزرانیده آداب بجا آوردند و جمهور طوائفان و قوالان و کشمیریان و بهگتیان یکبارگی با ساز و نوا همداستان گشته ترانهٔ مبارکباد و زمزمهٔ تهنیت بآواز دلکشا و اصول فرحت افزا آغاز کردند۔ ؎

صاحبا کون و مکان بر تو مبارک باشد — دولت هر دو جهان بر تو مبارک باشد

بموجب امر عالی در طرفة العین چراغان خاتم بندی که بطرز تازه و اختراع نادر اطراف عرصهٔ سلامگاه و پیرامون حوض پیش ایوان که بسعی نقاشان هنر کوش و کاریگران باهوش تیار شده بود روشنی پذیر گشته و بر هر درخت چمن قنادیل زنگارنگ روشن گردیده و عقب عمارت که حوض دیگر بکمال وسعت و چمن پر نضارت هست چادر تابدان شیشه و کنار چراغان روشن شده سطح آب از عکس چراغان یک قلم چادر مهتابی گردیده و دو منزل نواڑه خوش قطع بنگله دار که از پوشش و پرده ها و فرش آراسته بودند چون حباب بر روی آب نمایان۔ نظم

زبس شمع و مشعل شد افروخته — زمین همچو مشعل بر افروخته
چراغان چنان گشته عالم فروز — که نگذاشت در دهر یک تیره روز
ز بسیاری شمع و نور چراغ — دل روشنان فلک بود داغ
چو عکس چراغان نموده در آب — خجل گشته از پرتوش ماهتاب

آتشبازی اقسام مثل نارنج و هوائی و ماهتاب و بیضهٔ مرغ و کوپیٹ کلدار و چادر گلریز و طاوس و درختان تارامنڈل و اختر چکر و خیبر برج وغیره که از نوادرات این دیار است هر روز ضیا بخش ایام جشن می گشت دو روز بار عام مردان شد و عالمی از تماشاے لنکاے باروت و سیر چراغان و رقص طوائفان که در هر نشیمن و اماکن مقرر بود ذخیره اندوز انبساط گشت و دو روز دیگر عورات و مستورات شهر آنها بیگمو تماشا

داشتند دراں مکان فیض نشاں باریافتہ بے رنج و مشقت تماشا دیدند و مرداں راہ باریافتند بمیامن تفضلات خداوندی ہزاراں عالم از مرد و زن خاطر خواہ نظارۂ صنائع و بدائع نمودہ دعائے خیر کردند و اکثرے بانعام و اکرام فائز شدند۔ بصاحبزادۂ بلند اقبال عالم پناہ عالی جاہ اسد الملک بہادر جیغہ و سرپیچ مرصع و بہ رکن الدولہ بہادر مدار المہام طرۂ مروارید و جیغۂ مرصع و بوقار الدولہ و النصیب یار خان بہادر صوبۂ احمید رآباد و اعتقاد الدولہ وفادار خاں بہادر و شمشیر جنگ خانساماں حضور و نوازش علیخاں بہادر خانساماں بلدہ و حکیم احمد خاں بہادر دیوان سرکار عمدہ بیگم ہر یک سرپیچ مرصع عنایت شد۔ دہ روز ہنگامہ عیش و عشرت جشن بکمال شادمانی و خرمی طرب افزائے خاص و عام بود۔ از تاریخ یازدہم ماہ مذکور مزاج ہمایوں بدیگر سیر و شکار متوجہ و مشغول گردید ؎

الٰہی خوبتر ہر روز از روز دگر بادا ز آب زندگی گلزار عشرت تازہ تر بادا

بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد

ذکر سوانح بعضے حالات

رایات عالیات دریں سال کہ ۱۱۸۵ ہجری باشد بانتزاع زنیامدہ و در اطراف و اکناف ممالک محروسہ ہیچ جا فسادے و فتورے برپا نشد۔ بعد وفات راجہ سلطان جی نایک نبالکر از اولادش شرائط بندگی قسمیکہ باید بتقدیم نمی رسانیدند و قابل نوکری نبودند لہذا انتزاع قصبۂ بیڑ و غیرہ محالات جاگیر او پیش نہاد ہمت والا شدہ۔ سال گذشتہ راجہ پربت سنگھ بہادر قندھار والہ برائے سرانجام ایں مہم از حضور رخصت یافتہ تردد دات شایستہ و ارثان راجۂ متوفی را برآوردہ تصرف اولیائے دولت درآوردہ بود۔ دریں ولا محالات مذکور بشرف الدولہ بہادر تہور جنگ درعوض تنخواہ سپاہ و نگہداشت مرحمت شد تا جمعیت معقول و ساماں حسب مہیا داشتہ باقدام نوکری پردازند چنانچہ بہادر مذکور بتعلقہ رفتہ بندوبست نمود و مکرر فوج متہور را تنبیہ کرد۔ راجہ پربت سنگھ بہادر بحضور رسیدہ ملازمت حاصل کردہ مورد تفضلات گردید

وارسلان جنگ برادر خرد مدار المهام را اکثر محالات ضبطی راجه رامچندر بجاگیر تنخواه شد که سپاه نگهداشته به
نوکری حاضر میشده باشند۔ ایشان هم بتعلقه رفته بتصرف آوردند۔ راجه مرار داس جگدیو بهادر پیشکار
مدار المهام چند محال این تعلقه باقربای خود از سرکار باجاره دهانیده بود و بنا بتغییر آنها آغاز ناخوشی کرده
خیالات خام که نبایست می نمود لهذا در پاداش اعتراضی آمده قید شده و در محبوسان قلعه محمدنگر داخل گردید۔
عجب قدرت الهی است روزیکه راجه رامچندر از قید حیات گذشت او را از قلعه برآورده برکنار دریای موسی
متصل سنگم سوختند همان روز جگدیو را برده داخل کردند مسند راجهای محبوس یک روز خالی نماند۔ حویلی نقدیا
او مع فیلان و اسپان و نقود و اجناس و قلعه چانگیر و قلعه دهارور بضبط سرکار در آمد متعلقان او که در قلعه
چانگیر از سابق بودند پیشتر خبر قید یافته با مال و اموال برآمده بطرفی آواره شدند محمد نواز خان جمعدار که
برای ضبطی رفته بود مع برخی از اسباب آنجا بحضور رسید۔ شخصی دل سوخته قطعه تاریخ راجه محبوس خوب
بنظم آورده۔ این دو بیت از آن قطعه است ؎

سال قیدش چو از خرد جستم — در جوابش چنین ندا فرمود
حرف ابجد برآر و باز انداز — طوق لعنت به گردن مردود

ذکر جنگ فیلان مست

سابق جنگ فیلان مست مکرر بحضور شده۔ دفعه اول در لشکر، دفعه دوم در میدان نبی باغ و دفعه سوم
در تالاب میر جمله محاذی سلطان شاهی امسال از در میدان نبی باغ معرکه مقرر یافته اطراف گوشه محل باره
و چوکی جابجا نشست۔ خود بدولت مع مخدرات محل سوار شده در گوشه محل تشریف آوردند و در عمارت
جدید محل که کنار باغ گوشه محل است نشستند۔ رکن الدوله بهادر و صاحبزاده والاجاه و دیگر عمده‌ها در آنجا حاضر
بودند و هزاران عالم تماشابین بیرون در میدان دور دور انبوه شده ملاحظه میکرد و ضابطه مقرر است که
در میدان یک دیوار گلی مقدار طول بیست درعه و ارتفاع دو درعه برای سد و حد هر دو فیل برپا می سازند

واز هر دو طرف فیلان از دیک دیوار آورده میجنگانند- لهذا دیوار گلی تیار بود- اول دو فیل بمقابلهٔ یکدیگر رسیده یکی رو گردانید و دیگری عقب او دوید- چرخی برداران و نیزه بازان جانبازی کرده فیل را از تعاقب باز داشتند- باز دو فیل در معرکه رسیدند- از انجمله یک فیل که روپ گج نام داشت دیوار را شکسته مستی بسیار نمود- لاکن وقت مقابله حریف رو گردانید- فیلبان که در فن خود استاد بود از طرف دیگر او را بمقابله آورد- اول خرطوم با خرطوم و دندان با دندان آویخته بعد ازان حملهای مستانه کردند- و روپ گج چنان زور نمود که هر دو پیش پای فیل دوم از زمین یکدست بلند شد و از غایت مستی از هم جدا نشده بیش از پیش با یکدیگر می‌آویختند- چرخی برداران و نیزه بازان از هر دو جانب رسیده آنها را جدا کردند- همچنین سه جفت دیگر فیلان سرکار و رکن الدوله بهادر و محی الدین صاحب و راجه جگدیو جنگیدند- دفعهٔ آخر یک فیل طول دندان و یک فیل بی دندان که در هندی آنرا "کهنه" گویند باهم آویختند و از غایت غرور مستی تا دیر بسیار زور و حمله میکردند و عاجز نمی‌شدند- فیل کهنه با وجود بی دندانی بر حریف زیاده تر حمله میکرد- چون هر دو نمی‌گریختند چرخی برداران چرخیها سر داده از هم جدا کرده و فیلبانان بز ور گردانیدند- بندگان حضرت فیلبانان را بانعام و اکرام نواخته ازین تماشا حظ وافر برداشته متوجه دولتخانه شدند-

ذکر فتح و نصرت اولیای دولت شاه عالم بهادر

بتاریخ بیست و چهارم ماه ذی الحجه سنه ۱۱۸۵ هجری اخبار شاهجهان آباد رسید که نجیب خان روهیله و سکهها و بعضی سرداران مرهته که شریک آنها بودند متفق شده غبار انگیز فساد بودند- شاه عالم بهادر از شاهجهان آباد کوچ کرده هشتاد کروه مسافت طی نموده رفته بودند و با آنها صف جنگ اتفاق افتاد- بفضل ناصر برحق جماعهٔ ضلاله شکست فاحش و سرجنگ واقعی یافته آوارهٔ دشت ادبار گشتند و هزاران کس علف تیغ خونخوار غازیان نصرت شعار گردیدند- فتح و نصرت نصیب اولیای دولت قاهره گردید- بندگان حضرت ازین نوید مسرت جاوید شکرانه

حضرت صمدیت بجا آورده شادیانهٔ جشن فرمودند ؎

شکر خدا که هرچه طلب کردم از خدا — بر منتهاے همت خود کامران شدم

بر ارباب فضل و کمال هویدا باد که احقر گردهاری لعل تاریخ ظفره از ابتداے بناے محمد نگر و بلدهٔ حیدرآباد لغایت حال که سنه ۱۱۸۵ یک هزار و یکصد و هشتاد و پنج هجری باشد بطریق مجمل بقلم آورده۔ اگر حیات باقی است انشاء الله تعالی آئنده آنچه بظهور میرسد بتحریر خواهد آورد و بالفعل همین قدر با تمام رسانیده شد۔

نقل جمع و خرچ صوبهٔ دار الجهاد حیدرآباد

بموجب سررشتهٔ سلطان ابوالحسن تاناشاه سنه ۱۰۹۷ھ

۱

[illegible] پرگنه

میزان جمعبندی

[illegible]

[illegible] هون

فی هون [illegible]

میزان [illegible]

کروران

[illegible]

۲

سرکارات

[illegible] پرگنه

میزان

[illegible] سرکار

میزان جمعبندی

[illegible]

[illegible] هون

میزان روپیه

کرور [illegible]

[illegible]

سرکار محمدنگر	سرکار میدک	سرکار کولاس	سرکار ملنکور
[illegible] پرگنه	[illegible] پرگنه	[illegible] پرگنه	[illegible] پرگنه
میزان	میزان	میزان	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳/	۶/	۸/	

سرکار ایلگندل	سرکار ورنگل	سرکار کھم مٹه	سرکار دیورکنده
[illegible] پرگنه	[illegible] پرگنه	[illegible] پرگنه	[illegible] پرگنه
میزان	میزان	میزان	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴/	۸/	۱۳/	۴/

سرکار پانگل	سرکار مصطفی نگر	سرکار بھونگیر	سرکار اکرکرا
[illegible] پرگنه	[illegible] پرگنه	[illegible] پرگنه	[illegible] پرگنه
میزان	میزان	میزان	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴/	۱۵/	۹/	۱۲/

سرکار کویل کنده	سرکار کھن پور	سرکار مرتضی نگر	سرکار مچھلی پٹن
[illegible] پرگنه	[illegible] پرگنه	[illegible] طرف پرگنه	[illegible] پرگنه
میزان	میزان	میزان	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳/	۴/		۴/

سرکار نظام پٹن	سرکار ایلور	سرکار راجبندری	سرکار سیکاکل
محال	[illegible] پرگنه	[illegible] پرگنه	[illegible] طرف پرگنه
میزان	میزان	میزان	میزان
نکان	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۵/		۱۱/

سرکار کانات

نکان

[illegible]

طرف کرناٹک یعنی ارکاٹ

[illegible] پرگنه

میزان

[illegible] هون

[illegible] ۱/

میزان

کرور

[illegible] هون

۹/

کروران

[illegible]

۹/

پیشکش بادشاهان هند و متصدیان

[illegible]

پیشکش بادشاهی داخل خزانه — متصدیان

[illegible]

[illegible] درماهه

میران سالیانه [illegible]

[illegible]

اخراجات خاصه سلطان ابوالحسن

[illegible]

خاصه	مشاهره طوائف	لنگر	کندوری وغیره
[illegible] درماهه	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تنخواه داران وغیره

کرور

[illegible]

سواران		رکاب فرنگ
[illegible] اسوار	[illegible] نفر	[illegible]
کرور [illegible]	[illegible]	[illegible]

تنخواه مجالس خاصه حضوری

[illegible]

نذر انعام میران شاه راجی مرشد سلطان ابوالحسن

[illegible]

خرچ کنده یعنی کانات

[illegible]

درماهه برهمنان فارسی نویس

لکان [illegible]

انعام مسلمین و یتیمان

[illegible]

مشعلخانه و روشنائی [illegible]

انعام دیول ها [illegible]

عیدی محلها [illegible]

خرچ عاشورخانه [illegible]

لنگرخانه امامین

لکان [illegible]

جاسوسان یعنی هرکاره ها [illegible]

نوکران قلعجات

[illegible] نفر

[illegible]

معتاد مرحوم تلجاپور [illegible]

معتاد مرحوم راجه سیواجی مرهٹه

[illegible]

سه بندی محالات خالصه

[illegible]

[illegible]

هوالمالک الملک

احوال ابتداے آبادی بلدۂ شاہجہاں آباد

آوردہ اند کہ سابق بمکان دہلی موضعے بود "ہستناپور"۔ بعد ازیں بہ "اندرپرستھ" موسوم شد۔ سلطنت کید راے از حدود ماڑواڑ تا کرم سیر و حد ملتان و پنجاب بود کہ بزبان ہندی پنجاب را پنچال گویند۔ چوں فارسی زبانان آنرا آب نامند بنام پنجاب تسمیہ یافت و آب ہم در زبان ہند بمعنی آب است۔ و نقل مشہور است درایامیکہ راے دلیپ کہ از اجداد راے بھوج راج والی قنوج سرآراے ہندوستان بود و قنوج را دار الملک تخت نشینی ساخت باتفاق موبدان و رصادان ستارہ شناسِ رازِ آسمانی بجاے موضع اندرپرستھ شہرے بنا نہاد موسوم بہ دلیپ نگر کہ بہ دلی زبان زد گشت۔ از یکے نجومیاں کہ علم کمال داشت پرسید کہ ایں ساعت چوں است۔ او گفت ایں ساعت آن است کہ بعد از انقضاے پانصد سال بگردش افلاکیہ در رصد بندی حکما نمودار می شود۔ دست بہر کارے کہ دریں ساعت برکشائی گل مراد بدامن آرزو میت ریزد۔ بتخصیص بناے کہ بر نہی تا ایام قیامت بصدمات حوادث روزگار فرو نیفتد معماران سرکار میخ آہنی را کہ در بناے نصب کردہ بد ہلیز شہر کوفتہ اند بر فرق آں مارے رسیدہ ہزار سر از کفچہ بر باد دارد و نتائج آں ایں بود کہ حکومت ایں شہر تا روز محشر در قبضۂ اقتدار ایں خاندان باشد۔ راے گفت چگونہ اعتبار تواں کرد۔ نجومی عرض نمود کہ عمر راے دراز باد اگر میخ آہنی از زمین برآرند خون آلود خواہد برآمد اما سر رشتۂ فرمانروائی ایں شہر متعلق ایں دودمان نخواہد ماند و پشیمانی بار خواہد آورد۔ از آنجا کہ در مشیت کار فرمائی ابداع آفرینش چنیں بود کہ ہیچو او چندیں فرقہ بفرمانروائی ایں قلمرو منصوب شوند تقدیر بقضا عقل او را مسلوب کردہ بریں وادی آورد

کہ میخ آہنی برائے امتحان سخن منجمان رازدانِ آسمانی از زمین بیروں کشند۔ چوں میخ مذکور از عمق حفر در تہِ طبقۂ آب فرو رفتہ بر فرق مار کہ بزبان ہندی "سیس ناگ" گویند رسیدہ بود بکمالِ زور و سعی از دشواری برآوردند، یکبارگی چشمۂ خون از زمیں جوشید۔ ہرچند کوشش میکردند انباشتہ نمی شد و راے تنور نیز بسیار پشیماں شدہ۔ بعد ازاں باتفاق منجماں و حکما بتدابیر دقیق و حکمتہاے سعی منجنیق بکار بردہ آں چشمہ را مسدود ساختند و میخ آہنی فرو کوفتند۔ چوں ساعت مذکور گزشتہ بود آں اثر در نماند۔ و در ہندی زبان مشہور است۔ دوہرہ

"دلی سیں دہلی بھئے تنور بھئے مست ہین"

ازآں روز ایں شہر کہ بہ دِلّی نامزد بود بہ دہلی اشتہار یافت۔ و در عہد سلاطین اسلام بہ دہلی مشہور گشت۔ در ۷۲۵ہجری ہفت صد و بیست و پنج ہجری کہ سلطان محمد تغلق شاہ کہ بعد از پدر خود بر سریرِ سلطنت دہلی نشست ممالک اطراف بحیطۂ التسخیر در آوردہ بعد مدتے بطرف قلعۂ دیوگیر کہ در ملک دکن است لشکر کشید و قلعہ را مفتوح ساخت۔ دریں وقت راے سلطان اقتضاے آں کرد کہ دار الملک جائے باید کرد کہ نشست او باطراف مملکت ہمچو نسبت مرکز باشد با دائرہ۔ پس دانایاں شہر اوجین را دار الملک اختیار کردہ گفتند کہ راجہ بکرماجیت کھتری براے ہمیں اوجین را تختگاہ خود ساختہ بود۔ لہذا سلطان دہلی را خراب کردہ از صغیر و کبیر کوچانیدہ بدیوگیر طلبیدہ حکم کرد کہ آباد شوند و خرچ راہ و قیمتِ خانہ از خزانہ دہانید و در سوادِ قلعۂ دیوگیر شہر آباد شدہ دولت آباد نام نہاد و خندق کندہ عمارات عالیہ طرح افگند۔ ازیں تغیر و تبدیل تفرقۂ عظیم آمد و شہر دہلی و اطراف آں ویران شد کہ بجز آواز روباہ و شغال صداے بر نمی آمد۔ وقتے کہ سلطان براے تنبیہ ملک بہرام ابیہ حاکم حاکم ملتان متوجہ آں سمت شد ویرانی دہلی معائنہ نمودہ بمرتبہ کہ یک آثار غلہ بہفدہ دام یافت۔ بعد خرابی بصرہ توجہ بآبادانی گزاشت و فرماں داد ہر کس کہ خواہد در دولت آباد باشد و آنکہ نخواہد بیاید۔ اکثر

مردم بدہلی آمدند و زرہا از خزانہ دادہ بکندن چاہ و کسب زراعت تحریص نمودہ رفتہ رفتہ
آبادی شہر و ملک صورت بست۔ شہاب الدین محمد خرم صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی خلف
الصدق نورالدین جہانگیر بادشاہ بن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ مملکت ہای ہند را بعدل و داد انتظام دادہ
پیوستہ توجہ خاطر ملک پیرای آنحضرت بر تہیۂ آبادانی و رفاہیت عباد مصروف داشتند۔ علی مردان
خان بعرض رسانید کہ یکی از ہمراہانش در آب تراز و حفر انہار وقوف تمام دارد و متعہد میشود از جائیکہ
آب دریای راوی یعنی جمنا از کوہستان بر آمدہ نہری تا شہر دار السلطنت بیارد۔ لہذا در سنہ ۱۰۵۱ یکہزار و
پنجاہ و یک ہجری یک لک روپیہ حوالۂ خان مذکور بجہت سرانجام نہر فرمودند۔ کسان ایشان از
پنجاہ جریب شروع در حفر نہر کردہ در یکسال نہر را تا سواد شہر آوردند۔ بخلیل اللہ خان حکم شد کہ در
نزدیکی دار السلطنت دہلی بجہت باغ مکانی کہ مراتب نشیب و فراز داشتہ باشد برگزینند تا حیاض و
انہار و آبشارہا و فوارہ‌ہا خاطرخواہ ترتیب یابد۔ خان مذکور باتفاق ماہران این فن تجویز نمودہ بعرض
رسانید و حسب الارشاد بساعت سعید شروع باغ و عمارت نمود۔ باغی در کمال لطافت و نزاہت و
فراوانی فواکہ سردسیری و گرم سیری در سنہ ۱۰۵۴ یکہزار و پنجاہ و چہار ہجری بصرفت شش لک روپیہ باتمام رسیدہ
و بفیض بخش و فرح بخش موسوم گردید۔ چون معروض اقدس گشت کہ آب نہر از اہتمام کسان علی مردان خان
چنانچہ باید جریان ندارد و یک لک روپیہ دیگر حوالہ شد آن ہم صرف گردید و کار بانصرام نرسید۔ آخر کار
بصوابدید ملا عبد الملک کہ در آب تراز و شناسی تمام داشت پنجکروہ راہ از نہر سابق بحال داشتہ
مسافت نو تیار نمود و آب وافر بے فتور رسیدہ در بساتین شاہی جاری گردید۔ کشاورزان
را کہ نہر مذکور از سرزمین آنہا گذشتہ نفع بسیار شد و کفایت سرکار ہم در ضمن رفاہیت آنہا گردید۔
بخاطر اقدس گذشت کہ آبادی شہر نوعی شود کہ نہر از میان راستہ شہر جاری گردد و محلہ ہر فرقہ علیحدہ باشد
کہ ہمہ قوم نزدیک یکدیگر متوسل بودہ در رنج و راحت شریک و انباز باشند۔ بنابر آن بجمیع ساکنان شہر حکم والا

نفاذ یافت کہ متصل دہلی کہنہ در شہر نو آباداں شوند و ہر محلہ از ہر قوم و از اہل حرفہ و سوداگراں را علیحدہ علیحدہ از ہر فریق باشد و مردم را برائے تبدیل مکان و تیاری خانہا از سرکار مبلغے مرحمت می شد۔ در ۱۰۵۸ھ یکہزار و پنجاہ و ہشت ہجری بعد از تردد چند سال با تمام رسید و راستہ ہا و دکاکین و بازار و محلہا و عمارات خسروانی و امرایان بغایت متانت و لطافت زینت پذیرفتہ رشک افزائے خلد بریں گردید۔ شہرے عظیم کہ شش کروہ طول و چہار کروہ عرض دارد بصرف شصت لک روپیہ کہ دو لک تومان است تمکن یافتہ بشاہجہان آباد موسوم شد۔ چنانچہ ؎

"شد شاہجہان آباد از شاہجہان آباد"

تاریخ اتمام اوست۔ استحکامت قلعہ و بنائے مستقیمۂ شہر و باغات و مساجد رفیعہ متبرکہ زیادہ از نگارش ست و اعتدال آب و ہوایش بنوعے کہ سیاحان ربع مسکون مثل آں کمتر نشاں می دہند ؎

نہ گرماش گرم و نہ سرماش سرد ہمہ جائے شادی و آرام و خورد
نہ بینی دراں شہر بیمار کس یکے بوستان از بہشت است بس
چہ ہندوستانِ طراوت سرشت کہ از شرم او رنگ بارد بہشت
بلندی گرفتہ در وشانِ حسن زہے مصرِ خوبی و کنعانِ حسن

بیان بنائے بلدۂ برہان پور

در ۸۰۱ھ ہشت صد و یک ہجری نصرت خاں فاروقی ولد ملک راجہ ابن خان جہان بفرمان شاہی از سلطان احمد شاہ گجراتی بعد وفات پدر خود اثاثۂ سلطنت بہم رسانیدہ خطبہ و سکہ خاندیس بنام خود کرد و آرزوئے کہ پدرش بخاک بردہ بپسر آں رسیدہ کام روا گشت۔ سراپردۂ فرخ ساختہ چتر بسر گرفت و قلعۂ آسیر کہ آسا اہیر بنام خود تیار کردہ بود در متانت و حصانت مشہور است از نا مبردہ

برآورده متصرف شد - در سنه ۸۱۰ هشت صد و ده هجری مخدوم شیخ زین الدین که پیر پدرش بودند و در زمرهٔ مریدان اولیاے وقت حضرت برہان الدین اولیا قدس سرہ انسلاک داشتند از دولت آباد بنا بر مبارکباد سلطنت متوجه شدند - نصرت خان از قلعه فرود آمده برکنار آب تپتی در محلے که شهر برہان پور است خیمه گاه ساخته و در جائے که حالا قصبهٔ زین آباد واقع شده از آب گزشته ملازمت نمود - چوں التماس آمدن بقلعهٔ آسیر کرد شیخ جواب دادند که مارا حکم گزشتن از آب تپتی نیست ہماں جا مبارکباد ادا کرده عازم دولت آباد شدند - نصرت خان فاروقی التماس نمود که جهت میمنت این دیار اگر یکاں پرگنه یا قصبه خوش فرمایند نهایت سرافرازی خواہد بود - شیخ فرمودند درویشاں را بقصبات و پرگنات چه کار - چوں تجربے بسیار دارید دریں دیار بناے خورسندیم در آں کنار دریاے تپتی شهرے بنام برہان الدین اولیا رحمة الله علیه بنا کرده دارالملک خود سازند و دریں کنار آب قصبه و مسجدے بنا ساخته به زین آباد موسوم گردانند - ایں را فرموده رخصت شدند - نصرت خان اطاعت ارشاد نموده ہماں وقت بناے بلدهٔ برہان پور و قصبهٔ زین آباد نموده و آباد کرده در شهر قلعهٔ ارک و عمارات عالی ترتیب داده دارالملک خود کرد و شـ[illegible] بکمال نزهت و لطافت و خوش فضا و باعتدال ہوا خال رخسار ملک دکن است -

تمام شد

رقمه آثم دین محمد فیض آبادی غفر له